صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 17 جون 2014ء بمطابق 18 شعبان 1435 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قَالَ اجۡعَلۡنِی عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّی حَفِیظٌ عَلِیمٌO وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوسُفَ فِی الۡاَرۡضِ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِینَO وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِینَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ۔

(ترجمہ): (یوسف نے) کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیئے کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف ہوں۔ اس طرح ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے۔ ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے ہیں کرتے ہیں اور نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔ وآخِرُالدَّعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ کچھ معزز اراکین کی چھٹی کی یہ درخواستیں آئی ہیں، جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر ٹو سی ایم 17-06-2014 کیلئے جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے، 17-06-2014 کیلئے محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ پورے اجلاس کیلئے۔ منظور ہیں؟

اراکین: جی ہاں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! چونکہ بجٹ پر بحث کیلئے زیادہ تعداد میں معزز ممبران اسمبلی نے اپنے نام جمع کرائے ہیں لیکن وقت کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد ضوابط اور طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ 3 کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں: پارلیمانی لیڈرز 20 منٹس، ممبران صاحبان 10 منٹس، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مقررہ وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں، یہ مہربانی ہو گی۔ میں محترم اپوزیشن لیڈر، مولانا لطف الرحمان صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

(تالیاں)

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 15-2014 پر عمومی بحث

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، اس اسمبلی کا یہ ہمارا دوسرا بجٹ ہے۔ پچھلی دفعہ جب بجٹ پیش کیا گیا تو تقریباً اسی ٹائم پہ حکومتیں بنی تھیں اور حکومت کو شاید اتنا موقع نہ ملا ہو اس بجٹ کی تیاری کے سلسلے کے حوالے سے، اس وقت حکومت کا تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ جناب سپیکر، بجٹ ہمیشہ بنایا جاتا ہے اپنے محاصل کو دیکھ کر کہ پورے سال میں ہم نے اخراجات کرنے ہیں اور ہمارا ریونیو کتنا ہے، ہمارے اہداف کیا ہیں، ہماری ضروریات کیا ہیں جناب سپیکر! اور ہم کیسے اپنے ریونیو کو مزید بڑھا سکتے ہیں جناب سپیکر! اور پھر ہم ایک بجٹ بناتے ہیں۔ ہم اگر اپنے گھر میں بیٹھ کر جناب سپیکر! اپنے گھر کا بھی اگر ہم بجٹ بناتے ہیں تو ہم بیٹھ کر سوچتے ہیں کہ ہمارے گھر کے مہینے کے اخراجات کیا ہیں،

ضروریات کیا ہیں اور ان ضروریات کو ہم کس طرح پورا کر سکتے ہیں جناب سپیکر! اور اسی انداز سے ہماری اپنی خواہشات ہوتی ہیں اور خواہشات کو سامنے رکھ کر ہم اس پہ سوچتے ہیں کہ ہم ان خواہشوں کو کس انداز میں پورا کر سکتے ہیں اور وہ کیسے ہمارے بہتر مفاد میں ہو سکتا ہے؟ جناب سپیکر، یہ ہمارا بنیادی جو سال کا بجٹ ہوتا ہے، یہ ہمارے سامنے ہوتا ہے اور اس Basis پہ ہم بجٹ بناتے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک Human resources ہوتے ہیں جو ہماری انسانی جو Skill ہوتی ہے، جو سمجھنے والے لوگ ہوتے ہیں، ایک ہماری وہ ضرورت ہوتے ہیں اور دوسرا جناب سپیکر! ہمارے Natural resources بنیادی طور پر ہمارے سامنے ہوتے ہیں اور وہ ہماری ایک ضرورت ہوتے ہیں جس کی بنیاد پر ہم آگے اپنی خواہشات کو پورا کر سکتے ہیں، اپنے اس بجٹ کو بڑھاوا دے سکتے ہیں، اپنی ضروریات کو ہم پورا کر سکتے ہیں لیکن یہ چیزیں مد نظر ہوتی ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہمارا پانچ سال کا دورانیہ ہوتا ہے اور اس پانچ سالہ دورانیے میں ہم اہداف مقرر کرتے ہیں کہ ہم نے سال میں یہ Achievements کرنی ہیں، ہمارا دو سال کا منصوبہ یہ ہو گا، ہمارے تین سال کا منصوبہ یہ ہو گا اور جب ہم پانچ سال تک پہنچیں گے تو ہم نے جو اعلانات اور جو حکومت کی طرف سے یا حکومتی پارٹی کی طرف سے عوام کے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں، ہم ان اہداف کے ذریعے سے پورا کر سکتے ہیں اور ہم یہ پورا کرینگے۔ بجٹ کی تقریر ہم نے بھی سنی، بجٹ ہم نے بھی دیکھا، جو ہم نے اس میں سمجھا، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ہدف ہمارے سامنے نہیں، کوئی سالانہ، دو سال کا تین سال کا منصوبہ ہمارے سامنے نہیں، یہ تو ہم سنتے رہے ہیں کہ تین مہینے میں ہم یہ کرینگے، چھ مہینے میں ہم یہ کر دینگے، نو مہینے میں ہم کرپشن، چھ مہینے میں کرپشن ختم کرینگے اور نو مہینے میں ہم یہ یہ اہداف حاصل کرینگے، جناب سپیکر! ہم جب میڈیا پہ، ہمارے دوستوں کے ساتھ میڈیا پر جب ٹاک شوز ہوتے ہیں اور جو سوال و جواب چلتے ہیں تو حکومت کی طرف سے نمائندگان جواب دیتے ہیں کہ چونکہ ہم کرپشن کو روکنا چاہتے تھے اسلئے ہم نے یہ بجٹ اخراجات نہیں کئے، چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ خواہ مخواہ پیسہ ضائع ہو گا، لہذا لگانے کی ضرورت نہیں۔ جناب سپیکر، عجیب سی بات ہے، یہ اسمبلی بنتی ہے، تمام علاقوں سے منتخب ہو کر ہم ممبران آتے ہیں، یہ اسمبلی اسلئے نہیں آتی جناب سپیکر! کہ یہ اسمبلی کرپشن کے حوالے سے ایسا سوچے اور نہ ہی کرپشن کوئی اجتماعی مسئلہ ہے، انفرادی مسئلہ ہے جناب سپیکر! اور جب حکومت کرپشن نہیں کرنا چاہتی تو پھر نچلے لوگ

بھی کرپشن نہیں کر سکتے لیکن صرف اس پہ آنکھوں کے سامنے پردہ ڈالنا کہ ہم نے Developmental funds خرچ نہیں کئے، ہم اپنے بجٹ کو Lapse کر گئے ہیں اور اسکی ساری ذمہ داری کرپشن کے اوپر ڈال دی جائے کہ کرپشن کی وجہ سے وہ پیسے ہڑپ ہو جائیں گے (تالیاں) اور ڈیویلپمنٹ نہیں ہو گی، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آنکھوں میں دھول جھونکنے کے برابر ہے، دھول جھونکی جا رہی ہے جناب سپیکر، بارہا ہم نے کہا، ہم ہمیشہ حکومت کو اپنی اپوزیشن بنچوں سے یہ عندیہ دیتے رہے کہ اگر آپ صوبے کے Interest میں صوبے کے مفادات کے حوالے سے کوئی بھی مسئلہ جناب سپیکر! اٹھائیں گے، ہم اپوزیشن والے آپ کے ساتھ ہونگے۔ مجھے اس حوالے سے کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی جناب سپیکر! کہ ہمارا اگر بجلی کا مسئلہ ہے، بجلی کی رائلٹی کا اگر مسئلہ ہے، اس حوالے سے ہماری حکومت نے مرکزی حکومت پر کتنا دباؤ ڈالا ہے، کتنا پریشر ڈالا ہے؟ ہمارے سامنے اس حوالے سے کوئی بات نہیں آئی، ہم سے کوئی تعاون نہیں مانگا گیا جناب سپیکر! کہ اس حوالے سے ہم ان کا ساتھ دیں۔ جناب سپیکر، اگر ہم بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے دیکھیں تو جو بجلی کی پیداوار ہمارے صوبے کی ہے، وہ ہماری ضرورت سے کہیں زیادہ ہے جناب سپیکر! لیکن اس لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے ہم واویلا کرتے رہتے ہیں لیکن فیڈرل گورنمنٹ سے کبھی ہم نے یہ نہیں پوچھا کہ ہماری جو ضرورت ہے، اس سے کہیں زیادہ بجلی ہم پیدا کرتے ہیں تو ہمارے صوبے کے حوالے سے لوڈ شیڈنگ پہ ہمیں کیا فائدہ دے سکتے ہیں؟ ایک بجلی کی پیداوار کی کمی کی بات ہے جناب سپیکر! لوڈ شیڈنگ کا ایک حصہ بجلی کی پیداوار کی کمی کا ہے اور اس کا دوسرا حصہ جو ہے، وہ چوری کا ہے جناب سپیکر! نہ تو ہم ٹیرف کے حوالے سے کوئی بات کر سکے کہ ہمیں آپ اپنے اس صوبے کیلئے کیا فائدہ دے سکتے ہیں؟ اس حوالے سے کہ ہم بجلی زیادہ پیدا کرتے ہیں اور ضرورت ہماری کم ہے اور وہ بجلی پورے پاکستان میں جاتی ہے تو اس حوالے سے، لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے آپ ہمیں کیا فائدہ دے سکتے ہیں؟ فیڈرل گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے، اس حوالے سے چوری اور بجلی کی پیداوار کی کمی کی وجہ سے بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہے جناب سپیکر! چوری کے، ٹیرف کے حوالے سے ہم نے کبھی نہیں سوچا، ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ لوگ چوری کرتے ہیں، چوری نہیں ہونی چاہئیے لیکن ہمیں ٹیرف کو بھی دیکھنا چاہیے کہ ہمارا جو ٹیرف ہے بجلی کے بل کا، کیا ہمارا عام آدمی اس بل کو ادا کر سکتا ہے جناب سپیکر؟ کیا اس حوالے سے ہم نے راستہ

نہیں دیا ہوا، کیا اس کو ہم نے کوئی بیلنس کیا ہے کہ ہم اس پہ یہ سوچیں کہ یہ لوگ اس بجلی کا بل یہ دے سکتے ہیں کہ نہیں دے سکتے ؟ تو ہمیں اپنے صوبے کے مفاد کیلئے، ہمیں اس حوالے سے، ہم نے مرکزی حکومت پر کوئی پریشر نہیں ڈالا اور اس حوالے سے ہم نے کوئی بات نہیں کی۔ جناب سپیکر، پانی کے حوالے سے، پانی ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے، ہمارا حق بنتا ہے، ہم اناج کے سلسلے میں پنجاب کے مجبور ہوتے ہیں، جناب سپیکر! ہم یہ نہیں سوچتے کہ ہمارا پانی میں حق بنتا ہے، اس پانی کو اگر ہم استعمال نہیں کر سکتے تو اسکی رائلٹی کیلئے ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے کوئی بات نہیں کی کہ جو ہمارا پانی جا رہا ہے، اس پانی کے حوالے سے ہمیں اس مد میں پیسہ دیا جائے، اس مد میں ہمارے صوبے کا جو حق بنتا ہے، اسکے پیسے صوبے کو ملنے چاہئیں اور اگر ہم نے اپنے صوبے کو سرسبز بنانا ہے تو ہمیں لفٹ کینال پر زور دینا ہوگا، لفٹ کینال ہمارا وہ منصوبہ ہے جس پر ہم اپنے پانی کا حق استعمال کر سکتے ہیں جناب سپیکر، اور پورے صوبے میں اتنا اناج پیدا کر سکتے ہیں کہ ہم دوسرے صوبے کی اگر ضرورت ہوگی تو وہ بھی ساتھ میں پوری کر سکتے ہیں، اگر ہماری لفٹ کینال بنے جناب سپیکر! لیکن اس حوالے سے ہم نے کوئی منصوبہ بندی، میرے خیال میں نہ ہم نے مطالبہ کیا اور ہر سال فیڈرل گورنمنٹ بجٹ میں ایک Token money کے طور پر پیسے اس میں رکھتی ہے اور پھر وہ پیسے شفٹ ہو جاتے ہیں اور اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا اور ہمارے اس صوبے کی یہ لفٹ کینال نہیں بن رہی جس سے ہمارے صوبے کا جو اکثریتی حصہ ہے زمین کا، وہ ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس کے پاس ہے جہاں پر زمین آباد ہو سکتی ہے۔ جناب سپیکر! صرف ڈی آئی خان میں تقریباً سولہ لاکھ ایکڑ زمین بنجر پڑی ہے جس کو ہم سیراب کر سکتے ہیں جس سے ہم ایک سبز انقلاب لا سکتے ہیں جناب سپیکر، اور اپنے صوبے کی اس کمی کو، ان کمزوریوں کو جناب سپیکر ہم پورا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

<u>قائد حزب اختلاف:</u> لیکن ہم نے اس لفٹ کینال کے حوالے سے کوئی توجہ نہیں دی، ہمارے گومل زام کا منصوبہ التواء کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے، پچھلے سال سے کہا جا رہا ہے کہ ہم اس کو شروع کر رہے ہیں اور پورا سال بیچ میں بیت گیا اور ابھی تک ہم گومل زام کے پانی سے اپنی زمینوں کو سیراب نہیں کر سکے جس سے ہم ان

زمینوں کو آباد کر سکتے ہیں، جتنا حصہ گومل زام کے پانی کے نیچے آتا ہے، ہم اس کو سیراب کر سکتے ہیں لیکن اس حوالے سے ہم نے کوئی بات نہیں کی۔ جناب سپیکر، اگر ہم گیس کی رائلٹی کے حوالے سے بات کریں جو ہمیں مرکز سے ملتی ہے اور جس علاقے سے یہ گیس پیدا ہوتی ہے جناب سپیکر، ہم اس علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے کیا دیتے ہیں؟ فیڈرل گورنمنٹ سے جو حصہ آتا ہے، اس میں سے ففٹی پرسنٹ اس علاقے پر خرچ ہونا چاہیئے جناب سپیکر، لیکن ہوتا یہ ہے کہ وہاں سے آکر ہم اس کو 100 پرسنٹ پر تبدیل کر کے پانچ پرسنٹ تو ہم اس علاقے کو دے دیتے ہیں، جو ففٹی پرسنٹ حصہ اس علاقے کا بنتا ہے، وہ ہم نہیں دیتے۔ ہمارے ملک قاسم صاحب بڑے زور سے ڈیسک بجاتے ہیں لگتا یوں ہے کہ شاید ڈیسک ٹوٹ جائے لیکن میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ جو رائلٹی کا حصہ آپ کے کرک کا بنتا ہے، آپ بتائیں تو سہی کہ آپ کو وہ حصہ مل رہا ہے، حکومت آپ کو وہ ففٹی پرسنٹ دے رہی ہے اس علاقے کیلئے، اس علاقے کی ترقی کیلئے؟ وہ آپ کو مل رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! کہ اس حوالے سے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہمارے وہ علاقے جو ہمیں گیس جیسی نعمت سے اس علاقے نے نوازا ہے، اس علاقے کو ہم ترقی کیسے دے سکتے ہیں، اس میں ہم یونیورسٹیاں کیسے بنا سکتے ہیں، اس میں تعلیم کس طرح ہم بڑھا سکتے ہیں، اس علاقے کو تعلیم یافتہ کس طرح بنا سکتے ہیں؟ چونکہ گیس وہاں سے نکل رہی ہے، وہاں سے پیسہ صوبے کو مل رہا ہے، اس پیسے کو آپ اس علاقے کی ترقی کیلئے کیسے خرچ کر سکتے ہیں؟ یہ اس بجٹ کا ایک حصہ ہونا چاہیے تھا کہ ہمیں پتہ ہوتا کہ اس علاقے میں کیا ترقی ہوئی؟ جناب سپیکر! پرائیویٹائزیشن ہو رہی ہے، جناب سپیکر! کونسل آف کامن انٹرسٹ جو کئی سال پہلے ایک Approval دے چکی تھی کہ آپ پرائیویٹائزیشن کر سکتے ہیں لیکن میاں صاحب کی شاید پچھلی حکومت سے اس کو اجازت ملی تھی اور پورا ایک دورانیہ بیچ میں گزرا اور حالات تبدیل ہوئے، علاقائی حالات، گلوبلائزیشن کے حوالے سے آپ دیکھیں، Economical حوالے سے آپ دیکھیں تو بہت حالات تبدیل ہوئے ہیں لیکن اب جو پرائیویٹائزیشن ہو رہی ہے، وہ اسی منظوری سے ہو رہی ہے جو کونسل آف کامن انٹرسٹ ہماری تھی، اس حوالے سے اب دوبارہ اس سے اجازت نہیں لی گئی۔ جناب سپیکر، جو ہمارے صوبے کا حصہ بنتا ہے، جو ہمارے صوبے کا حق بنتا ہے، اس حوالے سے ہم نے پریشر نہیں ڈالا، زور نہیں ڈالا کہ پرائیویٹائزیشن ہو رہی ہے تو ہمارے صوبے کو اس کا کیا فائدہ ہوگا، ہمارے

صوبے کا کیا نقصان ہو گا؟ اس حوالے سے جناب سپیکر، کوئی بات نہیں ہوئی۔ جناب سپیکر، انتخابات میں نعرہ لگتا رہا 'تبدیلی' کا، جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ 'تبدیلی' For what، تبدیلی کس چیز کی؟ تبدیلی نیگٹیو ہے، پازیٹیو ہے، تبدیلی کا مقصد کیا ہے؟ جناب سپیکر! اگر ہمارا بجٹ وہی ہو، روایتی، الفاظ ہمارے وہی روایتی ہوں، ہمارے جو بجٹ کا ہیر پھیر ہو، وہ اسی انداز میں ہوں۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے اور ایک اچھی حکمرانی کا تقاضا یہ ہے کہ صوبے کے وسائل کو منصفانہ انداز سے تقسیم کرنا، یہ اچھی حکمرانی ہے۔ اگر ہم کہیں گے کہ ہم انصاف پر مبنی حکومت کرینگے، ہم بجٹ منصفانہ انداز میں بنائیں گے تو پھر تو جناب سپیکر! یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمیں پچھلے قصے یاد دلائے جائیں کہ جی فلاں ٹائم پر تو یہ ہوا تھا، فلاں ٹائم پر یہ ہوا تھا، وہ تو انصاف کی حکومت نہیں تھی جناب سپیکر! یہ تو انصاف کی حکومت ہے اور اس نعرے پر بن کر آئی ہے تو اس کو تو یہ چاہیے کہ وہ انصاف نظر آئے، وہ تبدیلی اس میں نظر آئے۔ ہم جب تبدیلی اور انصاف کی بات کرتے ہیں تو حکومت والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگتی لیکن ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہمیں اس میں کیا تبدیلی لانی ہے؟ جناب سپیکر، ہم ایجوکیشن کی ایمرجنسی کی بات کرتے ہیں، پچھلے سال بھی بجٹ پیش ہوا، ایمرجنسی کا نفاذ ہوا اور ہم نے بھی بارہا پوچھا کہ اس ایمرجنسی کا مطلب کیا ہے؟ ہمیں سمجھائیں، یہ تو ہمیں بھی پتہ ہے کہ ایمرجنسی کوئی مارشل کے طور پر نہیں ہے، ایجوکیشن کی ایمرجنسی ہے تو یہ ایک معنیٰ رکھتی ہے، ایجوکیشن ایمرجنسی، ایجوکیشن کے حوالے سے ہم کس لیول پر ہیں اور ایمرجنسی کے طور پر ہم نے اس کو اس لیول سے اٹھانا ہے اور کس لیول پر لیکر جانا ہے ایجوکیشن کو؟ تو ہمیں تھوڑا سا سمجھایا تو جائے، ہمیں بتایا تو جائے جناب سپیکر! لیکن اگر ایجوکیشن کی ایمرجنسی یہ ہو اور اربوں روپے ایجوکیشن کے واپس چلے جائیں اور یہ اس سال میں خرچ نہ ہو سکیں تو مجھے اس ایمرجنسی کی جناب سپیکر! سمجھ نہیں آئی ہے اور ایمرجنسی سے آگے چل کر جب ہم بات کرتے ہیں تو پھر ہم بات کرتے ہیں جناب سپیکر! یکساں نظام تعلیم کی، ہم طبقاتی نظام کو ختم کرنے کی بات کرتے ہیں جناب سپیکر! اور جب طبقاتی نظام کو ختم کرنے کی بات کی جاتی ہے جناب سپیکر! تو ہمیں سکول کے اس معیار کو دیکھنا ہوتا ہے کہ امیر کے بچے کہاں پڑھتے ہیں، وہ کس طرح سکول میں بیٹھتے ہیں، ان سکولوں میں کیا ائیر کنڈیشنرز ہیں اور کیا وہ چیئر پر بیٹھتے ہیں؟ جو آپ کے سرکاری سکولز ہیں تو وہ ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں اور عام بلڈنگ میں بیٹھتے ہیں، اس بلڈنگ میں بیٹھتے ہیں جس

بلڈنگ میں بجلی بھی نہیں ہوتی اور آپ کا اپنا لیڈر عمران خان پچھلے جلسوں میں کہہ چکا ہے کہ اگر ہم فرنیچر سکولوں کو فراہم کریں تو اس پر ساڑھے سات ارب روپے لگتے ہیں، تو جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ یا تو حقائق پر مبنی بجٹ کو پیش کیا جائے جس میں فگرز حقیقت کے معنوں میں ہوں اور اس میں ہمیں یہ پتہ ہو کہ ہم اس لیول پر ہیں، ہم اس پر اس سال یہ تبدیلی کر سکتے ہیں کہ اتنا فائدہ ہم اس لیول پر ایک سال میں لے جائینگے، اگلے سال میں ہم اس لیول پر لے جائینگے، تو شاید ہمیں اس کی سمجھ آتی۔ یکساں نظام تعلیم بتدریج جاری ہے، میرے یہ سارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے بتایا جائے کہ یکساں نظام تعلیم کے حوالے سے کیا ہوا، کیا اردو میڈیم کو انگلش میڈیم میں، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، انگلش میڈیم میں تبدیل کر چکے، اردو میڈیم کو انگلش میڈیم میں آپ تبدیل کر چکے ہیں، آپ نے مدارس کے نصاب تعلیم میں کوئی فرق ڈالا؟ میں نے ایک بات کی طبقاتی نظام کے حوالے سے کہ معیار کے حوالے سے آپ نے کوئی فرق ڈالا؟ آپ نے معیار کے حوالے سے، تعلیم کے معیار کے حوالے سے آپ نے کوئی فرق ڈالا ہو تو مجھے سمجھ آئے کہ نصاب کے حوالے سے، طبقے کے حوالے سے ہم اس سال میں اتنا فرق لا چکے ہیں تو ہم سمجھتے کہ شاید ایجوکیشن کی ایمرجنسی سے کچھ فرق پڑا ہو۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو 50 کروڑ روپے Endowment fund دیا گیا ہے، ایجوکیشن کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ عشر عشیر بھی نہیں ہے، یہ اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر بھی نہیں ہے جناب سپیکر! اور ہم اس کو اگر اتنا بڑھا چڑھا کر پیش کرینگے کہ ہم اس حوالے سے اتنی بڑی تبدیلی لے آئیں گے تو یہ ہماری خام خیالی ہوگی جناب سپیکر! ہم اس حوالے سے کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے، ہم اس 50 کروڑ روپے سے کوئی فرق نہیں ڈال سکتے جناب سپیکر! اور ایک ارب سے کم روپے رکھے ہیں یونیورسٹیوں کیلئے کہ ہم یونیورسٹیوں کو وہ فنڈ فراہم کرینگے۔ اس کے ساتھ لفظ لکھا گیا ہے کہ 'خطیر رقم'، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ایک گومل یونیورسٹی کا ایک ارب سے بڑھ کر خسارہ ہے تو آپ کس طریقے سے اس کو پورا کر سکتے ہیں، اس کیلئے آپ نے کیا اہداف رکھے ہیں؟ اور جناب سپیکر! ہماری بہت ساری یونیورسٹیاں جو ہیں، ان کے کیمپس نہیں ہیں، کرائے کی بلڈنگز میں وہ یونیورسٹیاں چل رہی ہیں، آپ کسی سرکاری بلڈنگ کو عارضی طور پر لیکر آپ اس میں یونیورسٹی چلا رہے ہیں جناب سپیکر! لیکن آپ کو ان کیلئے جن یونیورسٹیوں کے کیمپس نہیں ہیں، ان کیمپس کو بنانا چاہیے، اس کیلئے یہ جو خطیر رقم کا کہا گیا ہے، یہ

کچھ بھی نہیں ہے، عشر عشیر بھی نہیں ہے کہ جس سے آپ کسی ایک یونیورسٹی کو سنوار سکیں، یہ بھی آپ کیلئے مشکل ہوگا جناب سپیکر! یہ Overall آپ ایجوکیشن کے حوالے سے اس کو دیکھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے جیسے پہلے کہا کہ حقائق پر مبنی ہونا چاہیے، جس طرح میں نے آپ کے سامنے پہلے کونسل آف کامن انٹرسٹ کی بات کی، اس حوالے سے سوچنا چاہیے۔ ہم نے آپ کی اس ایجوکیشن کے حوالے سے جو بات کی ہے، اس حوالے سے آپ کو سوچنا چاہیے، جس طرح آپ مسلسل ایمرجنسی کا نفاذ چلا رہے ہیں اور اس سال بھی اسی ایمرجنسی میں یہ چیز چل رہی ہے تو ہمیں اس میں وہ تبدیلی نظر آنی چاہیے جس تبدیلی کی بات ہم کرتے ہیں جناب سپیکر! لیکن ایسا ہو نہیں پارہا اور صحت کے حوالے سے، اس کے بجٹ کے حوالے سے آپ دیکھیں، بات تو ہم صحت کے انقلاب کی کرتے ہیں کہ صحت میں ہم انقلاب برپا کرینگے، انقلاب کے معنی کیا ہونگے؟ انقلاب کے معنی یہ ہونگے کہ ہم لوگوں کو وہ وسائل ان تک پہنچائیں گے جس سے مریض شفاءیاب ہو کر گھر جائے، اس کو وہ سہولت ملے، شفاء تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن جو کچھ ہم کر سکتے ہیں ہمیں وہ کرنا چاہیے، نتائج خدا پر ہیں لیکن کیا ہم وہ سہولتیں فراہم کر سکے ہیں، وہ بجٹ ہم دے سکے ہیں جس سے ہم وہ سہولت دے سکیں؟ اس بجٹ میں کیا ہم اس کا احاطہ کر سکتے ہیں کہ ہم اس طریقے سے اضلاع کے ہاسپٹلز کو Develop کر سکتے ہیں، ہم ہیڈ کوارٹرز کے ہاسپٹلز کو Develop کر سکتے ہیں اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایم ایم اے کے دور میں جماعت اسلامی سے عنایت اللہ صاحب اس کے منسٹر تھے اور اس میں ریکارڈ ترقی اس زمانے میں ہوئی تھی جناب سپیکر! اور جب پچھلی حکومت کے پیپلز پارٹی کے ذمہ دار منسٹر صوبے کے صدر تھے، ہیلتھ کے منسٹر تھے، انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کی پچھلی حکومت نے جتنا ریکارڈ کام اس صوبے میں ہیلتھ کے حوالے سے کیا ہے، اگر ہم اس کو بھی سنبھال لیں تو یہ ہماری کامیابی ہوگی جناب سپیکر! آج بھی میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے بہت سارے ہسپتال جو تحصیل لیول کے ہیں، جو ہماری بہت ساری یونین کونسلز کو اکٹھا کر کے اسکا ایک ہیڈ کوارٹر بنتا ہے اور اس میں جو ہاسپٹلز ہیں، جناب سپیکر! بلڈنگز بنی ہوئی ہیں، نان ٹیکنیکل پوسٹوں پر لوگ لگے ہوئے، تنخواہ لی جارہی ہے جناب سپیکر! لیکن ان میں علاج معالجے کی سہولت موجود نہیں ہے، ان میں ڈاکٹرز موجود نہیں ہیں جو علاج معالجہ کر سکیں اس علاقے کے غریب عوام کا اور جو اس آبادی کے حوالے سے اسی ہسپتال سے تعلق رکھتے ہوں، اس ہسپتال

میں وہ ڈاکٹر نہیں مل سکتا، وہ علاج معالجے کی سہولتیں نہیں مل سکتیں، تو جناب سپیکر! ہم اگر ہیلتھ کے انقلاب کی بات کریں اور سال کے بعد صورتحال یہ ہو کہ ان ہسپتالوں میں ڈاکٹر زنہ ہوں تو ہم کس طرح انقلاب کی بات کرتے ہیں، کس طرح اس تبدیلی کو ہم واضح کرینگے عوام پر، قوم پر کہ ہم تبدیلی لاچکے ہیں؟ ہمیں اس حوالے سے سمجھایا جائے۔ جناب سپیکر، بجٹ کے حوالے سے جو بجٹ اس وقت ہمیں بتایا جارہا ہے، وہ تقریباً 404 ارب روپے کا بتایا جارہا ہے جس میں شارٹ فال 12 ارب روپے کا ہے جناب، وائٹ پیپر اگر آپ دیکھیں اسکا اور اگر ان 12 ارب روپوں کو نکالا جائے تو یہ 392 ارب روپے بنتے ہیں جناب سپیکر! اور اس کو جو Show کیا گیا ہے، پچھلے بجٹ کے حوالے سے تقریباً 17.25 پرسنٹ تو میرے خیال میں 11.4 پرسنٹ کے اضافے سے یہ ہو سکتا ہے کہ یہ جو ہے 392 ارب روپے کا بجٹ ہو، جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے ممبران کے سامنے وہ حقائق کیوں نہیں رکھے جاتے اور اس فگر کا ہیر پھیر یہ 12 ارب کہاں سے آئیں گے؟ یہ ایک ہوائی فگر کس لئے Show کیا گیا ہے اور جو محکمے آپ کو آخری مہینے میں جو پیسے آپ کے واپس کرتے ہیں جناب سپیکر! حکومت پر سوال اٹھتا ہے، اس منسٹری پر بھی اور اس کی کارکردگی پر بھی اور جو محکمے ہیں، ان کے اوپر بھی سوال اٹھتا ہے اور اس کی صورتحال یہ ہے کہ آپ کے سامنے بجٹ کے جو اعداد و شمار ہیں، وہ غلط بتائے جارہے ہیں اور اگر آپ اس کا موازنہ جناب سپیکر! باہر کے فنڈ کے حوالے سے کیا جائے جس میں 14 ارب روپے اضافی Show کئے گئے ہیں اور یہ وعدہ فردا پر ہوتا ہے جناب سپیکر! کہ ہم بجٹ میں تو خواہشات کے طور پر بہت ساری چیزیں پیش کرتے ہیں کہ ہم یہ کریں گے، یہ کریں گے، یہ کریں گے اور اس پر بھی بڑا افسوس ہوتا ہے جناب سپیکر! کہ تمام صوبے کو تو شاید اس طریقے سے ورغلا دیا جائے کہ فارن فنڈنگ سے ہوگا، فیڈرل سے جو فنڈ آئے گا، ہم اس سے یہ کریں گے، یہ کریں گے، اس صوبے کو تو اس سے ورغلایا جاتا ہے لیکن جو بجٹ آپ کے سامنے ہے، وہ بجٹ جناب سپیکر! چند اضلاع کو مل جائے تو میں کس طرح اس کو ایک معیاری بجٹ کہہ سکتا ہوں، متوازن بجٹ کہہ سکتا ہوں کہ وہ چند اضلاع کیلئے ہوگا اور باقی صوبے کو صرف وعدہ فردا پہ ٹرخایا جائے گا کہ وہاں سے فنڈ آئے گا، وہاں سے فنڈ آئے گا اور وہاں سے فنڈ آئے گا۔ جناب سپیکر! اگر آپ اس سے جو باہر سے Aid آئے گی، اس میں سے اگر آپ یہ 14 ارب نکالیں اور جو پچھلے سال اور اس سال میں جو فرق ہے جناب سپیکر! ظاہر ہے ریٹ میں فرق آتا ہے اور

اس فرق کو اگر اس سال اور اس سال کے اس میں سے نکالا جائے جناب سپیکر! پھر 34ارب روپے کا یہ فرق آئے گا اس سال جو پچھلے سال خرچ نہیں ہوا، اس سال میں خرچ ہوگا، 34ارب روپے اضافی ہوگا۔ اگر یہ فگر اس سے نکال دیا جائے تو پچھلے بجٹ میں اور اس بجٹ کے فگر میں کوئی فرق نہیں آیا۔ 60ارب روپے کا جو فرق آپ نے ڈالا ہے، وہ پیچھے چلا جائے گا اور اسی بجٹ پر آ کے رک جائے گا، جو نقصان پچھلے سال کے بجٹ کو خرچ نہ کرنے سے ہوا اور اس سال میں جو آپ اخراجات کریں گے، وہ اس سے کہیں زیادہ ہونگے جناب سپیکر۔ ان ساری باتوں کے بعد میں بجٹ میں ایجوکیشن، یونیورسٹی کے حوالے سے، ہیلتھ کے حوالے سے جو بجٹ میں فگر پیش کئے گئے ہیں، جو اخراجات سال کے ہوتے ہیں اور جو واپس کئے جاتے ہیں، اس پہ ہم نے تفصیلی بات کرنی ہے۔ جناب سپیکر! ایک اور چیز ہے اور جو اہم ہے، وہ ہے امن، امن کے حوالے سے جناب سپیکر! ہماری پوری کوشش بھی رہی ہے، ہمارا بھی مسئلہ ہے، حکومت کا بھی مسئلہ ہے، تمام عوام کا مسئلہ ہے اور خاص طور پہ، پورے پاکستان کا تو ہے، خاص طور پر ہمارے صوبے کا ہے اور معیشت اور امن لازم وملزوم ہیں، جناب سپیکر! امن ہوگا تو معیشت کامیاب ہوگی، امن ہوگا تو آپ عوام کو وہ سہولت پہنچا سکتے ہیں، بجٹ کے ذریعے وہ سب کچھ دے سکتے ہیں، اگر امن نہیں ہوگا جناب سپیکر! تو پھر کچھ بھی نہیں ہوگا، یہ پورے واقعات و حالات آپ کے سامنے ہیں۔ اگر ہم دس سال کے دورانیے کی بات کر رہے ہیں، آپریشن ہوتے رہے ہیں، مذاکرات ہوتے رہے، آپریشن ہوتے رہے، سوات میں ہوئے، باجوڑ میں ہوئے، مختلف علاقوں میں آپریشن ہوئے، لال مسجد کا واقعہ ہوا لیکن اس کے نتیجے میں جو ہم نے سمجھا، دیکھا ہے، محسوس کیا ہے جناب سپیکر! تو حالات کوئی بہتری کی طرف نہیں گئے، ہم نے کوئی مثبت نتائج اس سے اخذ نہیں کئے، جناب سپیکر! ہم نے دیکھا یہ ہے کہ دہشت گردی کو بڑھاوا ملا ہے، بڑھی ہے دہشت گردی، واقعات کہیں اس سے زیادہ ہوئے، اگر آپ سال کے پورے ریکارڈ کو اٹھائیں تو پھر ہمیں سمجھ آتی ہے کہ واقعات کتنے آگے گئے، یہ اور بات ہے کہ شاید ہم میں بے حسی بڑھی ہو، ہم اس کے ساتھ Use to ہوگئے ہوں کہ سٹارٹ میں اگر کوئی واقعہ ہوتا تھا تو ہمارے رونگٹھے کھڑے ہو جاتے تھے، ہمیں احساس ہوتا کہ یہ کتنا بڑا واقعہ ہوا ہے کیونکہ ہم اس سے ناواقف تھے کہ کوئی ایسے واقعات بھی ہو سکتے ہیں اور پھر چلتے چلتے ہم نے آپریشنوں میں ٹائم گزارا ہے، آئی ڈی پیز جو بنے ہیں، جو لوگ منتقل ہوئے ہیں، Migrate ہوئے ہیں، وہ خاندان بچے

عورتیں بے گھر ہوئے اور اس سے جو تکالیف اس قوم پر آئی ہیں اور خاص طور پر ہمارے صوبے پر آئی ہیں، وہ ہم سے کوئی ڈھکی چھپی نہیں۔ اس کے بعد کے واقعات آپریشنز ہوئے، ہونا یہ چاہیے تھا کہ اس کے کوئی اچھے اثرات مرتب ہوتے، پازیٹو اثرات آتے لیکن اس میں ہم نے جو دیکھا ہے، وہ نیگیٹو اثرات مرتب ہوئے، علاقائی اثرات آپ دیکھیں، دہشت گردی کے حوالے سے جو واقعات ہوتے ہیں جو آپ کی فورسسز پہ ہوتے رہے ہیں، پولیس پہ، فوج پہ، ہماری دوسری ایجنسیاں جو ہیں، ان پہ ہوتے رہے ہیں، ہماری عام پبلک پر، ہمارے سکولوں پر، ہمارے اداروں پر، مدارس پر، مساجد پر حملے ہوتے رہے اور قتل وغارت گری ہوتی رہی اور یہ چیز پھیلتی چلی گئی اور پھیلتی چلی گئی اور پھیل رہی ہے اور مختلف علاقوں میں تقسیم ہوئی کہ اگر کہیں پہ Sectarian مسئلہ ہے تو اس کو بڑھاوا ملا، اس میں اموات کا اتنا اضافہ ہوا کہ ریکارڈ لوگ اس میں قتل ہوئے ہیں، جس جس علاقے کے ضرورت کی بنیاد پر وہاں پہ جو مسائل ہیں، ان میں اضافہ ہوا ہے اور اس اضافے سے اس علاقے کا امن تباہ ہوا ہے جناب سپیکر! ہمارا پورا انفراسٹرکچر تباہ ہوا ہے جناب سپیکر! اور جو پیسے ہم یہاں بجٹ کی صورت میں سالانہ پیش کرتے ہیں اور پھر ترقیاتی فنڈز ہمارے وہاں پر بنائے جاتے ہیں، ادارے بنائے جاتے ہیں، اس کی صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ جناب سپیکر! ہمارا یہ پورا ٹرائیبل ایریا، وہ تو پتہ نہیں کب سے اس عذاب میں مبتلا ہے اور آئے روز قتل وغارتگری ہوتی ہے جناب سپیکر! ہماری پالیسیاں تھیں، ڈکٹیٹر کی پالیسیوں کی وجہ سے جو حالات بنے اور اس صورتحال سے ہمارا سامنا ہوا اور ڈکٹیٹر کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک آج کس دھانے پر پہنچا، وہ آپ کے سامنے ہے جناب سپیکر! اور اسکی وجہ سے آج پھر جب مذاکرات کی بات ہوتی رہی اور پھر مذاکرات کی ٹیم بنی جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کو تمام سیاسی پارٹیوں کے حوالے سے ایک مینڈیٹ ملا اور اس کو یہ مینڈیٹ دیا گیا کہ مذاکرات کے ذریعے مسائل کو حل کریں تاکہ ہم امن کی طرف جاسکیں۔ جناب سپیکر، اس میں بعض لوگوں نے مذاکرات کی بات کی، بعض لوگوں نے آپریشن کی بات کی تو یہ جو آپریشن اور مذاکرات کے حوالے سے، طریقہ کار کے حوالے سے اگر مختلف سوچ پائی جاتی تھی تو بنیادی مقصد تو جناب سپیکر! امن تھا کہ ہم امن کی طرف جائیں۔ مذاکرات کی بات کرنے والے یہ سوچتے تھے کہ ہم پرامن طریقے سے امن کی طرف جائیں، ہمارا جو پراسیس اور جو ہمارا میکنیزم ہے، اس کو ہم اس انداز میں چلائیں تاکہ بعد کے اثرات سے بچا جائے جناب

سپیکر! اور جو ہماری اپنی قوم ہے، جو ہمارے لوگ ہیں اور جو ہمارے پاکستانی بھائی ہیں، جو ہمارے اس صوبے کے بھائی ہیں، خاص طور پر اس صوبے کی اسلئے بات کرتا ہوں کہ عملاًوہ اس صوبے پر نافذ ہوتے ہیں اور جب ہم مذاکرات کی بات کرتے ہیں تو ہمارا مقصد ہے کہ آئی ڈی پیز نہ آئیں، ہمارا مقصد ہے کہ اس میں جو معصوم لوگ ہیں، خواتین ہیں، بچے ہیں، وہ مشکل میں نہ پڑیں اور عام لوگوں کی اموات کم سے کم ہو سکیں جناب سپیکر! اور اس کو ہم کس سطح تک لا سکتے ہیں، کنڑول کر سکتے ہیں کہ ہم مذاکرات کے ذریعے جائیں اور یہ واقعات بعد میں رونمانہ ہوں، یہ اثرات مذاکرات کے نتیجے میں بعد میں جو اثرات اس کے ہوتے ہیں، وہ مثبت انداز میں آئیں، وہ نیگیٹو انداز میں جناب سپیکر! نہ آئیں اور ہم پر امن طریقے سے ان لوگوں سے بھی جو آئین کو نہیں مانتے، قانون کو نہیں مانتے، ان سے بھی آئین کو منوائیں اور ان سے بھی قانون منوائیں، مذاکرات کا بنیادی طور پر مقصد یہ تھا جناب سپیکر! اور ہم سب امن چاہتے ہیں، مشکل ہم سب کی ہے، یہاں پر جو تمام لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے حکومت کی طرف سے ہوں، چاہے اپوزیشن کی طرف سے ہوں، امن کے حوالے سے یہ مشکل سب کی ہے لیکن طریقہ کار میں اختلاف تھا اور آج اگر حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے آپریشن، ایک چیز میں واضح کر دوں جناب سپیکر! کہ مذاکرات کی ناکامی اس دن سے طے تھی کہ جس دن 'سیز فائر' ختم ہو گیا اور دونوں طرف واقعات شروع ہوئے جناب سپیکر! آج تک ہمارے پشتون علاقے میں یہ اجازت کبھی بھی نہیں ہوئی، یہ کبھی ہمارے جرگوں کے دوران اخلاقی طور پہ بھی کوئی اجازت نہیں کہ جب کوئی مذاکرات شروع ہوں اور اس کے بعد کوئی نقصان ہو، دونوں طرف سے ان نقصانات کو اس وقت تک روکا جاتا ہے کہ جب تک مذاکرات فائنل نہیں ہو جاتے جناب سپیکر! چاہے وہ نتیجتاً فیصلے کی طرف جائیں یا نتیجتاً فیصلے کی طرف نہ جائیں لیکن ایک چیز سامنے آجاتی ہے کہ یہ فیصلہ نہیں ہو سکا اور اب دونوں فریق آزاد ہیں لیکن یہاں یہ ہوا جناب سپیکر! ایک نقصان یہ ہوا کہ ایک تو قوم کو یہ نہیں بتایا گیا، اسمبلی کو نہیں بتایا گیا، ہماری صوبائی حکومتیں کہہ رہی ہیں کہ ہمیں نہیں بتایا گیا کہ وہ جو مذاکرات تھے، ان کا نتیجہ کیا ہے، وہ مذاکرات کہاں تک پہنچے تھے، اس کے حالات کیا تھے، واقعات کیا تھے، مطالبات کیا تھے، کیوں نہیں مانے گئے، کیا صورتحال ڈیویلپ ہوئی؟ یہ کسی کو نہیں پتہ ہے، صوبائی حکومت کو بتایا اور ہمیں نہیں معلوم، ہمیں نہیں بتایا گیا، لہذا دوبارہ سیاسی پارٹیوں کو بٹھایا جائے اور اعتماد میں لیا جائے کہ یہ مذاکرات

کی صورتحال تھی اور آج ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ ناکام ہو گئے ہیں، اب ہمارے پاس کوئی صورت نہیں ہے سوائے آپریشن کے، تو کم از کم ہمیں بات سمجھ میں آتی اور ہم وہاں پہ بیٹھ کے کوئی ایک فیصلہ کر سکتے جو پوری قوم کا ایک مشترکہ فیصلہ ہوتا جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

قائد حزب اختلاف: لیکن وہ جناب سپیکر! بس جی آپ کا ایک منٹ میں لوں گا، جناب سپیکر! وہ نہیں ہو سکا لیکن بعد میں قرارداد کے ذریعے سے اسمبلی میں پیش ہوا لیکن جناب سپیکر! ہم آج بھی کہتے ہیں کہ آپریشن کا فیصلہ حکومت کا ہے، شروع کیا ہے حکومت نے، فیصلہ کیا ہے حکومت نے، نتائج آئینگے تو ذمہ داری بھی انکی ہو گی لیکن ہم نے جو مذاکرات کی بات کی تھی، وہ اس حوالے سے کی تھی کہ ہم پرامن طریقے سے اس سارے پراسیس کو مکمل کریں اور بعد کے نتائج ہم نہ بھگتیں، آج آئی ڈی پیز کیلئے کیا معاملات طے ہوئے؟ ہم صوبائی حکومت سے پوچھتے ہیں کہ جو حالات اب مرتب ہونگے، جو اثرات اب آئیں گے اور سیٹلڈ ایریا کی طرف جو لوگ Migrate ہو کے آئیں گے، ان کیلئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ نے کوئی انتظام کیا ہے، صوبائی حکومت نے کوئی انتظام کیا ہے؟ اور اس گرمی کی شدت میں جو لوگ Migrate ہو کے ادھر جاتے ہیں، اب ان لوگوں کو مجبوراً Migrate ہو کر اگر ادھر آنا ہو گا تو ان کو کیا سہولت فراہم کی جائے گی اور ان لوگوں کا جو اس خطے میں بستے ہیں، جو گناہگار نہیں ہیں معصوم ہیں، جو عورتیں ہیں، بچے ہیں، اس کے حوالے سے کیا Strategy بنائی گئی ہے؟ جو بظاہر ہمیں نظر نہیں آتی لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت اس پر ضرور غور کرے، مرکزی حکومت سے بات کرے کیونکہ یہ مرحلہ آنا تو ہے، یہ ایک چیز آئی ہے آپریشن کی صورت میں اور اس کے نتائج ہمیں بھگتنے ہیں کیونکہ اس کے حوالے سے ہم نے کیا سوچا ہے جناب سپیکر؟ تو میں آخر میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں اس بجٹ کے حوالے سے کہ میں اس کو غیر منصفانہ بھی کہتا ہوں، غیر معیاری بھی کہتا ہوں اور متوازن بجٹ بھی نہیں کہتا ہوں، خسارے کا بجٹ کہتا ہوں جناب سپیکر۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اپوزیشن لیڈر کو Appreciate کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے انہوں نے جن مسائل کی نشاندہی کی، خاص کر مرکز اور صوبے کے حوالے سے صوبائی حقوق کی جو بات کی، Appreciate کرتے ہیں، اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہی چاہتے ہیں کہ اگر اس کے اوپر ہاؤس اکٹھا ہو تو بہت سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ بجٹ کی بات ہو، معاش کی بات ہو تو لازماً امن کی بات ہوتی ہے، امن کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے لہذا جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اس پوائنٹ کے اوپر گورنمنٹ کی طرف سے Clarification دینا چاہتا ہوں کہ Actual position ہے کیا؟ ہمارے پاس جو حالات ہیں، یہ ایک ریزولیوشن جو اپوزیشن نے Initiate کی تھی، یہ ریزولیوشن 15 جنوری 2014 کی ہے کہ جو مینڈیٹ فیڈرل گورنمنٹ کو مذاکرات کیلئے ملا تھا، اسکے بعد دو دن پہلے ہمیں میڈیا سے پتہ چلا کہ آپریشن شروع ہو چکا ہے یا شروع ہو رہا ہے، لہذا نہ صوبائی حکومت اور نہ پولیٹیکل پارٹیز کو اعتماد میں لیا گیا۔ جناب سپیکر! ہمیں یہ نہیں پتہ کہ مذاکرات ناکام ہوئے، اگر ناکام ہوئے تو کس سٹیج کے اوپر ناکام ہوئے اور اس کی وجوہات کیا تھیں ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے؟ ایک فرنٹ لائن پراونس کی حیثیت سے جس کے سارے اثرات ہمارے اوپر ہیں، ہم سے ایسی کوئی بات شیئر نہیں کی گئی اور ریزولیوشن کے تھرو ہم نے یہ ریکویسٹ فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوائی کہ ہمیں بتایا جائے۔ جناب سپیکر، پچھلی گورنمنٹ نے کہا کہ 'ہنڈرڈ بلین' ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے، ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ہمیں بتایا جائے کہ 'ہنڈرڈ بلین' ڈالر میں صوبہ خیبر پختونخوا کا کتنا نقصان ہو چکا ہے اور ہمیں کتنا Compensate کیا گیا؟ جناب سپیکر، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات ہوئی، خیبر پختونخوا کے اندر سسٹم کے اندر وہ Capacity نہیں ہے کہ جو ہمارا شیئر ہے، وہ ہم اٹھا سکیں۔ ہم اپنے حصے کا پانی نہیں اٹھا سکتے، اسکی ذمہ داری کا تعین کرنا چاہیے کہ کون ذمہ دار ہے؟ اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں، صرف یہ نہیں کہ 'ہنڈرڈ بلین' ڈالر کا اگر نقصان ہے تو خیبر پختونخوا کا کتنا ہے؟ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ 02-2001 سے War on terror کی مد میں جو پیسے Grant in aid کی صورت میں ملے ہیں، اس میں خیبر پختونخوا کا کتنا حصہ رہا ہے، ہمیں کتنا دیا گیا ہے اور وہ پیسے کہاں کہاں خرچ ہوئے، اس پر کس کا حق بنتا ہے؟ یہ بھی ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ یہاں پر اس صوبے کے Potential کی بات ہوئی جو ہمارے

صوبے کا Potential ہے جناب سپیکر! بہت افسوس سے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر مئی کے درمیان ہمیں یہ بتایا جائے کہ آپ کو آٹا یا گندم نہیں مل سکتی تو اس وقت صوبائی اور مرکزی حکومت کے درمیان جو Relation ہے اور جو اس صوبے کے حالات ہیں اور اس کی جو مثبت اور صحیح نشاندہی لیڈر آف دی اپوزیشن نے کی ہے تو یہی وہ مسائل ہیں کہ اسکے اوپر ہمیں اکٹھا ہونا پڑے گا۔ جناب سپیکر، حکومت کی ترجیحات کے اوپر بات ہوئی، تبدیلی کے اوپر بات ہوئی، پاکستان تحریک انصاف اور اتحادیوں کی حکومت کے ٹارگٹس بڑے واضح ہیں، بہت کلئیر ہیں، اس کے اندر اس صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایجوکیشن کیلئے 28 پرسنٹ بجٹ رکھا گیا۔ ایجوکیشن کے اوپر جو بحث ہوئی، جو سوالات اٹھائے گئے، ایجوکیشن کے اندر اتنا لمبا پروگرام ہے، منسٹر آف ایجوکیشن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ موقع ملنے پر تفصیل سے بتادیں گے لیکن جناب سپیکر! تبدیلی یہ ہے کہ The Right to Information Commission نے بھی نوٹس لیا اور گورنمنٹ سے پوچھا کہ کتنی Unauthorized vehicles ہیں گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس میں اور جناب سپیکر! آج 270 unauthorized vehicles جو اس گورنمنٹ نے نہیں دی تھیں، کب سے یہ سسٹم جاری تھا، آج اس میدان میں کھڑی ہیں، سب دیکھ سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف فیول اور Maintenance کا خرچہ بچے گا بلکہ جب آکشن ہوگا تو ریوینو آئے گا، تبدیلی یہ ہے کہ حکومت روزانہ کی بنیاد پر جوابدہ ہے اور کس کو جوابدہ ہے؟ عام آدمی کو جوابدہ ہے، راہ چلتے ایک بندے کے ذہن میں آجائے کہ حکومت کا یہ کام صحیح نہیں لگ رہا، وہ جاکر پوچھ سکتا ہے، جواب لے سکتا ہے اور اس کا جو دوسرا پہلو ہے جناب سپیکر! آزاد احتساب کمیشن، اگر کوئی Complainant اپنے اس سے مطمئن نہیں ہے تو وہ ایک Independent Commission کو پکڑ سکتا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر جوابدہی اور روزانہ کی بنیاد پر احتساب جناب سپیکر! یہ تبدیلی ہے، The Right to the Services جناب سپیکر، تبدیلی ہے۔ اس ہاؤس کا جو کام ہے قانون سازی، حقیقی معنوں میں پاکستان تحریک انصاف اور اتحادیوں کی حکومت نے جو ریکارڈ قانون سازی کی ہے اور ان قوانین کے اوپر جو ادارے بنے ہیں، ہم سب جوابدہ ہیں، یہ تبدیلی ہے------

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، اپوزیشن کا وہ نہیں تھا-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں میں اس میں تمام پارلیمنٹرین کو موقع دونگا، اس میں اپوزیشن اور، یہ چار دن کی بحث ہے اور اس میں پوری تفصیل سے اپوزیشن (شور) میری بات سنیں اور حکومت، تمام بات کریں گے۔ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، چونکہ اپوزیشن لیڈر نے اپوزیشن کو Represent کرتے ہوئے ایک جنرل سپیچ کی ہے اور اس میں بڑے اچھے پوائنٹس اٹھائے ہیں اور بڑی Comprehensive بات کی ہے اور War on terror اور Peace سے لیکر بجٹ کی تقسیم تک بات کی ہے تو یہ ہمارے اوپر ذمہ داری ہے کہ ہم اس کا As per policy جواب دیں۔۔۔۔۔

(شور)

اراکین: دس منٹ سے زیادہ ٹائم ہو گیا۔

جناب سپیکر: (ایک خاتون رکن سے) میڈم! آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، مجھے تو یہ پتہ نہیں تھا کہ دس منٹ ہیں، اگر دس منٹ ہیں اور یہ میری دس منٹ کی تقریر سے مطمئن ہیں تو میں ابھی بیٹھ جاتا ہوں لیکن میری تو خواہش تھی کہ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر رہے تھے، وہ مزید پندرہ منٹ بات کریں تا کہ جو ہمارے مسائل ہیں، وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈ اپ کریں اپنی بات۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، میں یہ بات اسلئے کرنا چاہتا ہوں تا کہ یہ چیزیں کلئیر ہو جائیں۔ یہ بات کرنا کہ تبدیلی نہیں ہے جناب سپیکر! The right conflict of interest تبدیلی ہے، کوئی بھی بندہ جس کے پاس اختیار ہو، وہ اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا جس سے اسکے خاندان یا اسکی ذات کو فائدہ ہو، یہ قوانین اور یہ ادارے اگر تبدیلی نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سمجھ میں تبدیلی نہیں ہے، دیکھنے میں تبدیلی نہیں ہے۔ (تالیاں) میں Expect کرتا ہوں کہ جس طرح خلوص نیت سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی، وہ یہ بھی تسلیم کر لیں کہ تبدیلی ہے اور مزید اس تبدیلی میں ہماری مدد کریں۔ میں جناب سپیکر! Broader sense میں، چونکہ انکی بات مانتے ہوئے، اپوزیشن کی بات مانتے ہوئے کیونکہ انکے لیڈر نے جو بات کی ہے، میں پھر سے Appreciate کرتا ہوں قدر کی نگاہ سے، حقیقی طور پر انہوں نے جو

مسئلے اٹھائے ہیں، ہماری مدد کی ہے، لہذا اس وقت اپوزیشن کی خواہش کے اوپر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور میں انکی خواہش کے مطابق بیٹھ جاتا ہوں اور اگر میرا تھوڑا سا ٹائم رہتا ہے، وہ بھی میں ان کو دیتا ہوں۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: زما دا ټائم به مو محمود خان له ورکړے وے، ډیر ګرم دے جی محمود خان بیټهنی۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب، شکریه مو هم چې دا کوم په دې بجټ سپیچ باندې ما له موقع راکړه۔ جناب سپیکر صاحب، څنګه چې مولانا صاحب خبره اوکړه، د دې ګورنمنټ دا دویم بجټ دے، اولنے بجټ خو چونکه یو میاشت نیمه پکښې وه او هغه ټولو ته پته وه چې یره د ټائم د کمی په وجه باندې ایمرجنسی کښې یو بجټ جوړ شوے وو خو چې کوم دا بجټ پرون نه هغه بله ورځ پیش شو جی، جناب سپیکرصاحب! دیکښې ګورنمنټ ته تقریباً ښه پوره یو کال ټائم ملاؤ شو خو که مونږ Comparison اوکړو د هغه بجټ او د دې بجټ نو زما په خیال څه داسې خاص فرق پکښې ما ته نه ښکاری۔ جناب سپیکر صاحب، بجټ پیش کول ډیره اسانه خبره ده، هغه Implement کول، د هغې د پاره ماحول Develop کول او بیا په نن سبا وخت کښې جناب سپیکر صاحب! چې کومه زمونږ دا صوبه د داسې حالاتو نه دوچار ده، د امن وامان په حوالې سره، د دهشت ګردئ په حوالې سره او بیا دوه درې مخکښې چې کوم دا Developments پکښې اوشول، په وزیرستان کښې چې کوم آپریشن شروع شو جناب سپیکر صاحب! د هغې په حوالې سره به ډیر زیات مشکلات مونږ ته په دې را روان بجټ په Implementation کښې ضروری وی جی، ځکه چې که په دې باندې مونږ فوکس اوکړو، څنګه چې منسټر صاحب هم خبره اوکړه، مولانا صاحب خبره اوکړه، معاشی ترقی، سیاسی Stability هغه صرف او صرف د امن سره Related خبره ده، که په دې صوبه کښې امن وی، که په دې صوبه کښې استحکام وی خومونږ به دا بجټ Implement کړو، مونږ به دا بجټ

اولګوؤ او که فرض کړه دغسې بدامنی وی، بهته خوری وی، Kidnapping شروع وی، جلسې جلوسونه سړے نشی کولے نو زما په خیال چې د دې بجټ په Implementation کښې به مونږ ته ډیر زیات جناب سپیکر صاحب! مشکلات وی۔ زه د دې بجټ په حوالې سره یو څو خبرې کول غواړم چې کوم کوم غټ غټ پوائنټس په دې بجټ کښې مخې ته راغلی دی جناب سپیکر صاحب! د دې حالاتو مطابق پکار دی چې مونږ عوامو له چې څومره ریلیف ورکولے شو، پکار دی چې مونږ هغه ریلیف ورکړو خو په دې بجټ کښې ما ته عوامی ریلیف داسې ښکاره خبره پکښې څه نشته۔ د ټیکسونو په حوالې سره، ما خو وئیل چې مولانا صاحب په ټیکس باندې خبره اوکړی، د ټیکسونو په حوالې سره چې کوم زمونږ دا ماحول جوړ دے، څه 23 ارب نه واخله، تیر بجټ کښې د امن و امان پیسې ایښودلې شوې وې، په دې بجټ کښې 27ارب روپئ کیښودې شوې خو زما په خیال چې صرف کاغذی کارروائی ما ته ښکاره شوې ده، Well نشته، په ایمانداری درته وایم چې په ګورنمنټ کښې ما ته Well نه ښکاری۔ نن چې مونږ د صوبې حالاتو ته اوګورو، صرف کاغذی کارروائی ما ته مخې ته ښکاری او د هغې باوجود ټیکسونه په دې عوامو باندې لګی۔ نجی سکولونو باندې ټیکس اولګیدو، په نجی هسپتالونو باندې ټیکس اولګیدو، په ایګریکلچر ټیکس کښې Increase اوشو، جناب سپیکر صاحب! که مونږ دې حالاتو ته اوګورو او نجی سکولونه چې کوم کردار په دې صوبه کښې ادا کوی، په دې صوبه کښې ډیر زیات ګورنمنټ سکولونه دی خو چې کوم د آبادئ تناسب دے، د آبادئ Ratio روانه ده، پاپولیشن روان دے زیاتیږی نو چې کم از کم مونږ داسې Initiative دغه کړو چې یره هغوی Encourage کړو، Discourage کوؤ ئے نه جناب سپیکر صاحب! نن نجی سکولونه، نجی هسپتالونه، زه درته دا ایمانی خبره کوم چې ډیر یو اهم کردار دلته دوئ ادا کوی۔ په ګورنمنټ سکولونو باندې بوجھ کم دے، په ګورنمنټ هسپتالونو باندې بوجھ کم دے، مونږه له پکار دی چې دوئ باندې نور ریلیف ورله ورکړو، دا نه ده چې مونږ پرې ټیکسونه جناب سپیکر صاحب! راولو۔ بل طرف ته ایګریکلچر جناب سپیکر صاحب! زه د دې منسټر صاحب دا سپیچ لږ Quote کوم چې *زراعت ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی*

ہے، صوبے کی تقریباً ستر فیصدی آبادی بالواسطہ یابلاواسطہ زراعت سے وابستہ ہے،تاہم مختلف وجوہات کی بناءپر ہماری زراعت پسماندگی کا شکار ہے جس کی وجہ سے ہمارے صوبے میں زرعی اجناس کی کمی ہے جس کو دوسرے صوبے سے پورا کیا جاتاہے۔ زراعت کی پسماندگی کی وجوہات میں سرفہرست ہمارے کاشتکاراور کسان کا غریب ہوناہے جی۔ یو طرف ته دا خبرې کوی او بل طرف ته د ایګریکلچرل ټیکس خبره کوی، دلینه ټیکس خبره کوی نو زما صرف د ګورنمنټ نه دا یو ریکویسټ دے جناب سپیکر صاحب! چې زمونږ 70 فیصد، 80 فیصدآبادی په ایګریکلچر باندې Based ده، زمونږ غریبانان دی، زمونږ کاشتکاران دی، زمونږ د دې علاقې سره دغه وی، Generation هم د دې ایګریکلچر نه تقریباً زمونږ راروان دے، پکار ده چې مونږ جناب سپیکر صاحب! په دې تیر بجټ کښې هم زما په خیال 1.5 بلین د ایګریکلچر د پاره ورکړې وے چې زما خیال چې ډیره ناکافی خبره ده۔ په دې بجټ کښې هم زما خیال چې 3 بلین دی که څومره اماؤنټ دے، د دې ایګریکلچر د پاره ئے ورکړے دے نو زما په خیال چې ایګریکلچر باندې مونږ څو پورې توجه نه ده ورکړې نو دا معاشی ترقی دلته په دې صوبه کښې نشی راتللې، پکار دی چې مونږ ایګریکلچر جناب سپیکر صاحب! مخکښې کړو، ایګریکلچر Develop کړو، خپل زمینداران Develop کړو۔ نن زمونږ چې کوم 'کیش کراپ' دے جناب سپیکر صاحب! ټوبیکو زمونږ 'کیش کراپ' دے، شوګر کین زمونږ 'کیش کراپ' دے، زه د دې ګورنمنټ نه دا تپوس کول غواړم چې د ټوبیکو چې کوم 70/60 ارب روپئ سنټرل ایکسائز ډیوټی دې ملک ته روانه ده، په کروړونو روپئ د ټوبیکو نه دې صوبې ته آمدن راروان دے، ما ته خو د ایګریکلچر منسټر صاحب یو دا خبره اوکړی چې یره د ټوبیکو د پاره دوئ دلته دې ګورنمنټ کښې په دې یو کال کښې څه کړی دی؟ نن د شوګر کین د پاره جناب سپیکر صاحب! تاسو هم زمیندار یئ، مونږ هم زمینداریان یو، تقریباً دلته میجارټی ایم پی ایز چې دلته ناست دی، د هغوی د زراعت سره Direct یا Indirect وابستګی ده خو زما په خیال چې د ایګریکلچر د پاره ماته د دوئ ګورنمنټ اووائی چې داسې څه Initiative هغوی اغستې ده چې یره مونږ زراعتو له ترقی ورکړو، نن دوئ تیر 1.5 بلین

رووپئ ایګریکلچر د پاره جناب سپیکرصاحب! ایښې وې او هغه درته دا زه حقیقت خبره کوم چې هسې فضول ضائع شوې دی، فضول، چې کوم باغات لګیدلی وو په دې تیر کال کښې، نن زه د ګورنمنټ نه تپوس کوم چې ماته د یو Existing باغ په دې حالاتو کښې اوښائی، چې کوم واټر کورسز دوئ جوړ کړی وو نو د نیم نه زیات هغه واټر کورسز خراب شوی دی۔ نن پکار دی چې بلډوزرې، شپږ بلډوزرې ایګریکلچر ته راوړې، اته بلډوزرې په ټوله صوبه کښې شپږ او اته بلډوزرې جناب سپیکرصاحب! دا د دې صوبې سره مذاق نه دے ؟ مونږ دا هم وایو، منسټر هم وائی او حکومت هم وائی چې یره 70، 80 فیصد Directly or Indirectly عوام د دې سره وابسته دی نو اووه بلډوزرو باندې او اته بلډوزرو باندې زما په خیال چې کار نه کیږی، پکار مونږه له دا ده جناب سپیکر صاحب! دوئ په دې بجټ کښې د ټنل فارمینګ ذکر کړے دے چې 48 ټنل فارمینګ به مونږ جوړوؤ، Hybrid seeds به ورله ورکوؤ، پکار دے چې دا ټنل فارمینګ د دوئ ډیره زبردسته یو Idea ده خو 48ټنل فارمینګ جناب سپیکر صاحب! زما په خیال چې دا ناکافی دی، پکار دی چې ټنل فارمینګ مونږ په هر ځائې کښې Introduceکړو ځکه چې ټنل فارمینګ ډیر یو زبردست سسټم دے جی، په پنجاب کښې مونږ پخپله په دې دغه باندې ګرځو، هر ځائې کښې ټنل فارمینګ هغوی Introduce کړے دے۔ بلHybrid seeds پکار دی، جناب سپیکر صاحب! Off season vegetables پکار دی، نن فرټیلائزر د پاره دې ګورنمنټ زما په خیال چې هیڅ هم نه دی کړی، فرټیلائزر هم هغسې ریټونه روان دی په بره، یوریا بره روانه ده، ډی اے پی بره روانه ده خو زما په خیال ګورنمنټ داسې څه Initiative نه ده اغستې چې یره د دې د ریټ د پاره، د کنټرول، دا خبرې پکار دی چې مونږ د ایګریکلچر د پاره دې باندې توجه ورکړو، په دې باندې کار اوکړو، دا نه ده چې *زیتون کے درختوں کے باغات لگا دیئے، پھلوں کے باغات لگا دیئے*، دې باغاتونه جناب سپیکر صاحب! څه جوړیږی نه، هغه کم از کم زما په خیال چې کال هغه نه Exist کوی، نو زما دا ریکویسټ دے ګورنمنټ ته چې په دې ایګریکلچر باندې ډیره زیاته توجه ورکړی ځکه چې مونږ ټول دا منو چې 70 او 80 فیصد مونږ Depend کوی جی۔ جناب سپیکر صاحب، اوس راځم دې بجټ

په حواله سره، د ایجوکیشن سره چې مولانا صاحب خبره اوکړه، د یو کال دا حقیقت دے چې مونږ اورو چې ایمرجنسی ده، ایمرجنسی ده، ایمرجنسی ده، ایمرجنسی ده، یو ایمرجنسی خو زما په خیال پرویز مشرف لګولې ده او په هغې باندې دا دے آرټیکل چھ لګیدلے دے نو زما په خیال هغه ایمرجنسی په دغه باندې لګول پکار دی، زمونږ ایجوکیشن منسټر باندې، عاطف خان باندې چې په دې یو کال کښې زما په خیال ما ته د دا ګورنمنټ ثابت کړی چې یو سکول جوړ شوے دے، یوه کمره جوړه شوې ده، یو Basic facilities ورکړی شوی دی، یو کالج جوړ شوے دے؟ ایجوکیشن سره Related ما ته د دا ګورنمنټ یو څیز ثابت کړی په دې کال کښې چې هغوی دلته یو خبنته اودرولې ده؟ جناب سپیکر صاحب، یو څیز د راته ثابت کړی (تالیاں) چې کومه اے ډی پی په تیر بجټ سپیچ کښې په 14-2013 کښې راغلې ده نو هم هغه جناب سپیکر صاحب! هم هغه اے ډی پی تقریباً په دې 15-2014 کښې راوستې ده، نن دوئ د سو پرائمری سکولونه تو مډل سټیټس دوئ وائی چې دا به اپ ګریډ کوؤ، Hundred Middle to high به اپ ګریډ کوؤ، Hundred high to Higher Secondary به اپ ګریډ کوؤ خو د دې چې کوم فنډنګ دے جناب سپیکر صاحب! هغه Foreign assistance دے یا Foreign Aid دے یا فارن چې کوم زمونږ ډونرز دی، دا فنډ ئے په هغې کښې اچولے دے او نن سبا چې کوم حالات دی، منسټر صاحب ناست دے، سی ایم صاحب ناست دے، دغه ناست دے، چې کوم دا حالات Develop کیږی، Foreign Aid زه وایم چې یوه روپئ دلته کښې څوک نشی راتلے، نن چې کومې دهمکیانې دې این جی اوز ته ملاؤ شوی دی، پرون چې اخبار کښې کومې دهمکیانې د فارن چې کوم Investors دلته راځی، هغوی ته کومې دهمکیانې ملاؤ شوې دی، خدائے د داسې نه کړی جی، که خدائے داسې اوکړه چې یره Investors رانشی یا Foreign assistance مونږ ته ملاؤ نه شی نو زه د ګورنمنټ نه دا تپوس کوم چې کوم تیر کال اے ډی پی کښې خو یو خبنته اونه لګیده۔ په دے اے ډی پی کښې چې کوم دا اوس دوئ د ایجوکیشن په ایمرجنسی په سلسله کښې یا ایمرجنسی کښې اپ ګریډیشن ورکړی دی یا سکولونه ورکړی دی یا کالجونه ورکړی دی جناب سپیکر صاحب! دې کال به

هم یو خبنته نه لگی، یو خبنته، په دې باندې توجه مونږ له ورکول پکار دی۔ هرڅه مونږ په Foreign donors او په Foreign دغه باندې دغه نه ورکول چې یره هر یو سکول به اپ گریډ کیږی او هغه به په Foreign پیسو باندې اپ گریډ کیږی، که سکول جوړیږی هغه به Foreign پیسو، پکار دی چې مونږ خپل دلته څه وسائل پیدا کړو۔ که دا ډونرز دلته رانه غلل نو دا اے ډی پی بیا ختمه شوه، بیا به یو کال دغسې ناست یو، یو کال به بیا جناب سپیکر صاحب! بچت کوؤ۔ بل طرف ته هائر ایجوکیشن جناب سپیکر صاحب! یو خو پته نشته چې دا چهترئ چا ایجاد کړې ده جناب سپیکرصاحب! امبریله ده، امبریله ده او امبریله ده، دا مونږ بیا منتونه به کوؤ، یو پسې به ځو، بل پسې به ځو، پکار دی بار بار دا گورنمنټ، بار بار دا گورنمنټ همیشه د پاره وائی چې یره مونږه به مساوی تقسیم کوؤ خو که مونږ د دې بجټ په حوالې سره یا د دې بجټ د فنانس منسټر د سپیچ په حوالې سره زه دا خبره اوکړم نو زما په خیال هوم اکنامکس دوه کالجه دی، یو ایبټ آباد کښې دے، یو نوښار کښې دے، نور چې کوم غټ غټ سکیمونه دی، د یو څو ډسټرکټس نه علاوه، دا مونږ دا واړه ډسټرکټس چې کوم دی جناب سپیکر صاحب! د دوئ دا احساس محرومی به کله ختمیږی؟ نن شاه فرمان خان خو زما په خیال چې لاړو، Change یوائې دا نه دے چې Right to Information Bill تا راوړلو، بل Bill تا راوړلو، دا یوائې د Change خبره نه ده، اصلیChange، ته د دې وړو ډسټرکټس احساس محرومی ختمه کړه، دغه اصلی Change دے، دې عوامو له ریلیف ورکړه دغه اصلی Change دے جناب سپیکرصاحب، (تالیاں) یوائې Right to Information چې کوم دے، هغه د دې صوبې Change نه دے۔ زه دا منم، دوئ بار بار د کرپشن خبره کوی چې کرپشن ختم شو، کرپشن ختم شو، یو بجټ خو زما په خیال بچت شو، هغه بجټ نه وو، هغه بچت شو او دا هم تاسو یقین ساتئ (تالیاں) چې دا بجټ به هم ان شاءاللّٰه تعالیٰ بچت کیږی۔ زما هم د گورنمنټ نه دا ریکویسټ دے چې دا دوه بجټس چې کوم دی، هغه به بچت کړو او په دریم کال به یو ځائې باندې کارونه اوکړو، نه به یو میکینزم ورله جوړ کړئ، نه به کرپشن راځی او نه به دغه کیږی، د کرپشن د وجې نه ته یو خبنته نه لگوې جناب سپیکر صاحب! دا کومه خبره ده، ته ما ته دا اووایا، پکار دی چې

داسې یو میکینزم ورله جوړ کړې، کرپشن ختمول یوائې ترقیاتي کارورنه رکاول نه دی چې ترقیاتي کار کوې نو په هغې کښې به کرپشن کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! دا ټولې خبرې دا زه یعنی تنقید برائے تنقید نه کوم چې کم ازکم دا د ګورنمنټ د پاره زه خپل طرف نه یو رائې ده، یو ریکویسټ هم دے جناب سپیکر صاحب! بل طرف ته د هیلتھ خبرې هم ټولو ملګرو اوکړې، جناب سپیکر صاحب! زه منم چې داسې ډسټرکټس پکښې شته چې هغه Deserve کوی، مثلاً چترال دے، زمونږ هغې کښې یو هاسپیټل په دې بجټ کښې راغلے دے، په تورغر کښې، دا واړه واړه ډسټرکټس دی، مونږ چې کوم ریکویسټ کوؤ، پکار دی چې داسې ډسټرکټس کښې مونږ کار اوکړو جناب سپیکر صاحب! تورغر کښې یو هاسپټل راغلے دے خو که بل طرف ته مونږ اوګورو، مونږ زیاته توجه په دې غټ غټ هاسپیټلز، دا هم ډیره ښه خبره ده زمونږ د صوبې هسپتالونه دی، مونږ د لته علاجونه کوؤ، د دې صوبې عوام دیکښې علاجونه کوی خو چې میډیکل کالج راځی جناب سپیکرصاحب! دوه میډیکل کالجه راغلی دی، یو تیمرګرې ته لاړو، یو نوښار ته لاړو، صوابئ ته نه دے تلے، دوه میډیکل کالجه دی صوابئ پکښې پته نشته چې سپیکر صاحب نه څنګه خطا شوې ده (قہقہے اور شور) جناب سپیکر صاحب! اوس په مردان کښې میډیکل کالج، په نوښار کښې میډیکل کالج، په تیمرګره کښې میډیکل کالج نو دا دا واړه واړه ډسټرکټس، دا به مونږ چرته ځو، جناب سپیکر صاحب! مونږ به د چا نه تپوس کوؤ؟ کم از کم په داسې ډسټرکټس کښې، مونږ میډیکل کالج نه غواړو، مونږه غټ هسپتال نه غواړو جناب سپیکر صاحب! خو کم ازکم داسې علاقې زمونږ په ډسټرکټس کښې شته چې کم ازکم وړې ډسپنسریانې پکار دے چې هلته مونږ جوړې کړو، واړه بی ایچ یوز مونږ هلته جوړ کړو، زما په حلقه کښې جناب سپیکر صاحب! داسې یونین کونسل دے، زه درته ایمانی خبره کوم چې هلته نه سړک شته، د خپل ګورنمنټ نه راروان یم او په دې پینځلس کاله کښې داسې یو ځائې دے چې هر ځائې کښې ما خپل وس اوکړو خو زما اوسه پورې بحیثیت یو اپوزیشن ممبر یا بحیثیت یو ایم پی اے زما هغې ته رسائی، دې دغه کښې زما په خیال څه چار پانچ کروړ روپۍ ورله ایښودې دی، هغلته نه ډسپنسری شته جناب سپیکر صاحب! نه سړک شته، زه

چې د هغه ځائې نه مریض راولم هسپتال له اول به ئے زه خپل تحصیل هیډ کوارټر هسپتال ته راولم او زمونږ د تحصیل هیډ کوارټر ډی کیټیګری هاسپټل دے ، تاسو یقین اوکړئ جناب سپیکر صاحب! شهرام خان پسې هم زه یو لس پیرې تلے یم، هر ځائې په هر فورم کښې ما Application ورکړے دے ،ډاکټر هلته نه راځی، ډاکټران 'سینکشنډ' پوسټونه دی جناب سپیکر صاحب!'سینکشنډ' پوسټونه دی او اوسه پورې پکښې هغه'سینکشنډ' پوسټونو باندې ډاکټران نه دی راغلی، Residential Block په هغې کښې جناب سپیکر صاحب! نشته، Residential Block د پاره مې یو شل درخواستونه پکښې ورکړل، جناب سپیکر صاحب! ما ته لږ متوجه شئ جی-----

جناب سپیکر: زما لږ دې ته توجه ده، زه وایم که دا سی ایم صاحب زمونږ دې معزز ممبرانو لږ خوشے پریښودو چې هغه خو ډسکشن واوری چې څه Suggestion راځی، دا به لږه مهربانی وی-----

(تالیاں)

سید محمد علی شاہ: بس تاسو ئے اورئ، هغوی به ئے واوری۔

جناب سپیکر: ما وئیل چې دا لږ که تاسو، زه ټولو ته ریکویسټ کوم چې سی ایم صاحب به په بریک کښې تاسو سره ملاؤ شی، تاسو هغوی سره چې څه خبره وی خو چونکه دا ډسکشن ډیر زیات دے او دا Proposals دی نو ښه خبره دا ده چې لږ دا ډسکشن د پاره سی ایم صاحب ته موقع ملاؤ شی او واوری، زه ټولو ممبرانو ته دا ریکویسټ کوم چې بریک کښې تاسو سی ایم صاحب سره ملاؤ شئ او ستاسو څه خبره وی نو اوکړئ۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب، دې اے ډی پی کښې مونږ ډیر زیات دغه کړے وو چې یره دیکښې کم از کم Residential Block د جوړ شی ځکه چې Residential Block په یو هسپتال کښې نه وی، هلته ډاکټران چرته هم نشی راتلے ځکه چې د پیښور نه چې سرجن راځی، هغه به چرته اوسی، د مردان نه چې سرجن راځی، هغه به چرته اوسی؟ یا داسې کوالیفائیډ ډاکټر چې آرتهوپیډک سرجن شو یا بل سرجن شو یا آئی سپیشلسټ شو، یو کس هم دغلته او دا درګئ

چې کوم ده جناب سپیکر صاحب! سراج الحق صاحب ناست دے، د دغه
هاسپیټل افتتاح مونږ په شریکه کړې وه د ایم ایم اے په ګورنمنټ کښې او دوئ
هم په هغه افتتاح کښې موجود وو، دا درګئ هاسپټل چې کوم دے، دا زمونږ د
ملاکنډ ډویژن په ایمانداریٔ چې ګیټ وے ده، ګیټ وے، چې ملاکنډ ډویژن ته،
چې سوات ته ځي په دغه طرف به ځي، چې چترال ته ځی په دغه طرف به ځي، چې
دیر ته ځي نو خدائے د نه کړي هسې نه چې داسې څه ایمرجنسی پیښه شی او هلته
بیا ډاکټران نه وی، نو سراج صاحب به هم بیا دغه کوی چې یره په درګئ کښې
ډاکټران نشته، په درګئ کښې Residential Block نشته، دا زما یو ریکویسټ
دے چې کم از کم دا یو هاسپیټل کښې دا Residential Block پکار دے،
ډاکټران پکښې پکار دی او هغې کښې Equipments نشته، هغې کښې میډیسنز
نشته نو زما دا ریکویسټ دے چې دا پکښې، جناب سپیکر صاحب! اوس راځم
ملاکنډ ډویژن ته، چې کوم زمونږ انفراسټرکچر دے، زمونږ روډز دی نو سراج
صاحب نه زما یوه ګیله شته جی، نن که زه دا فګرز تاسو ته اوښایم، په روډز
کښې جناب سپیکر صاحب! چې د ملاکنډ ډویژن، زه د نورې صوبې خبره نه
کوم، زه صرف د روډز خبره کوم چې په دیر کښې2375 ملین روپئ روډز په دې
نوې اے ډی پی کښې شامل شوی دی، په سوات کښې جناب سپیکر صاحب!
890 ملین روډز شامل شوی دی، په بونیر کښې 634 ملین زما په خیال چې بابک
صاحب به پکښې نه وی، دا د منسټر صاحب په دغه کښې 634 ملین روډز پکښې
شامل شوی دی جی، شانګله کښې 404 ملین پکښې شامل شوی دی جی او په
ملاکنډ او په چترال کښې جی، چترال کښې 50 ملین صرف ده یو Bridge د پاره
دی جی او ملاکنډ کښې 168 ملین دی خو هغې کښې هم زما په حلقه کښې صرف
40 ملین دی که 50 ملین دی، زه صرف نوره ګیله مې نشته جی، صرف د دې د
پاره مې دا دغه کوله چې په دې ملاکنډ ډویژن کښې خو دا واړه ډسټرکټس،
زمونږ ملاکنډ دے او چترال دے جناب سپیکر صاحب! نو ولې مونږ
سره Discrimination کیږی، ولې مونږ د دغې صوبې د دغې ډویژن
اوسیدونکی نه یو؟ جناب سپیکر صاحب، نن 2300 ملین، 2400 ملین په دیر
کښې، دیر اپر، دیر لوئر کښې روډونه جوړیږی، په سوات کښې د 900 ملین

روډونه جوړیږی نو کم از کم داسې خو مونږ هم نه کؤو چې یره مونږ د حکومت هومره غواړو چې یره 2300 هلته جوړیږی نو کم از کم دوه هزار مونږ له راکړئ خو کم از کم هغه Right due share خو مونږ له پکار دے کنه جناب سپیکر صاحب! ولې زمونږ روډونه نشته خراب، زمونږ پلونه هلته نشته په ملاکنډ کښې په چترال غوندې ځائې کښې جناب سپیکر صاحب؟ خدائے خبر چې تین سو کلومیټر روډ دے په ټول چترال کښې سر، یو روپئ په اے ډی پی کښې هغې د پاره نه ده ایښودلې، صرف50 ملین د یو Bridge د پاره، نو دا زیاتے نه دے جناب سپیکر صاحب؟ د چترال نه چې سړے راروان شی او مریض راوړی پیښور ته او ټول په کچه روډ باندې راروان وی نو دا Discrimination نه دے؟ زما صرف سراج صاحب ته دغه دے چې کم از کم د دې چهترئ لاندې مونږ هم لږ راولئ جی، سی ایم صاحب هم ناست دے، چې مه راولئ خیر دے، زمونږ یو آواز دے، زمونږ یو دغه دے چې کم از کم اسمبلئ والا به هم دغه شی جی، دا مو ریکویسټ دے چې کم از کم د دې چهترئ نه مو اوباسئ ځکه چې ټهیک ده حکومت، نن حکومت دے مونږه دغه نه شو کولے خو چې دې طرف ته اپوزیشن هم اوګورې، دا هم کم از کم چې زما په خیال نیمه صوبه خو دلته ناسته ده کنه، کم از کم نیمه صوبه Ignore کول جناب سپیکر صاحب! نه دی پکار۔ مونږ بار بار سی ایم صاحب ته هم دا ریکویسټ کوؤ، د فنانس منسټر صاحب یه هم دا ریکویسټ کوؤ چې دا Discrimination نه دے پکار۔ جناب سپیکر صاحب، انډسټریل اسټیټ ته راځم، جناب سپیکر صاحب! دا دریم بجټ دے، دریم او همیشه د پاره چې کوم واړه انډسټریل اسټیټس دی، په دې درې بجټ کښې درګئ، ملاکنډ او حطار، د دریواړو ذکر په هر بجټ کښې شوے دے او درګئ انډسټریل اسټیټ چې سراج صاحب ته پته هم ده، سی ایم صاحب ته هم پته جناب سپیکر صاحب! چې زمونږ خو یو Tax free zone دے، یو ملاکنډ ټهری ورسره نزدے هلته واقعه دے، په دغه کښې دا انډسټریل اسټیټ چې کوم ځائې کښې به جوړیږی او دا صوبائی ګورنمنټ سره ملاکنډ ټهری والا دا Agreement کړے وو جناب سپیکر صاحب! چې دا انډسټریل اسټټ جوړ شو نو10 پرسنټ بجلی به مونږ هغه انډسټریل اسټیټ ته ورکوؤ نو زه وایم چې دا ډیره یو ښه Opportunity ده چې پنجاب

والا به هم دلته راځی ځکه چې اوس زمونږ په دې تحصیل کښې فلور ملونه خو بیشماره جوړ شوی دی جناب سپیکر صاحب! دوه سټیل مله، دوه سټیل مله جوړ شول، یو پکښې بل هم دا دے روان دے نو دا یو ښه Opportunity ده، پکار دے چې مونږ دا صرف د بجټ په حوالې سره یا کاغذی کارروائی په حوالې سره مونږ هر هر وخت Reflect کوؤ په بجټ کښې او دا دریم بجټ دے چې اوسه پورې پرې کار شروع نه شو نو زما دوئ نه د ګورنمنټ نه دا ریکویسټ دے چې کم از کم په دې کال کښې انډسټریل اسټیټ زمونږ د درګئ تقریباً چې Complete کړی جناب سپیکر صاحب! زه په اخره کښې فیډرل ګورنمنټ، د سی ایم صاحبStatement مې هغه بله ورځ یو کتلو، دا زه منم چې فیډرل ګورنمنټ هم زمونږ دې صوبې سره ډیر زیاتے کړے دے په بجټ کښې، (تالیاں) نه دلته داسې یو میګا پراجیکټ ئے دلته اېښودلے دے ، نه چې زمونږ کوم وسائل دی، زمونږ چې کوم دغه دی، هغه فیډرل ګورنمنټ ډیر په دغه سترګو باندې مونږ ته کتلی دی خو سی ایم صاحب سره خو یو فورم شته، سی سی آئی فورم ورته وائی، هغوی هلته به خبره اوکړی خو زه یو دغه کوم جناب سپیکر صاحب! چې زمونږ د عمران خان صاحب نه هم دا ګیله ده، عمران خان صاحب نه زمونږ دا ګیله ده چې بنی ګاله ته پرائم منسټر صاحب ځی، په یو میاشت کښې د ننه د ننه د بنی ګاله روډ جوړیدے شی، په یو میاشت کښې د ننه د ننه په بنی ګاله کښې-----

(تالیاں)

<u>جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات)</u>: زه جواب ورکوم جناب سپیکر!

<u>سید محمد علی شاہ</u>: زما دا خبره واورئ، بیا به ئے جواب راکړئ، په یو میاشت کښې د ننه د ننه د بنی ګاله روډ جوړیدے شی، په یو میاشت کښې د ننه د ننه جناب سپیکر صاحب! سفاری پارک په بنی ګاله کښې جوړیدے شی نو د دې صوبې حق ولې عمران خان دې صوبې ته دې دغه نه نشی اخستے ؟ (تالیاں) پکار دے دوئ خو به په آئی سی سی فورم کښې دا خبره اوکړی، مونږ به کوم فورم کښې خبره کوؤ د خپل حق د پاره جناب سپیکر صاحب؟ زمونږ هم دا فورم دے ، مونږ به

هم په دې فورم کښې خبره کوؤ، نور د حکومت خوښه ده، که راکوی را به ئے کړی گنی په کارونو چې که چا گټلې شوه یا په کارونو باندې کامیابی کیدې شوې نو چې د چا حکومت وو، زما په خیال د هغوی حکومت به همیشه ده پاره راتلے خو په کار باندې جناب سپیکر صاحب! دا نه ده، دا په انصاف باندې ده، دا زما دریم Tenure دے، دوه پیرې زه په اپوزیشن کښې پاتې شوے یم جناب سپیکر صاحب! Sorry دا یو خبره رانه هیره شوه جی، سرکاری ملازمین چې کوم، Increase شوے دے په تنخواگانو کښې، زما په خیال چې دس پرسنټ Increase شوے دے، فیډرل گورنمنټ هم دس پرسنټ کړے دے، سندھ گورنمنټ هم دس پرسنټ کړے دے، پنجاب گورنمنټ هم دس پرنسټ کړے دے، شاه فرمان خان وائی چې یره چینج دے نو پکار ده چې دې صوبې خو چې کم از کم بیس پرسنټ کړے وے چې دې نورو صوبو نه ئے دلته چینج راوستے وے۔ جناب سپیکر صاحب، نن داسې حالات دی، داسې حالات دی چې گرانی تاسو ته مخامخ ده او چې کوم میسیجونه مونږ ته کیږی چې کوم دغه مونږ ته کیږی نو زما دا گورنمنټ ته ریکویسټ دے چې کم از کم د دې نورو صوبو نه او د فیډرل گورنمنټ نه چې لږ ډیر زمونږ د غه سیوا کړئ، تنخواه گانې، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

سید محمد علی شاہ: زه په اخره کښې ستاسو هم شکریه ادا کوم، د ټولو ممبرانو هم شکریه ادا کوم چې زما دا خبرې مو یو څو ماتې گوډې ښه په دغه باندې واوریدلې۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ کوم ځائې نه شروع کړم او په کوم ځائې باندې ختم کړم، د ټولو نه اول خو جی زه دا کوم پلان چې پیش شو، بجټ چې پیش شو، زما خیال دے چې It looks like presentation of under development project for Nowshehra, Dir and Swabi (تالیاں) دا زما په خیال باندې د صوبې بجټ نه وو او زه بیا مبارکی ورکوم سراج صاحب ته او د

نوښار او د صوابۍ Including جناب سپیکر! تاسو ته چې تاسو د خپل حلقو ښه نمائندګی اوکړه او د انصاف هغه تقاضې مو پوره کړې۔ جناب والا! (تالیاں) نو ښار والا هم زمونږ ورونړه دی او دیر والا هم زما ګاونډیان دی او زما ورونړه دی۔۔۔۔۔۔

<u>جناب بخت بیدار:</u> د دې دیر نه خو ما اوباسه کنه که بیا ورپسې وروستو ګورې که نه ګورې۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> (قہقہہ) او د صوابۍ والا خو مونږ ځکه ډیر قدر کوؤ جناب سپیکر صاحب! چې تاسو په دې محترمه کرسۍ باندې ناست یئ نو مونږ وایو چې دې صوابۍ، نوښار او دیر ته Billions ورکړئ، نورې ورته هم ورکړئ خو جناب سپیکر! دا نوره صوبه چې ده، دا ستاسو دشمنان نه دی چې تاسو زمونږ ورونړه یئ نو مونږ هم ستاسو ورونړه یو، مونږ د دې وروړئ نه مه اوباسئ، حکومت ته مې دا خواست دے۔ جناب سپیکرصاحب! بله خبره ما دا کوله چې پکار وه چې مونږ سږ کال دا بجټ د سره پیش کړے نه وے او دا چینج هم راوستے وے، ضرورت ئے نه راتلو، جناب سپیکر صاحب! تاسو به وایئ چې ولې؟ سپیکر صاحب! ما سره چې کوم ډیټیلز په دې کاغذ کښې موجود دی د تیر بجټ، د اول نه به ئے شروع کړم، یو دوه منټه به ماته راکړئ په دې باندې هاؤسنګ پلان ریس کورس ګارډن ، Achievement زیرو پرسنټ; چیف انجینئر آفس، زیرو پرسنټ; ګورنر هاؤس مرمت، زیرو پرسنټ، پلاننګ سیل، زیرو پرسنټ; پرائمری سکول د پراونس،Achievement عاطف خان! زیرو پرسنټ، ماډل سکولز درې، زیرو پرسنټ، هائر سیکنډری سکول اپ ګریډیشن، زیرو پرسنټ، (شور/تالیاں) اپ ګریډیشن ټو مډل، زیرو پرسنټ، کیډټ کالج، زیرو پرسنټ، زبانوں کیلئے نصاب کی تکمیل اوراس کو سکولوں میں شامل کرنا جناب سپیکر صاحب! صفر فیصد، کھیل کے میدان کی سہولیات جناب سپیکر! زیرو پرسنٹ، سیلاب سے تباہ شدہ سکولوں کی بحالی، زیرو پرسنٹ،PT, PTC کیا ہے؟ پیرنٹس ٹیچر کونسل کی تربیت کیلئے پیسے رکھے گئے تھے، عاطف خان! زیرو پرسنٹ،1800 ملین روپے For new Policy Initiative which was supposed to

be a policy for change، زیرو پرسنٹ، گرلز کمیونٹی سکولز کو Need base، یہ تو وہ ہے Feasibilty Study چترال اور کالام کے جو انرجی سیکٹر میں ہے وہ سٹڈی نہیں ہو سکی، زیرو پرسنٹ، سولر انرجی سے Electrification 100 villages in the last Budget, Sikandar Khan zero percent, تین سو 56 چھوٹے بجلی گھروں کا قیام زیرو پرسنٹ (تالیاں) جناب والا محکمہ خزانہ میں Activities 17 میں سے صرف تین پر میرے خیال میں دس فیصد Utilization ہو گئی ہے 14 activities zero percent، محکمہ خوراک کے تمام ٹارگٹس، قلندر صاحب موجود نہیں ہیں، مبارک ہو، زیرو پرسنٹ، جنگلات، Sustainable management of wild diversity in Swat and Chitral, zero percent, Energy Plantation, zero percent, Kalam Alpine Botanicial Gardens and Mountain Research Institution اس پر دس فیصد لگایا ہے جناب والا! کوہاٹ میڈیکل سائنس انسٹیٹوٹ، شاہ فرمان خان زیرو پرسنٹ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: ذرا زور سے بولو نا۔ (قہقہے)

جناب جعفر شاہ: خیبر کالج رینویشن، زیرو پرسنٹ، بھٹو پیرا میڈیکل انسٹی ٹیوشن، زیرو پرسنٹ، ذوالفقار علی بھٹو مرحوم، زیرو پرسنٹ، ڈینٹسٹری کالج خیبر پختونخوا میں مرمت اور رینویشن کا کام عاطف خان! زیرو پرسنٹ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جعفر شاہ صاحب کیلئے تالیاں۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب جعفر شاہ: مہربانی۔ سپیکر صاحب! اور بھی ہیں، اور بھی ہیں، سنیں، حیات آباد پوسٹ گریجویٹ میڈیکل ادارہ، زیرو پرسنٹ، باچا خان میڈیکل کالج مردان اور گجو خان میڈیکل کالج صوابی، زیرو پرسنٹ، سیدو میڈیکل کالج ہاسٹل، زیرو پرسنٹ، جناب سپیکر صاحب! Integration of Health Services delivery system, MNCH, LHW, EPI جو کہ پی ایس ڈی پی پراجیکٹ تھا 7.32 بلین کا، زیرو پرسنٹ، جناب والا، Establishment of Padiatric Ward in LRH, zero percent; Upgradation of Energy in HMC, zero percent; ICU, KTH, zero percent; Upgradation of Saidu Teaching Hospital, zero percent.

جناب جاوید نسیم: دا بستې به راغونډې کړو چې هر څه زیرو پرسنټ دی نو۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب جعفر شاہ: نسیم خان زندہ باد۔ سپیکر صاحب، پبلک لائبریریز، مشتاق غنی صاحب! دو گرلز کالجز میں Unfortunately zero percent، گورنمنٹ بلڈنگ فنڈ، نان ڈیویلپمنٹ سکولز، مدین ڈگری کالج جو پچھلے سیشن میں منظور ہوا تھا، ابھی تک صفر ہی ہے Repair in the Colleges through College Council, zero percent، ہائر ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ، زیرو پرسنٹ اور میں مختصر کرکے یہ کہتا ہوں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ جو کہ بہت Important Department ہے، اس میں زیرو، زیرو، زیرو، زیرو، زیرو، زیرو پرسنٹ۔ صرف ایک چیز اس میں ہے کہ اس میں کچھ انہوں نے اخراجات کئے ہیں اور بقایا تقریباً زیرو پرسنٹ ہے جو کہ بہت Important ہے۔ دیر جیل، صوابی جیل، سوات جیل، یہ تمام زیرو پرسنٹ ہیں، High Security in Prisons Khyber Pakhtunkhwa میں ایک بنانی تھی، اسکی پراگریس زیرو پرسنٹ ہے، جیلوں کو بجلی کی فراہمی That's zero percent so for. Cost of Admin Block for Prison Security, that's unfortunately zero percent; Industry Department Planning Cell, zero percent; Competitive Industrial Project جو کہ ملٹی ڈونر ٹرسٹ فنڈ نے کرنا تھا، 891 ملین روپے، Progress is zero percent اور سپیکر صاحب! ایبٹ آباد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ مشتاق غنی صاحب! 200 ملین روپے، ابھی تک زیرو پرسنٹ، حطار کیلئے 220 ملین، ابھی تک زیرو پرسنٹ، پولی ٹیکنکل کالج کرک، 300 ملین، زیرو پرسنٹ، ٹیکنکل ایجوکیشن یونیورسٹی کے پی، زیرو پرسنٹ، 226 ملین روپے بٹخیلہ کیلئے رکھے گئے تھے ٹیکنکل انسٹیٹیوٹ کیلئے، زیرو پرسنٹ، گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی مینگورہ، 38 ملین، زیرو پرسنٹ، جناب والا، واٹر سپلائی واڑئی، زیرو پرسنٹ، سراج الحق صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، کلچر میں تمام ٹارگٹس زیرو پرسنٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! ٹائم کا بھی خیال رکھیں۔

جناب جعفر شاہ: جناب والا! (شور) جناب! برداشت تو زیرو پرسنٹ نہیں ہونی چاہیے (قہقہے) جناب والا، ریجنل ڈیویلپمنٹ میں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک پرسنٹ بھی ہے، اس طرح جو Priority

projectsہیں،انکی جو Rehabilitationکے حوالے سے ہے، جناب سپیکر صاحب، په دې زیرو پرسنټ باندې خفګان کیږی نو په دې وجه باندې به، خو زما خیال دے چې د زیرو پرسنټ نه پرې څه اغوښتی نه دی، نه دا ستاسو په کتاب کښې دی۔ جناب سپیکر صاحب! داسې ښکاری چې دا بجټ سراج الحق صاحب ته مونږ مبارکی ورکوؤ، امیر شوے دے د پاکستان د لوئے جماعت او هغوی دا اشاره هم ورکړې ده چې خدائے د نه کړی خو هغوی وائی چې مونږ به وایو چې دوئ دلته وی خو هغوی وائی چې دا به زما اخیرنے بجټ وی نو زما خیال دے چې ډیر په عجلت باندې پیش شو او داسې په عجلت باندې پیش شو چې خالص دا درې ضلع ئے اوکتلې او نورو ضلعو ته ئے خیال او نشو، نو زه وایم چې دا ډیره بې انصافی شوې ده۔ جناب سپیکر صاحب! که مونږ اوګورو نوښار والا زمونږ ورونړه دی، دیر والا زمونږ ورونړه دی، په دیر کښې شپږ اربه دوه څلویښت کړوړه په دې اے ډی پی کښې ایښودلې شوې دی----

(شور)

جناب سپیکر: مهربانی، یو مهربانی دا اوکړئ، دیکښې به مهربانی دا کوئ چې د ډیکورم د خیال اوساتلے شی، مطلب Hooting او دا څیزونه به بالکل نه وی۔

جناب جعفر شاہ: او دیکښې شک نشته چې سراج صاحب زمونږ وزیر خزانه دے او هغوی ته حق دے چې هغه لږې پیسې سیوا استعمال کړی خو دا ده جی چې مونږ هم د هغه ورونړه یو نو مونږ ورته دا خواست کوؤ چې جی----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب جعفر شاہ: او زه خو د ګاونډی یم جناب والا! اس دریا میں اور بھی بہت لوگ ہیں، سپیکر صاحب! ستاسو دا ډیره محترمه کرسئ ده خو تاسو بیا هم ګزاره کړې ده، دونیم اربه روپئ دی، نو دا څه دومره غټه خبره نه ده خو جناب والا! نوشهره زمونږ چیف منسټر صاحب دے او حق لری چې هلته د خلقو ډیر توقعات وی خو دومره توقعات هم نه وی چې خبره د یوولس اربو روپو نه واوړی او دا نورې ضلعې داسې پاتې شی، نو جناب والا! چې دغه شان مونږ اوګورو نورو ضلعو ته نو زه به د هنګو مثال ورکړم چې د هنګو خو پکښې هډو نوم نشته، بټګرام زما

نوبزاده صاحب ناست دے جی، اووه کروړه روپئ ورته ایښودلې شوې دی، پورا ضلعې ته اووه کروړه او جناب عالی! د مور د میرې چې د هغې بل تعریف خو ما له نه راځی، یو سوتیلا پن وی او د سوتیلا پن نه اخوا چې یو شے وی، زه به خپل مثال ورکړم، دا غریب په سوات کښې واحد د اپوزیشن نمائنده دے ، شپږو زما ورونړو ته، زه پرې ډیر خوشحاله یم، زه ورته مبارکی ورکوم، زما ورونړه دی، سوات د پاره ترقی کیږی، Very good ، زه وایم چې د هغې نه هم ډیرې منظورې شوې وے ، زما یو یو ورور ته شل کروړه روپئ ورکړې دی او ما له ئے یو کروړ روپئ راکړې دی، په دې ټوله اے ډی پی کښې، نو دا د کوم ځائې انصاف دے ؟ دا گیله به لرم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب جعفر شاہ: خو جی په دیکښې دا وایم چې دا په دې باندې نه وو جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

جناب جعفر شاہ: د اپوزیشن نه سکیمونه غوښتې شوی وو خو هغه دا ټکی ئے راسره اوکړه جی چې بیورو کریسی اوکړه که چا اوکړه؟ چې 50 کروړ روپئ منظورشوې نو یو کروړ روپئ به سږکال اولگی او دا څلور کروړ روپئ، Carry forward to 2015-16، محمد علی له ئے لږې ورکړې دی خو زه به دا اووایم جی چې خیر دے هیڅ خبره نه ده، هغه خلق هم د دې نه خبر دے او زمونږ هسې هم کشتئ سوزیدلې وې،

؎ ساحل کی قسم منت طوفان نہ کرینگے گرکچھ بن نہ سکا توڈبو دینگے سفینہ

مونږ دا خیرات نه غواړو او بیا به دا هم اووایم جی:

؎ کله نیستی کله غماز کله د خپلو ستم
ژوندونه ستا په هره لار ستړے ستومانه شومه

(نعرہ ہائے تحسین اور تالیاں)

جناب سپیکر: جناب عاطف خان۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب، کومې چې دعوې کېدلې د چېنج، زه ډېر Honestly دا خبره کوم چې د خلقو ډېر توقعات وو، زمونږ هم توقعات وو چې تبدیلی به راشی او دلته به څه داسې کارونه اوشی چې د نوجوانانو د پاره چې هغې ستاسو د دې حکومت ترجیح وه، ماحولیات چې هغه د دې حکومت ترجیح وه، ویمن ایمپاورمنټ چې هغه د دې حکومت ترجیح وه، سیاحت چې هغه د دې حکومت ترجیح وه او ما ته په دې بجټ کښې د سیاحت په مد کښې، امجد آفریدی صاحب نشته، ډېر بلند بانګ دعوې ئے کولې چې د سوات نه به درله جنت جوړوؤ او د ملاکنډ ډویژن نه به جنت جوړوؤ او په ټورازم کښې به دا کارونه کوؤ، ما خو ورکښې داسې څه شے او نه لیدو چې هغې نه چېنج راشی او د ځوانانو د ترقئ د پاره څه اوشی۔ جناب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب جعفر شاہ: جناب! یو دوه منټه به راکوئ جی۔ جناب والا، په دې بجټ کښې هغه علاقې۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیا به نور خلق متاثره کیږی، مونږ وایو چې ټولو ته موقع ملاؤ شی۔

جناب جعفر شاہ: یو دوه منټه به واخلم۔

جناب سپیکر: مہربانی به وی۔

جناب جعفر شاہ: هغه علاقې چې هغه د دهشت ګردئ او د سیلاب نه ډېرې زیاتې متاثره شوې دی او هغې کښې د ملاکنډ ډویژن سر فهرست دے، زمونږ دا خیال وو چې دې علاقو ته به ډېره زیاته ترجیح ورکړې شی او زه به تاسو ته مثال درکړم جی چې زما 26 کلو میټر روډ چې هغه سیلاب وړے دے نو د هغې د پاره یو کروړ روپئ ایښودلې شوې دی، هغه یو کروړ روپئ به زه به سراج صاحب ته ریکویسټ کوم او په دې فورم باندې وایم چې هغه واپس واخلئ، دیر ته ئے یوسئ، هلته ئے اولګوئ، زه به پرې ډېر خوشحاله شم۔ (تالیاں) جناب والا، د ایجوکیشن په حواله سره د استاذانو کمے تر اوسه پورې یو ټینډر او نشو د سکولونو، نو دا هم زمونږ ویره ده چې داسې نه چې دا بجټ هم لکه چې څنګه زما

ملګرو خبره اوکړه چې دا بجټ هم دغه شان Lapse شی او هغې کښې مونږ یو خښته هم کیږندو او خلق بیا مونږ ته دا خبرې کوی چې دلته کښې تبدیلی را نغله او جناب والا، تاسو پخپله په ورکشاپ کښې او په هغه کانفرنس کښې موجود وئ په اسلام آباد کښې، Millennium Development Goal باندې او Millennium Development Goal یا We are signatory as a Country to the Millennium Development Goal agenda and I am proud چې په ډهاکه ډیکلیریشن کښې د دې صوبې نمائندګی ما کړې وه او ما په هغه ډیکلیریشن باندې دستخط کړے دے۔ جناب والا، په هغې کښې چې کوم اته ګولز ما ته راکړی شوی دی، ما سره زما ملګری نور هم وو، لاء ایډوائزر اور نور، فضل الٰہی صاحب، د Millennium Development Goal د هغې د ویژن، د هغې ترویج، د هغې د ترقئ د پاره په دې بجټ کښې هیڅ نشته چې دا به انټرنیشنل کمیونټی کښې زمونږ ډیره لویه بدنامی وی او هغه انوائرنمنټ، هیلتھ او داسې خبرې، واټر سپلائی، سینی ټیشن داسې خبرې وی چې په هغې کښې کول پکار وو۔ جناب والا، زه یوه خبره بله دا کوم چې Poverty elevation چې هغه ایم ډی جیز زمونږ اولنئ ترجیح ده، د چینج د پاره هم اولنئ ضروری خبره ده او زمونږ د دې صوبې ضرورت هم دے ځکه چې دلته د غربت د لکیر نه لاندې په سلو کښې شپیته خلق د غربت د لکیر نه لاندې ژوند تیروی۔ جناب والا، د Poverty elevation د پاره As such چې کوم پروګرام Bacha Khan Poverty Elevation مونږ د رورل سپورټ پروګرام په توسط باندې شروع کړے وو، د ایس آر ایس پی په توسط باندې او ډیر ښه ریزلټس ئے وو، بیا پروسکال دې حکومت هغه Continue ساتلے وو، We appreciate خو زه افسوس کوم هغه پروګرام چې هغې خپل Proposals هم ورکړی وو د هغه Poverty Elevation Program د پاره، او صرف چار فیصد بجټ هغوی غوښتلے وو چې په چار فیصد بجټ کښې به په دې ټوله خیبر پختونخوا کښې هغوی دا د 60 پرسنټ نه 30 پرسنټ ته راولی، It was really a proposal for change خو صرف په دوه اربه روپئ باندې که هغې له تاسو ایښودلې وے نو هغه چینج به راغلے وو۔ زما به سراج صاحب ته دا ریکویسټ وی چې په دغه باندې غور اوکړی چې مونږ له

Across the board, without هغه پروګرام چې هغه Poverty elevation Reachable to all the people including the او political intervention vulnerable & marginalized

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی۔ عاطف خان۔

جناب جعفر شاہ: ستاسو ډیره مهربانی، نورې خبرې به زه بابک صاحب ته ورکړم، دے به پکښې سبا که خیر وی تاسو ته خبرې اوکړی ځکه چې زما نه ډیرې خبرې جی پاتې شوې او ډیر څه مه لیکلې وو خو هغه تشنګی ختمه نشوه۔

جناب سپیکر: نه دا چې دے کنه، د بابک کردار تا ادا کړو، تا هغه نه سیوا واخستو، هغه له لس منټه ورکوؤ۔

جناب جعفر شاہ: بابک صاحب له به بیا ډیر ټائم ورکوئ، دا به راسره وعده اوکړئ ځکه چې دا خبره بیا زمونږ نه دغه کیږی۔ زه ستاسو جی ډیر مشکور یم سپیکر صاحب! چې تاسو ما له دا موقع راکړه او دا به مې ریکویسټ وی چې انصاف اوشی چې انصاف په صحیح معنو باندې اوشی نو مونږ به وایو چې انصاف اوشو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه سپیکر صاحب، وړومبے خو به کوشش دا کوم چې صرف Specifically او د فګرز حوالې سره خبرې اوکړم ځکه چې ټول کال خو هسې هغه سیاسی تقریرونه کوؤ، په یو بل باندې خبرې هغې کوؤ نو چېSpecifically دا بجټ حوالې سره خبرې اوکړم۔ صرف یو خبره به کوم چې ممبر هر څه زیرو پرسنټ کړل، چې یره دا هم زیرو دا هم زیرو، زما خیال دے چې دا ځیزونه دومره Minus ته تلی وو چې هغې زیرو په دې کال کښې راغلل نو دا هم ډیر لوئے Achievement دے چې د Minus نه کم از کم مونږ زیرو ته خو راوستل۔ (تالیاں) د دې نه پس به ان شاء الله و تعالیٰ، د دې نه پس به بره ځی، هغه به ان شاء الله و تعالیٰ تاسو به هم دلته یئ، مونږ هم دلته یو نو زه یقین دلاوم چې ان شاء الله و تعالیٰ کارونه به مخکښې ځی۔ وړومبے خو زه د بجټ حوالې سره کوم چې په وړومبی ځل باندې

111 بلین، ټوټل ایجوکیشن سیکټر چې څومره دے ، ټوټل 111 بلین، په دیکښې هائر ایجوکیشن، په دیکښې ایلیمنټری او سیکنډری ایجوکیشن او په دیکښې ټیکنیکل ایجوکیشن او دا د بجټ ټوټل څه کم تقریباً 28 فیصد جوړیږی، ټوټل د بجټ Wrongly quote کیږی په میډیا کښې چې 80 ارب دے ، 80 ارب نه دے ، ټوټل 111 ارب دے۔ په دیکښې څه 95 بلین یو دے ، څه د هائر ایجوکیشن دے ، ټوټل زه تاسو ته صرف دغه ما یو شے کلیئر کولو۔ بل آنریبل ممبر صاحب، محمد علی شاه باچا خبره اوکړله چې یره دلته به Investors نه راځی او دلته به ډونرز نه راځی او د هغې د وجې به کیدے شی د ایجوکیشن سیکټرز دا کوم چې په Foreign grants باندې Dependent دی، د هغې د وجې به دا Suffer کیږی، نو زه یو خو د دې خبرې Clarification دوئ ته کوم چې دا کومې پیسې راځی ایجوکیشن سیکټرز ته، کوم چې په بجټ کښې Reflect کیږی، دا راځی As a budgetary support دا Budgetary support راځی، دا بجټ ته راشی، د هغې نه پس بیا دا خپل خپل ډیپارټمنټ ته ځی، د دې سره څه کار نشته چې Practically به څوک راځی یا به Foreigner راځی یا به انګریزان راځی یا به جرمنیان راځی او دوئ به دلته په سکولونو کښې کار کوی او سبا به هغوی ته اجازت ملاویږی، دا خبره نه ده، هغوی پیسې مونږ له راکړی او په بجټ کښې هغه پیسې لګی او هر یو سیکټر ته به خپل دغه ځی، نو په Investors کښې، په ډونرز کښې او په این جی اوز کښې فرق دے۔ نو دغه به ان شاء اللّٰه و تعالیٰ دغه وی او څه فرق به نه پریوځی۔ اول خو د اللّٰه کړی چې دا حالات هم ټهیک شی خو د دغې دوئ له زه دا یقین ورکوم چې دغې سره به هیڅ څه مسئله نه جوړیږی ان شاء اللّٰه و تعالیٰ۔ بیا بل د دغه حوالې سره خبره اوشوه چې کوم کوم کارونه زمونږ راروان کال د پاره Expected دی، په دیکښې وړومبی ځل زه وایم چې تاسو ته صرف زه یو Difference اوښایم چې په ایجوکیشن سیکټر کښې په اربونو روپئ لګی، په اربونو روپئ لګی، 60 ارب ،65 ارب روپئ، خلق وائی دلته دا دومره پیسې لګی خو په هغې کښې اصل دغه څه وی هغه Maximum جی سیلریز ته، تنخواه ته ځی چې څه کم دوه لاکھ خلق دی، ایک لاکھ 88 هزار خلق دی د ایجوکیشن ډیپارټمنټ نو هغوی خو به خا مخا تنخواه اخلی۔ اوس که

اربونو روپئ د هغوی تنخواه ته لاړې شی او مونږ دا Expect کوؤ چې یره په ډیکښې فرنیچر ولې رانغے، په ډیکښې کمپیوټر ولې جوړ نشو یا په ډیکښې دا دا چلونه ولې اونشو؟ هغه زیات Major portion چې کوم دے، هغه ځائې سیلریز ته، Non salaries budget چې به کوم وو، مونږ په وړومبی ځل باندې دا دومره Increase چرته نه دے شوے، دا څه تقریباً د 4 ارب روپو نه مونږ 8 ارب روپو ته دې ځل دا Non salary budget بوتلو او دا 92% increase دې ځل فرسټ ټائم په ډیکښې راغے، د دې اصل وجه څه ده؟ زه تاسو ته دا وایم چې سیلریز دا خو به خامخا، یو سړے سرکاری نوکر دے، هغه خو به تنخواه اخلی، فرق په دیکښې څه راځی چې هغه له تاسو دومره پیسې نه ورکوئ، یو سړی سره د کروړ روپو ګاډی دے خو هغه له تاسو زر روپئ د تیلو د پاره نه ورکوئ نو هغه به هغه ګاډے استعمالوی څنګه، هغه به په هغې کښې مخکښې څنګه ځی؟ نو دې پیرې له مونږ چې کوم دا ایجوکیشن سسټم دے، دا چې کوم آفسز دی، مونږ د دې د Revival کوشش کړے دے چې دا ایجوکیشن چې دا منیجرز دی، دا خلق دی چې دا سسټم Revive شی، نو د دې د پاره مونږ په بجټ کښې Non salary کښې کافی دغه ایښودې دی، ډی ای اوز آفسز چې دی، د ډی ای اوز آفسز کول پکار دی ځکه چې مونږ د یو سړی نه دا طمع کوؤ چې هغه ډسټرکټ ایجوکیشن افسر دے، هغه به پنځلس سوه، هغه به دوه زره سکولونه، Up to مطلب په زرګونو سکولونه هغه مانیټر کوی، د هغې دے هغه مینیجمنټ کوی او هغه له مونږ ګاډے نه ورکوؤ، هغه له مونږ تیل نه ورکوؤ، په 1992 کښې هغوی ته ګاډی ملاؤ شوی دی، د هغې نه پس هغوی ته هډو ګاډی نه دی ملاؤ شوی۔ نو مونږ دې پیرې له په بجټ کښې داسې Bifurcation کړے دے چې په وړومبی ځل باندې تیر ځل هم، زه صفا خبره کوم چې تیر ځل خو بجټ راغلے وو خو دومره کم ټائم وو، دومره کم ټائم وو چې په هغې کښې د ډیپارټمنټ خپل یا د حکومت خپل چې کوم Priorities وو، هغه حساب سره نه وو Follow شوی کوم چې پکار وو، تیار بجټ تقریباً څو ورځې وې، په هغې کښې مونږ دومره Changes یا دومره دغه نشو کولې نو هغه څیزونو مو کوشش کړے دے ان شاءاللّٰه تعالیٰ چې دې ځل پکښې هغه څیزونه Compensate شی۔ د دې نه پس د

Missing facilities د پاره چې کوم اکثر دلته یو شکایت راځي چې په فلانی سکول کښې فرنیچر نشته، فلانی سکول کښې دا نشته، د هغې د پاره مونږ دوه اربه روپۍ ایښودې دی، دوه اربه روپۍ، د فرنیچر زه تاسو ته لږ غوندې ډیټیل اووایم چې یو سکول جوړ شی، د هغې د پاره Furniture budget allocate شی، د هغې نه پس فرنیچر خو دوه څلور کاله پینځه کاله کښې به خراب شی، مات به شی، د هغې د پاره به پیسې نه وې په بجټ کښې، که لس کاله شل کاله دیرش کاله دا فرنیچر چې تاسو اوګورئ اکثر سکولونو کښې به نه وو نو دې پیرې له مونږ یو د Basic missing facilities د پاره دوه اربه روپۍ او د هغې نه علاوه دوه نیم اربه روپۍ چې د کوم فرنیچر Requirement اووه نیم اربه روپۍ دے، که ټوټل سکولونو ته مونږ فرنیچر Provide کوؤ، اووه نیم اربه روپۍ دی خو په دې فرسټ کال کښې د دې کال د پاره مونږ دوه نیم اربه روپۍ د فرنیچر د پاره ایښودې دی چې ان شاءالله تعالیٰ هغې سره به د فرنیچر چې کوم دا کمے دے، کافی حده پورې به په هغې کښې کمے راشی۔ د دې نه علاوه، نور خو روټین والا څیزونه دی چې هغه مخکښې به هم کیدل، اوس د هغې نه لږ سیوا کیږی، یو تاسو ته زه بل فرق ښایم جی چې تیر حکومت کوم کارونه شروع کړی وو، په هغې کښې بیشکه چې ښه کارونه هم وو ډیر، دا خو نشم وئیلې چې د هغوی هر کار غلط وو، چې کوم کارونه هغوی داسې شروع کړی وو چې هغې سره ډیپارټمنټ مطمئن وو، خلق مطمئن وو چې یره دا کارونه ټهیک طریقې سره روان دی او دې نه عوام ته Benefit کیږی، مونږ هغه کارونه ختم کړی نه دی، صرف د دې مخالفت د وجې چې دا تیر حکومت کړی وو نو مونږ هغه کارونه ختم کړل، مونږ هغه کارونه Continue اوساتل او هغه مو نور Expand کړل، د دې د پاره نه چې یره سیاسی مخالفت د پاره مونږ د هغوی کارونه، په هغې باندې که د هر چا نوم کیږی خو کم از کم چې عوام ته ترې فائده ملاؤیږی، مونږ هغه جاری اوساتل او نور هم Expand کړل۔ مونږ یو د ټیچر ټریننګ، مخکښې به بجټ کښې ډیر معمولی څه ټیچر ټریننګ به وو، پیسې به وې داسې څه Nominal budget به نه وو، صرف این جی اوز به پخپل طور باندې یو ډسټرکټ کښې لږ ټیچران Train کړل، بل ډسټرکټ کښې لږ ټیچران Train کړل، Proper mechanism نه وو،

Structured teacher training نه وو، مونږ دې پیرې فرسټ ټائم سټرکچر د هغې د پاره جوړ کړو چې ټیچر ټریننګ به په کوم طریقه باندې کیږي، ټیچرانو ته به څه ټریننګ ملاویږي؟ دا نه چې ډیپارټمنټ ته هډو پته نه وي یو ځائے کښې این جی او راغله او هغې لس ټیچران Train کړل او بل ځائې کښې این جی او راغله او هغې شل ټیچران Train کړل، دا Proper first time Structured training دے او د هغې نه پس به د هغې Assessment کیږي چې دې خلقو ته، دې ټیچرز ته ټریننګ ملاؤ شو چې دوئ په دې باندې د دې نه پس د دې فائده څه اوشوه؟ د هغې د پاره فرسټ ټائم مونږ 80 کروړ روپۍ د ټیچرز ټریننګ د پاره ایښودې دی چې کوم مخکښې بجټ کښې هیچرته هم دومره اماؤنټ نه وو کیښودلے شوے۔ د دې نه علاوه 760 سکولونه چې کوم زلزلې کښې تباه شوی وو، لس کاله اوشو چې په کوم یو کهاته کښې نه راتلل، دا 'ایرا' کښې دے او دا Non strategy دے او دا فلانے دے دا ډینګرے دے، مونږ 760 schools چې د هغې ډیر زیات لوئے بجټ دے، هغه فرسټ ټائم مونږ په بجټ کښې راوستل او د هغې 760 سکولونو چې کوم په هزاره کښې او نورو ځایونو کښې تباه شوی وو، د زلزلې نه لس کاله مخکښې د هغې به ان شاءالله تعالیٰ تعمیر شروع کیږي، دغه 760 سکولونه به جوړیږی ان شاءالله تعالیٰ۔ *(تالیاں)* مخکښې پته نه لګی څوک وائی دا د'ایرا' کار دے او څوک وائی دا'پیرا' کار دے او څوک وائی صوبائی حکومت دے او څوک وائی وفاقی حکومت دے او هغه ماشومان غریبانان په زمکه باندې به ناست وو او اکثر به په اخبار کښې، په ټی وی کښې تصویر هم راغے، بهرحال هر څه دغه چې شوی وو خو د هغې د پاره مونږ دې پیرې بجټ ایښودے دے۔ دې نه علاوه مونږ د سزا او د جزا چې کوم یو Concept دے، که په سرکاری ادارو کښې تاسو دا شے نوټ کړے وی چې که څوک ښه کار کوی او که څوک خراب کار کوی، څه دومره ډیر تپوس د چا نه نه کیږي، بس دغه شان ټائم وی چې پوره شی، ترقی اوشی، چې ټائم ئے پوره شی دغه ئے اوشی، ګریډ ئے بدل شی۔ مونږ فرسټ ټائم د ټیچرز د پاره، Specifically د پرنسپلز د پاره Good performing teachers, good performing principals چې کوم خلق ښه کار کوی، د هغوی د Encouragement د پاره، د هغوی د

Motivation د پاره پينځه کروړه روپئ Cash incentive په طور باندې مونږ ايښودې دی، مونږ وايو چې نور خلق Encourage شی چې کوم خلق صحيح کار کوی چې هغوی ته د فرق خو پته لګی چې بهئ زما دا محنت، زما دا کار Appreciate کيږی. د هغې د پاره مونږ پينځه کروړه روپئ فرسټ ټائم Incentive دا ايښودے دے، د هغې د پاره ميکنزم جوړوؤ او ان شاءالله تعالیٰ هغوی ته به هغه دغه ملاويږی. د هغې سره سره هميشه د پاره چې کوم ځائې کښې Responsibility, authority پوچھ ګچ هم پکار دے، مانيټرنګ پکار دے، فرسټ ټائم په سوؤنو ټيچرانو خلاف، په سوونو ټيچران خلاف، ساړهې چھ سو، ما چې آخری فګر کتلے وو ساړهې چھ سو ټيچرز، د هغې نه پس نور هم شوی دی، د هغوی خلاف ډسپلنری ايکشن، Termination، سيلری سټاپ کول، چې کوم خلق ډيوټئ له نه ځی، کوم خلق نور داسې Activities کښې Involve وی، د هغوی خلاف مونږ فرسټ ټائم، د دوه ډی ای اوز خلاف او دا به Continue وی. زه دا ګارنټی ورکوم ان شاءالله تعالیٰ چې کوم خلق ښه کار کوی، هغوی ته به Appreciation ملاويږی، زما د ډيپارټمنټ، خپل ډيپارټمنټ او چې کوم خلق غلط کار کوی، هغوی ته به ان شاءالله تعالیٰ سزا ملاويږی او ديکښې زه تاسو ټولو ته وايم، په ديکښې به زما ملګرتيا کوئ، په ديکښې چې کوم ځائې کښې تاسو ته غلط کار ښکاری، په سياسی مخالفت باندې نه چې يره دې سړی ما له ووټ راکړے دے، ماله ئے نه دے راکړے، ده په اليکشن کښې فلانی له جلسه کړې وه، ده ډينګری له جلسه کړې وه، په دغه بنياد باندې نه، که حقيقت کښې يو سړے غلط کار کوی، که زما د ډيپارټمنټ وی، ماته به وايئ، ان شاءالله تعالیٰ د هغه خلاف به پوره ډسپلنری ايکشن اخستلې کيږی. دې نه علاوه مونږ يو خصوصی بجټ ايښودے دے، د آئی ټی، د آئی سی ټی د Introduction د پاره چې کوم کښې پينځه داسې څيزونه دی چې هغه Under consideration دی او په هغې باندې به هم مونږ عنقريب، دا په ايجوکيشن ډيپارټمنټ کښې دوئ اووئيل چې يره Lapse شو نو يو خو چونکه هر چا ته پته ده، د هغه Consultants د وجې، د هغې د وجې هغه پراسيس دومره اوږد شو، د هغې د وجې هغه کنسټرکشن څه ليټ شو خو څه داسې څيزونه دی چې هغه مونږ دا ګنړل، لکه اوس

مثال په طور باندې یو ارب روپۍ پکښې ایخودلې شوې وې په بجټ کښې چې یره ماشومانو ته مونږ دا ټیبلټ ورکړو، دا ټیبلټ نو ډیپارټمنټ خپل دا سوچ اوکړو چې یره ډیرې زیاتې پیسې دی، ډیرې زیاتې پیسې دی، یو ارب روپۍ دی، که دا مونږ یو Individual basis باندې ورکړو چې هغه دې ماشوم ته صرف ټیبلټ ملاؤ شی او هغه دے کور ته لاړ شی، د هغې استعمال، د هغې دغه، نو هغه پیسې مونږ Utilize نه کړې، مونږ وئیل هغه به په بل څه داسې شی کښې Utilize کړو چې د هغې د وجې کلاس روم ته Benefit ملاؤیږی، یواځې یو ماشوم ته نه، چې کلاس روم ته د هغې Benefit ملاؤ شی۔ د هغې څه پینځه مختلف مونږ سره Alternatives دی، د هغې د پاره مونږ 760 ملین روپۍ ایښودې دی، په هغې کښې د Blended learning system هم دے، په هغې کښېInteractive White Boards هم دی، په هغې کښې نور مختلف داسې، آئی ټی سیکټر چې په کوم کښېInvolve دے او هغه به مونږ دې خل ان شاءاللّٰه تعالیٰ، هغه لا فائنل شوی نه دی، د هغې د پاره اماؤنټ ایښود ے دے، هغه به د دې د پاره استعمالوؤ۔ نور هم داسې دغه شته، مختلف قسم له کارونه دی خو Basic خبره زه تاسو ته دا وایم چې ان شاءاللّٰه دا مې یقین دے او دا مې امید دے چې بالکل د Sincerity سره، په دیکښې دغه نه کوؤ، لکه په دیکښې سیاست نه کوؤ۔ زه همیشه د پاره دا وایم چې سیاست د پاره نور بلها ځایونه دی، نور بلها ځایونه دی، چوک هم شته، جلسه هم شته او جلوس هم شته خو د ایجوکیشن سیکټر کم از کم دا دے چې Sincerely مونږ دا ګنړو چې که په دیکښې فرق راغے نو ان شاءاللّٰه تعالیٰ، ټهیک ده زمونږ نه به کوتاهئ هم شوې وی، مونږ هم دا منو چې زه بطور منسټر یا ایجوکیشن منسټر یا بطور حکومت کیدے شی چې مونږ سره دومره تجربه نه وه یا د ډیپارټمنټ یا د بجټ په جوړولو کښې مونږ دومره دغه نه وو خو اوس چونکه کال تیر شو، چې کوم زمونږ نه غلطئ شوې دی، تاسو به هم راله Guidance راکوئ نو ان شاءاللّٰه امید ساتو، د کافی حده پورې به ان شاءاللّٰه بهتری راځی، دا زه تاسو له یقین دلاووم۔ یوه خبره بله، ښه وه شاه فرمان صاحب راته رایاده کړه چې کوم سکولونو کښې دا Basic facilities دی، Missing facilities دی، د هغې د پاره ګورنمنټ سائډ باندې

چې کوم مونږ بجټ ایښودے دے ، د هغې د پاره کوشش کوؤ ، محنت کوؤ چې یره د دې سکولونو دا سټینډرډ د ښه شی ، د سرکاری سکول د پرائیویټ دا فرق د کم سے کم شی۔ یو مونږ تعمیر سکول پروګرام شروع کړو او هغه تعمیر سکول پروګرام ان شاءالله تعالیٰ هغه شروع شو ، په هغې کښې به د Basic missing facilities چې کوم دی، هغه به پکښې پوره کیږی۔ چې کوم داسې Individuals دی، په پاکستان کښې، د پاکستان نه بهر ځکه چې دا مسئله دومره لویه ده، دا صرف د حکومت په دغه باندې نه کیږی، دیکښې به مونږ د بهر ډونرز هم دغه کوؤ، د هغې هم یو Transparent System شروع کړے دے ، د هغې مانټیرنګ به کیږی، چې کوم خلق په دنیا کښې هر ځائې کښې ناست دی، هغوی چې په خپله خوښه باندې څه Donate کول غواړی، هغه زمونږ ښه Transparent طریقه ده، ټول د هغې ویب سائټ کتلے شئ، نو ان شاءالله تعالیٰ خپل کوشش دا دے چې د ډونرز نه، د ګورنمنټ خپلې چې کومې پیسې دی، د بهر ملکونو نه چې کومې پیسې راځی، د Fill in Therapist په حیثیت کښې نو د هغې د پاره، بل یو چې کوم Main خبره وه د یکساں نظام تعلیم، نو دا به یو دغه راتلو چې یره اردو میډیم دے ، انګلش میډیم دے ، دا میډیم دے ، هغه میډیم دے ، د هغې د پاره مونږ Medium of instructions یو کړو۔ چونکه مونږ دا ګڼړو چې زمونږ د خپلې د مورنئ ژبې د Regional languages هر چا ته د هغې خپل اهمیت خپل یو دغه معلوم دے ، د هغې نه انکار نه کوؤ خو مونږ صرف دا وایو چېAs language پښتو، سرائیکی، دلته چې څومره ژبې وئیلې کیږی په صوبه کښې، د هغې خپل یو اهمیت دے ، د هغې د پاره هم کار شروع دے خو Medium of instructions هغه مونږ یو کړو چې کوم په هغې باندې زیات تر غریبانان خلق، حقیقت دے سپیکر صاحب! زیات تر غریبانان خلق هغې باندې ډیر زیات خوشحاله دی چې هغوی دا وائی چې زمونږ بچو ته د هم کم از کم داسې Medium of instructions ملاؤ شی چې د هغې پرائیویټ سکولونو ته د هغوی وس نه کیږی خو هغوی وائی چې یره زمونږ بچی هم سبا له چې یو ځائې ته ځی چې هغوی ته دا احساس نه کیږی چې یره مونږ ته چونکه یو ژبه صحیح نه ده ښودلې شوې یا زمونږ هغه Medium of instructions ، که ISSB ته ځی، که هغه هر یو

د غه ته ځی، که CSS کوی نو د غه Medium of instructions هم مونږ یو کړو او اوس راروان وخت کښې په دې کال کښې خو چونکه دا ډیپارټمنټ ډیر لوئے دے، سټیک هولډرز ډیر زیات دی، ماشومان ډیر زیات دی، د هغوی Parents دی، مونږ دا کوشش کوؤ ان شاءالله تعالیٰ دې کال کښې چې مونږBooks چې کوم دی چې د سرکاری سکول او د پرائیویټ سکول مونږ Approved books کړو چې صرف هغه Approved books وی، که هغه پرائیویټ سکول دے، که هغې ګران دے که هغه ارزان دے خو چې صرف Approved books د هغې د پاره، مونږ د هغوی سره لګیا یو، پرائیویټ سکولونو سره هم مونږ یو سسټم روان کړے دے چې ټول په هغې باندې Agree شو، صرف په زوره نه کیږی یا په قانون باندې نه کیږی چې تاسو به دا چل کوئ۔ د لکھونو خلقو Involvement دے پکښې، د هغې د پاره Medium of instructions یو شو او اوس به ان شاءالله تعالیٰ زمونږ دا کوشش دے چې راروان کال کښې مونږ دا کتابونه هم کم از کم یو Set approved books وی او چې هغه ټول دغه کښې ښودلے کیږی۔ نور باقی به هم ان شاءالله تعالیٰ چې دا ګارنټی ورله بیا ورکوم چې Sincerely چې څه درته ښکاری په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې، که زما خپل ډیپارټمنټ دے، که ما ته پکښې څه غلطی وی، زما دغه کښې غلطی وی، هغه به راته وایئ، Collectively effort دے ځکه که دا معاشره ټهیک کوؤ نو هغې وړومبے بنیاد تعلیم دے، که تعلیم ټهیک شو نو ان شاءالله تعالیٰ دا هر څه به ټهیک شی۔ ډیره ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

جناب سپیکر: جناب سلطان خان۔

جناب سلطان محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب! چې دې بجټ ډیبیټ کښې مو ما له موقع راکړه چې زه حصه واخلم۔ سپیکر صاحب! زما نه مخکښې د اپوزیشن بنچز نه او بیا د ټریژری بنچز نه هم تقریرونه اوشول، ښه تقریرونه اوشول او د ټولو نه خو زما په خیال مبارکباد مستحق فنانس منسټر صاحب دے چې ډیر ښه تقریر ئے اوکړو او ښه تقریر زه ځکه وایم چې څنګه جعفرشاه صاحب کوم فګرز ورکړل نو په داسې حالاتو کښې زما په خیال چې یو ښه مخ مخې ته راوستل او د صوبې خلقو له یو خوږه ګولئ ورکول چې په هغې

کښې د ننه تراخه دارو پراته وی نو زما په خیال د دغې مبارکباد مستحق دے زمونږ فنانس منسټر صاحب، دغه زما په خیال چې مونږ ټول ورله مبارکباد ورکړو۔ سپیکر صاحب، دا داسې بجټ راغے چې زمونږ د صوبې حالات هرچا ته پته ده او بیا په دې ایوان کښې چې کوم معزز ایم پی ایز صاحبان ناست دی، زمونږ خلقو سره، عوامو سره زمونږ رشته ده او مونږ زیات خبر یو چې په دې صوبه کښې څه حالات روان دی؟ په داسې سختو حالاتو کښې په دې بجټ کښې هغه Steps propose شوی دی چې د دې د صوبې د عوامو سره یو زیاتے دے او د صوبې چې کوم هغه خلق دی چې هغوی Already د دې حالاتو د لاسه تنګ راغلی دی او د دې نه خلق هجرت کوی لګیا دی، د دې صوبې خیبرپختونخوا نه، نو دا بجټ پرې د پاسه یو داسې زه به ورته دا اووایم چې یو داسې آفت پرې د پاسه بل راغے چې زما په خیال چې اوس خو به د دې نه پس په دې صوبه کښې چې څومره خلق دی نو د هغوی که څه طمع وه نو هغه هم ختمه شوه۔ سپیکرصاحب، ټیکس اړخ ته به زه راشم چې کوم Taxes impose شوی دی یا په کوم ټیکس ریټس کښې کوم ردوبدل شوے دے، زه دلته کښې د دې معزز ایوان په توسط، ستاسو په توسط باندې دحکومت نه دا سوال کول غواړم چې دا کوم نوی ټیکسز اولګیدل او داکوم نوی ټیکس ریټس زیات شونوآیا په دې باندې څه ریسرچ شوے دے؟ چې په کوموسیکټرو باندې ټیکس لګیدلے دے نو د هغې چې کوم سټک هولډرز دی نو هغوی حکومت په Confidence کښې اخستے دے، هغوی سره صلاح مشوره شوې ده، آیا حکومت ته دا پته لګی چې زه دا ټیکس ریټ زیاتوم یا زه یو نوے ټیکس لګوم نو د دې نه به ما ته څومره فائده حاصلیږی او څومره به زه نقصان کوم؟ داسې څه سټډی، داسې څه ریسرچ مونږ په بجټ تقریر کښې مونږ وانوریدو چې ټیکس لګولو نه مخکښې داسې قسمه څه ریسرچ شوے وی۔ سپیکرصاحب، ایګریکلچرل انکم ټیکس کښې اضافه شوه او څنګه چې زما نه مخکښې دا اووئیلی شو چې د دې صوبې بلکه بجټ تقریر حصه ده دا چې د دې صوبې 70 نه واخله 80% خلق هغه Directly یا Indirectly ایګریکلچر سره د هغوی تړون دے۔ سپیکرصاحب، دې حکومت څومره زمیندارانوسره میټنګز کړی دی، څومره زمینداران ئے راغونډ کړی دی، څومره

زمیندارانو نه ئے رائې اخستې ده چې زه دا ټیکس زیاتوم ستاسو په دې باندې
څه رائې ده او دې سره سره چې ټیکس په ما باندې زیاتیږی په زمیندار باندې نو
سپیکرصاحب! د هغې په مقابله کښې Incentive څه ورکوی لګیادی په دې
بجټ کښې دې ته هم کتل پکار دی چې یو اړخ ته په زمیندار باندې ټیکس
زیاتیږی، بل اړخ ته هغه له څه Incentive ورکوی لګیادی؟ هیڅ داسې څه
Incentive مونږ او نه لیدو په دې بجټ کښې چې هغه د زمیندار د پاره اناؤنس
شوے وے۔ د هغې د پاسه سپیکرصاحب! یو زیاتے دا اوشو چې په وړومبی ځل
زما په خیال دا به زمونږ په دې ملک په تاریخ کښې او کیدے شی زه نور ریسرچ
پرې ما نه دے کړے چې په دنیا کښې داسې څه Precedent شته دے چې په رورل
ایریاز کښې چې کوم Far flung areas دی او Rural areas دی او هغه کلی
دی، هغې باندې دی یا میرې دی، په هغې کښې هم Urban immoveable
property tax چې کوم دے نو دا کارنامه زمونږ دې حکومت چې کوم وائی
چې مونږ انصاف کوؤ او مونږ تبدیلی راولو نو دا تبدیلی راغله چې اوس به په
بانډو کښې او په میرو کښې او په وړو کلو کښې هم خلق په پراپرټی باندې ټیکس
ورکوی، دا څنګه انصاف دے او دا څنګه Change دے سپیکرصاحب؟
سپیکرصاحب، نور چې کوم ټیکسز زیات شوی دی، په سټیمپ ډیوټئ باندې
ډیوټی زیاته شوې ده، بل په Educational Institutions باندې چې کوم ټیکس
اولګیدو سپیکرصاحب! زه دا سوال کوم چې دا ټیکس ورکولو والا
Educational Institutes هغوی به دا ټیکس چې زیاتی کوم په هغوی راغے، دا
به د چا نه اوباسی، دا به هم د دې صوبې د بچو نه، د هغوی فیسونو به زیاتیږی،
نو کومه ایجوکیشن ایمرجنسی چې دې حکومت اناؤنس کړې وه نو د هغې نن
نتیجه مونږ ته دا راغله چې پرائیویټ انسټی ټیوشنز یو ښه کردار ادا کوی، په
هغوی باندې نور ټیکس اولګیدو، هغه ټیکس به د سکول په فیسونو کښې راځی،
زما په خیال دا خو د ایجوکیشن د پاره یوغټه دهکه ده ځان له۔ په فیکټریانو
باندې او بیا په وړو چې کوم انډسټریل یونټس دی، په هغې باندې زیاتی ټیکس
اولګیدو چې دلسو نه پورې کوم هغې کښې ملازمین وی سپیکر صاحب! په دې
صوبه کښې خو چې څه انډسټری وه نو هغه هسې هم بنده پرته ده، خلق لګیادی

خپل بزنسونه شفټ کوی نورو صوبو ته چې په دې حالاتو کېنې په Small and Medium Enterprises باندې کوم ټيکس اولګيدو، هغه هم په هغه ټيکس نيټ کښې، زياتی ټيکس کېنې دوئ راوستل نو سپيکرصاحب! چې کوم باقی مانده يو څو انډسټرئ پاتې وې، دې سره خو به هغه انډسټرئ هم د دې صوبې نه لاړې شی۔ کوم چې په ډاکټرز باندې سپيکرصاحب! کوم ټيکس اولګيدو، په دې باندې داسې څه ريسرچ شوے دے چې د دې فائده يا نقصان به کوم اړخ ته وی؟ چې کوم مريضان هلته کېنې راځی، بيا چې کوم Diagnostics facilities دی، کومې ليبارټرئ دی، په هغې باندې چې کوم ټيکس لګيدلے دے نوآخرنے نقصان به چا ته وی؟ هم دغه غريبو عوامو ته به وی، هغوی چې هلته ايکسرے له ځی يا Diagnostic facility استعمالوی يا ډاکټران چې کوم هغوی له ورځی نو هغوی باندې به دا راځی۔ سپيکرصاحب، زه به خپل تقرير شارټ ساتم، په ايجوکيشن باندې عاطف خان خبره اوکړه مونږ واوريده او پکار هم ده چې مونږ واورو چې دټريژری په دې باندې څه رائې ده؟ خو سپيکرصاحب! 3.4% Increase شوے دے په دې بجټ کېنې په ايجوکيشن باندې سپيکرصاحب، دوئ په 3.4% يو دومره کم Ratio ده، يودومره کم Increase دے چې په دې باندې ايجوکيشن ايمرجنسی راوستل دا څه ناممکنه شان خبره ده۔ بل Foreign assistance چې کوم په دې بجټ کېنې دے سپيکرصاحب، نو هغه 28% of ADPچې کوم ده نو دا Foreign assistance دے۔ دلته زه په دې باندې زما څه اعتراض نشته دےچې Foreign assistance ولې دے؟ مونږ په يو Global village کېنې اوسيږو، خامخا مونږ به پوره دنيا سره چليږو خو سپيکرصاحب! زه بيا دا خواست کوم ټريژری ته او دې کويليشن حکومت ته چې تاسو بار بار دا دعوې کولې چې مونږ Foreign assistance نه اخلو او ستاسو په بجټ کېنې28% چې کوم دے، هغهForeign assistance related دے نو سپيکرصاحب! بيا دا دوغلاپن چې کوم دے ،دا د بيا ختم کړی، دا خبره بيا نه ده پکار چې مونږ Foreign assistance نه اخلو۔ سپيکرصاحب، چې کوم د تنخواګانو اضافه اوشوه نو مونږ اوکتل چې فيډرل بجټ راغے، هغې کېنې 10% increase اوشو نو په کويليشن ګورنمنټ کېنې ناست د پارټو مشرانو په

هغې باندې احتجاج اوکړو او اوئے وئیل چې دا پکارد ے چې %30 شوې وه چې دلته په دې صوبه کښې دوئ ته حکومت ملاؤ شوے دے او دوئ ته دا موقع ملاؤ شوې وه چې دوئ دا Increase اوکړی، سپیکرصاحب! په هغې باندې هیڅ عمل درآمد اونشو۔ په اے ډی پی باندې به سپیکرصاحب! زه څه خبره اوکړم، ټولو ممبرانو اوکړې، مونږ ولې د دې صوبې اوسیدونکی نه یو، مونږله د دې صوبې خلقو ووټ نه دے راکړے، زمونږ دا حلقې، زمونږ دا ضلعې چې کومې دی سپیکرصاحب! دا د دې صوبې سره تعلق نه ساتی؟ دا یو Discrimination دے سپیکرصاحب! او زه آن دی فلور آف دی هاؤس دلته هم Protest کوم او زه به په هر ځائې کښې دا Protest کوم او که مونږ ته هره موقع ملاویږی ان شاءالله د خپلو خلقو د پاره به مونږ د هغوې د حقوقو د پاره به جنګ کوؤ، دا Discrimination مونږ ته نامنظور دے، دا مونږ نه منو چې دا فنډونه درې ضلعو ته تلی دی، نورې ټولې ضلعې چې کوم دی، هغوې ته فنډ نه دے ورغلے۔ سپیکرصاحب، په ماحولیاتو باندې د دې ګورنمنټ یو فوکس وو، څه په دې بجټ کښې څه داسې Steps اناؤنس شوی دی چې په هغې کښې به ماحولیاتو اړخ ته Billions trees، سونامی یو خبره پکښې اوشوه، یو خو زه دا ریکویسټ کوم چې هرې خبرې د پاره د سونامی دا لفظ مه استعمالوئ، سونامی خو یو داسې سیلاب او آفت وی چې هغه راشی چې څه وی نو هغه هر څه ویران ویجاړکړی او بیا واپس لاړشی، نودغه لفظ چې مونږبه Billion tree سونامی راولو،اوس زما په خیال چې دا باقی پاتې ونې چې په دې صوبه کښې دی، دا به په دې سونامی باندې ختموی لګیادی۔ سپیکرصاحب! زه به خپلې خبرې راغونډوم خو زه به دومره اووایم چې یو Step اناؤنس شو چې په نتهیاګلئ کښې یو جیل جوړیږی لګیادے په دې بجټ کښې، نو اوس ما ته دا پته نه لګی چې د کویلیشن حکومت څه ارادې دی او دوئ څه کول غواړی چې د ځان د پاره بیا په نتهیاګلئ کښې یو داسې ځائې جوړوی چې بیا به پکښې بنه په قلاره هغې کښې بیا دوئ پاتې کیږی۔ (تالیاں) دا اوس زه نه یم خبر، د دې وضاحت دهم اوشی چې په دې داسې Hill Station کښې کوم جیل جوړیږی، د دې څه مقصد دے؟ سپیکرصاحب، یو کال تیر شو او عاطف خان خو شکر دے بنه خبره

ئے اوکړه، پخپله ئے اومنل چې مونږ زیرو پرسنټ باندې پاتې شو، په خپل تقریر کښې ئے داخبره ایډمټ کړله، سپیکرصاحب! دوئ په یو کال کښې چل ایزده کړو، په دویم کال کښې به اوس دوئ نوره تجربه حاصلوی، په دریم کال کښې به بیا راویښیږی، په دغه کښې به بیا Election year ته مونږ واوړوی نو سپیکرصاحب! زما دا ریکویسټ دے چې د دې صوبې نه تجربه ګاه مه جوړوئ، تاسو خو دا وئیلی وو چې مونږ به په 90 days کښې دا ټول Change راولو، مونږ سره خو ټول Plans او ټول هر څه مونږ سره تیار پراته دی، نن تاسو وایئ چې زمونږ تجربه نه وه او مونږ سره چې کوم دے مونږ به لا چل ایزده کوؤ، په مونږ د چل نه ایزده کوی سپیکرصاحب! دا صوبه ډیره زیاته پسمانده ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سلطان محمد خان: اخیرنئ خبره سپیکرصاحب! دغه کوم چې د دې دهرنو نه، د دې Protest نه، د دې هر څه نه به اوس بهر ته، زه ریکویسټ کوم ټریژری ته او حکومت ته، اوس تاسو په حکومت کښې یئ، په یو صوبه کښې د دې صوبې د عوامو چې کوم هغه حقوق دی او کوم د دې صوبې د عوامو خدمت دے، د دې موقع درله الله تعالیٰ درکړې ده، که تاسو د دې دهرنونه بهر ته راوتلئ، د دې صوبې د پاره مو کار شروع کړو، مونږ ټول به درسره یو، بیا خو داسې نه چې صرف دهرنې به وی او دا صوبه به شاته پاتې شی۔ ډیره مهربانی جی۔

(ظہر کی اذان)

جناب سپیکر: جناب رشاد خان! آپ کی چٹ مجھے پہنچی ہے، (مداخلت) نہیں ہے؟ اچھا، صاحبزادہ، میں یہ کہتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کا بھی کوئی بولے نا، تو میاں ضیاءالرحمان صاحب۔

میاں ضیاءالرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظلمین۔سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ بہت شکریہ آنریبل سپیکر صاحب! کہ آپ نے مجھے بجٹ 15-2014 پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہمارا بجٹ ہے، صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہے اور صرف اعداد و شمار کی بھول بھلیاں ہیں اور اس سے زیادہ انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑھ رہا ہے کہ اس سے زیادہ ہمارا یہ جو بجٹ ہے، اس کی حیثیت کوئی بھی نہیں ہے اور ایک سال جو گزرا تو

اس میں جو پچھلا بجٹ تھا، حالانکہ بڑے اتفاق رائے کے ساتھ اس کو پاس کیا گیا تھا، صوبے کے مفاد میں اور ایک اچھی سوچ کے ساتھ اور متفقہ اور متحدہ طور پر جتنی بھی جماعتیں تھیں، انہوں نے اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کو پاس کیا تھا لیکن آج انتہائی افسوس کے ساتھ میں کہہ رہا ہوں اور ایک سال کی جو ہماری کارکردگی ہے، حکومت کی اور اسی طرح صوبائی اسمبلی کی بھی جو کارکردگی ہے تو بحثیت عوامی نمائندوں کے ہم پر عوام نے بہت بڑا اعتماد کرکے ہمیں اس اسمبلی میں بھیجا ہے تو سب سے پہلے میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ جو دو دو کروڑ روپے ہمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں فنڈ دیا گیا تھا اور جناب سپیکر، اس مقدس ایوان میں ایک قرارداد پیش کی گئی تھی کہ جس طرح ماضی میں یہ فنڈ پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعے لگایا جاتا تھا اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ مقامی لوگ جو ہیں، ان کی مکمل اس میں شمولیت ہو جاتی تھی اور ان کے اکاؤنٹ میں پیسے آتے تھے اور وہ اس کو استعمال کرتے تھے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے عوام کیلئے ایک انتہائی اچھی سوچ، اس میں ہمارے اس ایوان کی جتنی بھی جماعتیں تھیں، پارلیمانی لیڈر صاحبان اور اس کے بعد پوری جماعتیں اور حکومتی جو جماعتیں ہیں، انہوں نے بھی متفقہ طور پر اس قرارداد کی حمایت کی تھی اور اس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس کیا گیا تھا کہ پراجیکٹ کمیٹیوں کا جو قیام ہے، عمل میں لایا جانا چاہیے اور یہ صوبے کے عوام کیلئے انتہائی مفید ہے اور جناب سپیکر، میں دعوے سے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر یہ پراجیکٹ کمیٹیاں ہوتیں تو ہمیں جو دو کروڑ روپے دیئے گئے تھے، اللہ کے فضل و کرم سے پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعہ ان دو کروڑ روپوں میں ہم 10 کروڑ روپے کا کام کرتے لیکن وہ قرارداد جو ہے، اس کو اسی طرح تاخیر میں رکھا گیا، التواء میں رکھا گیا اور اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عوام کی انتہائی خون پسینے کی جو کمائی تھی اور جو دو کروڑ روپیہ تھا، وہ ٹھیکیداروں کی نذر ہو گیا اور وہ سارا برباد ہو گیا اور میں آج یہ بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر 10 کروڑ روپے ہوتے اور ٹھیکیداری نظام کے ذریعے انکو لگایا جاتا تو ایسا کام نہیں ہو سکتا تھا جیسا ان دو کروڑ روپوں میں پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعے سے کام مکمل ہو جاتا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی دکھ کی بات ہے، انتہائی افسوس کی بات ہے کہ وہ صوبے کے عوام کی امانت اور ان کے خون پسینے کی کمائی سے جو وہ ترقیاتی بجٹ کا حصہ تھا، وہ ضائع ہو گیا اور میں آئندہ کیلئے بھی یہ کہتا ہوں اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہیں اور پوری کابینہ یہاں پر موجود ہے تو میں آپ سے یہ

اپیل کرتا ہوں، حکومت سے یہ میری اپیل ہے کہ خدارا ان پراجیکٹ کمیٹیوں کو جلد سے جلد بحال کیا جائے اور آئندہ جو بھی کوئی کام ہو، وہ پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعہ سے کروایا جائے۔ اس کے بعد میں تعلیمی ایمر جنسی کی بات کرونگا، جناب سپیکر! میں نے پچھلے سال کی بجٹ تقریر میں بھی یہ بات کی تھی کہ حکومت نے جو تعلیمی ایمر جنسی لگائی ہے، یہ انتہائی خوش آئند ہے اور تقریباً پورے ایوان نے اور تمام معزز ممبران نے اس کا خیر مقدم کیا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حقیقت میں اس ایمر جنسی کا کوئی وجود نظر نہیں آیا بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح نارمل حالات میں کوئی اقدامات کئے جاتے ہیں، ایمر جنسی ضرور کہا گیا، ایمر جنسی لگانے کا ضرور کہا گیا لیکن اس پر کوئی نارمل حالات کے مطابق بھی کام نہیں کیا گیا اور آج جو ہمارے محکمہ تعلیم کی حالت زار ہے، وہ قابل رحم ہے اور میں یہ اپیل کرتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب سے میں اپیل کرتا ہوں آپ کی وساطت سے اور جو ہمارے آنریبل منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ جن کے ذاتی اور اجتماعی کردار کا اگر میں ذکر نہ کروں تو میرے خیال میں یہ بھی زیادتی ہوگی اور انتہائی اخلاص کے ساتھ اور انتہائی فرض شناسی کے ساتھ وہ کام کر رہے ہیں اور ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ انہیں ان کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے اور ہمارا بھرپور تعاون ان کے ساتھ ہے لیکن جس طرح ماضی کی حکومتوں میں کم از کم پانچ سکول دیئے جاتے تھے، چاہے ہائی سکول تھے، چاہے مڈل سکول تھے اور اسی طرح پرائمری سکول تھے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ ضرور ایمر جنسی لگائیں اور یہ بات خوش آئند ہے اور قابل تحسین ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کیلئے اقدامات بھی نظر آنے چاہئیں۔ جناب سپیکر، میرا تعلق پی کے۔54 مانسہرہ۔II سے ہے اور میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر 2005 کے زلزلہ میں، 8 اکتوبر 2005 کے زلزلہ میں قیام پاکستان کے بعد جتنا بھی انتظامی ڈھانچہ یا انفراسٹرکچر وجود میں آیا تھا تو 8 اکتوبر 2005 کے زلزلہ میں وہ سب کچھ ملیا میٹ ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ بیس سے چوبیس ہزار تک قیمتی انسانی جانیں اس المیہ میں ضائع ہوئیں، اس آزمائش میں ضائع ہوئیں اور اس کے بعد انتہائی افسوس کی بات ہے، میں محکمہ تعلیم کے حوالے سے بات کرونگا کہ چونکہ وہ زلزلہ کا مرکز تھا اور اس کے نام پر میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑے اعداد و شمار کے ساتھ چاہے وہ Aid تھی یا اس کے علاوہ قرضوں کی شکل میں، 'ایرا' کو زلزلہ کے حوالے سے وہ فنڈز دیئے گئے لیکن جناب سپیکر اور آنریبل

ایجوکیشن منسٹر صاحب! انتہائی افسوس کی بات ہے کہ آج بھی جو میرے معصوم بچے ہیں، اور آپ کو پتہ ہے وادیٔ کاغان انتہائی سرد علاقہ ہے تو اس علاقے میں آج بھی وہ معصوم بچے کھلے آسمان تلے پڑھ رہے ہیں تو ان حالات میں وہ کیا پڑھیں گے؟ آپ بخوبی اس کا اندازہ کر سکتے ہیں، ہم سب بچوں والے ہیں، ہمارے بچے ہیں، ہمیں ذرا سوچنا چاہیے کہ آیا یہ قوم کے بچے نہیں ہیں؟ اور جس طرح ہمارے بچے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ بھی ہمارے بچے ہیں تو انکی حالت زار پر آخر کون رحم کرے گا؟ آج بھی تحصیل بالاکوٹ کے سینکڑوں پرائمری سکول، مڈل سکول، ہائی سکول، چاہے وہ بچیوں کے ہیں یا وہ بچوں کے ہیں، وہ آپ کی انتہائی توجہ کے مستحق ہیں، وہ بچے اور وہ سارے سکول جو ہیں، ابھی تک تعمیر نہیں ہو سکے ہیں اور وہ میرے بچے اور اس وطن کے بچے، اس ملت کے بچے ہیں اور وہ کھلے آسمان تلے بیٹھ کے پڑھ رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں جی کہ باقی حضرات اپنے حلقوں کا رونا رو رہے ہیں تو میری حالت کو بھی ذرا سوچیں اور پی کے۔54 کے مظلوم لوگوں کی حالت پر بھی اس ایوان کو غور کرنا چاہیے جہاں پر نہ ایک مکان بچ سکا، جہاں پر نہ ایک سکول بچ سکا، جہاں پر کوئی ہسپتال نہیں بچ سکا اور مجھے شہرام خان ترکئی صاحب نے ہسپتال کی خوشخبری سنائی تھی کہ اس بجٹ میں ان شاءاللہ ہسپتال کیلئے پیسے رکھے جائیں گے تو جناب سپیکر! پی کے 54 بالاکوٹ II، تحصیل بالا کوٹ کی دس یونین کونسل پر مشتمل ہے اور انتہائی افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ زلزلے کو تقریباً نو سال ہو گئے ہیں اور آج تک وہاں پر کوئی ہسپتال موجود نہیں ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ اتنے سنگین حادثات وہاں پر ہوئے ہیں تو جو اس میں زخمی تھے یا جو لوگ لقمہ اجل بن گئے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں پر فرسٹ ایڈ کا بھی بندوبست نہیں تھا اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے اور تاریخی مقام ہے جہاں پر سید شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہیدؒ کے مزارات بھی ہیں اور ایک انتہائی تاریخی خطہ ہے اور وہاں پر کوئی ایسا ہسپتال بھی نہیں ہے جہاں پر زخمیوں کو صرف فرسٹ ایڈ دی جاسکے، بنیادی علاج کی تو میں بات ہی نہیں کرتا ہوں، تو مجھے یہ یقین ہے کہ جس طرح شہرام خان صاحب نے بات کی تھی، مجھے یہ پوری امید ہے کہ ان شاءاللہ اس بجٹ میں اس ہسپتال کیلئے پیسے رکھے گئے ہونگے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں بکریال کی بات آج کرنا چاہونگا کہ گورنمنٹ نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ جو بالاکوٹ کے متاثرین ہیں، ان کیلئے ایک نیا شہر بکریال کے مقام پر آباد کیا جائے گا تو جناب سپیکر! آج تک وہ منصوبہ جو ہے، کوئی پتہ ہی نہیں ہے اس کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔
میاں ضیاءالرحمان: میں مختصر کرتاہوں جی،ان شاءاللہ صرف دومنٹ میں اپنی بات ختم کرتاہوں۔
جناب سپیکر: جی۔
میاں ضیاءالرحمان: توآج ایک اس موقع کی وساطت سے میں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: ایک منٹ!اس طرح ہے کہ ان شاءاللہ کل سے ہم دوبجے نمازپڑھاکریں گےتاکہ پھر دوسرا سیشن چاربجے سے شروع ہوگاتویہ نمازاور کھانے کیلئے دوگھنٹے وقفہ ہوگا۔اب آپ بات کرلیں۔
میاں ضیاءالرحمان: جزاک اللہ جی، جزاک اللہ۔ تو میں وزیراعلیٰ صاحب کی توجہ بھی تھوڑی چاہونگا کہ ان سے کئی دفعہ ملاقات ہوئی بکریال کے حوالے سے اورانہوں نے کہاکہ جلد ہم آپ کوٹائم دینگےاور آپکے جتنے مسائل بھی ہیں وہ سنیں گے بھی اوران شاءاللہ انکا مناسب حل بھی کریں گے لیکن میں وزیراعلیٰ صاحب سے یہ شکوہ کرتاہوں،اس معززایوان کی وساطت سے میراوزیراعلیٰ صاحب سے شکوہ ہے کیونکہ وہ میرے بڑے ہیں،میرے والد صاحب کے ساتھ بھی وہ ایم پی اے رہے ہیں تواس حوالے سے میراان کے ساتھ ایک رشتہ بھی ہے لیکن وہ ٹائم ہمیں آج تک نہیں دیاگیااور نہ ہمارے مسائل سنے گئے۔ محترم وزیراعلیٰ صاحب، صالح محمد صاحب! تھوڑاموقع دے دیں، میں شکوہ بھی کرر ہاہوں،میرے والد صاحب کے ساتھ یہ چونکہ ایم پی اے بھی رہے ہیں تواس حوالے سے بزرگ ہیں اور ان کے بھائی ہیں لیکن آج تک مجھے بکریال کے حوالے سے ٹائم بھی نہیں دیاگیا،تومیں یہ سمجھتاہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی ذمہ داری دی ہے،اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی عزت دی ہے۔۔۔۔۔
ارباب اکبرحیات: جناب سپیکر!
جناب سپیکر: ارباب صاحب!اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔
میاں ضیاءالرحمان: اور بالاکوٹ کے لوگوں کی اشک شوئی اگر آپ کریں گے تو اللہ کے فضل وکرم سے۔۔۔۔۔
ارباب اکبرحیات: جناب سپیکر!
جناب سپیکر: اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

میاں ضیاءالرحمان: آپ کے دونوں جہانوں کیلئے یہ بہتر ہوگا۔ میرے کہنے کے بعد تو سارے ہی ادھر جمع ہوگئے جی، تو میری عرض۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر!

میاں ضیاءالرحمان: ارباب صاحب! مجھے صرف چند سیکنڈ دے دیں جی۔ تو آپ سے اپیل کی گئی تھی بکریال کے حوالے سے کہ ہمیں بکریال کیلئے ٹائم دیا جائے تو میرا شکوہ ہے، آج تک جو ہے دو مہینے سے میں آپ سے بات کرتا رہا ہوں تو ہمیں وہ ٹائم نہیں دیا گیا تو میری آپ سے یہ اپیل ہے، بکریال کے حوالے سے بھی میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ذمہ داری دی ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عزت دی ہے اور اس وقت تحصیل بالاکوٹ کے عوام آپ کی توجہ، آپ کی ہمدردی کے حقدار ہیں، آپ کی توجہ کے مستحق ہیں اور آپ کی چھوٹی سی توجہ ان کے سارے مسائل حل کردے گی اور میں Close کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ شکریہ جی، شکریہ۔ جی جی۔

میاں ضیاءالرحمان: جناب سپیکر صاحب، میں بس ختم کرتا ہوں، ایک منٹ کیلئے یہ مائیک کھولیں۔

جناب سپیکر: بس جلدی ختم کریں، ٹائم بھی ختم ہو گیا جی، وہ علماء بھی بیٹھے ہیں وہ بھی بات کریں گے۔

میاں ضیاءالرحمان: شکریہ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ہمارا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا مسئلہ ہے، آپ نے پچھلے سال بھی وعدہ کیا تھا، اس کو بھی آپ حل کریں گے اور اس کے بعد بکریال کا جو مسئلہ ہے، اس کو بھی آپ، تاکہ اللہ کرے کہ کچھ گراؤنڈ پہ نظر آئے اور آپ نے مجھے نظر انداز بھی کیا ہے، آپ جن لوگوں کو ملے ہیں، مجھے بھی آپ کو بلانا چاہیئے تھا، میں جو ہوں، آپ میاں صاحب کے ساتھ بھی رہے ہیں، میرے بزرگ بھی ہیں، میرے ذمہ دار بھی ہیں اور تحصیل بالاکوٹ میں، پورے ایوان سے اپیل کرتا ہوں (تالیاں) کہ میرے جن بھائیوں کا گزارہ ہو سکتا ہے، وہ اپنے سکولز چاہے پرائمری سکولز ہیں، چاہے مڈل سکولز ہیں اور چاہے ہائی سکولز ہیں، یہ زلزلہ زدہ PK-54 کے عوام آپکی ہمدردی کے مستحق ہیں اور جن کا گزارہ ہو سکتا ہے، وہ سارے بھائی جو ہیں اپنے سکولز مجھے دیں، وہاں پر ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے، میں انہی الفاظ پر اکتفاء کرتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ جی۔ ہمارے پاس اس وقت بیس منٹس ہیں، اس میں ایک بیٹنی صاحب، منور خان صاحب آپ بات کر لیں گے اور اسکے بعد میڈم بات کر لیں گی۔ منور خان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب! نماز کا وقت ہے۔

جناب سپیکر: دو بجے نماز پڑھ لیں گے۔

قائد حزب اختلاف: اس کے بعد کر لیں نا بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد پرابلم یہ ہے کہ اس کے بعد ہم بریک کر لیں گے اور پھر ہم چار بجے تک کیونکہ ابھی بہت لوگ باقی ہیں تاکہ لوگوں کو ایڈجسٹ کر سکیں۔۔۔۔۔

اراکین: نماز کیلئے وقفہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں جی۔

اراکین: نماز کا وقت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، اچھا پندرہ منٹ نماز کیلئے وقفہ، آپ میری بات سنیں، کل سے ان شاءاللہ دو بجے نماز ہو گی، آج تو ابھی میں، اور پھر چونکہ دوسرا سیشن شروع ہو گا یا تو ہم پھر چار بجے پھر وہ کریں گے چار بجے تک ہم اس کو Adjourned کرتے ہیں چار بجے تک۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی بعد از دوپہر چار بجے تک ملتوی ہو گئی)

(دوسری نشست)

جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے

جناب سپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب منور خان صاحب، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ تھینک یو سر۔ جناب سپیکر، یہاں پہ تو میں دیکھ رہا ہوں، اگر یہی دلچسپی رہی تو میرے خیال میں یہ حکومت، جس طرح بجٹ پہ تقریریں ہو رہی ہیں تو یقیناً لوگ یہ بھی کہیں گے کہ حکومت کی کتنی دلچسپی ہے؟ لیکن بہر حال میں اسی سوچ اور فکر میں تھا کہ میں کس قسم کی تقریر کروں؟ اور وہ لوگ بھی موجود نہیں ہیں تاکہ میں پی ٹی آئی والوں کو خوش کروں کہ آج بہت اچھا

بجٹ پیش کیا ہے اور اپوزیشن والوں کو بھی ناراض نہیں کر سکتا کیونکہ سید جعفر شاہ صاحب کی جو تقریر تھی جس میں پی ٹی آئی کو زیرو سے، میرے خیال میں صحیح طریقے سے انہوں نے بجٹ پر بحث کی ہے کہ پی ٹی آئی کی جو کارکردگی ہے پورے سال کی اور یقیناً جعفر شاہ صاحب نے جس محنت سے بجٹ کو سٹڈی کیا ہے اور پچھلے سال کی جو کارکردگی ہے، وہ یہاں پہ ہال میں اور ہال سے باہر میڈیا والے جتنے لوگ بھی بیٹھے ہیں سر ،انکو بھی کم از کم یہ معلوم ہو چکا ہو گا کہ پی ٹی آئی والوں نے اپنی ایک سال کی کارکردگی میں کیا دکھایا ہے؟ لیکن یہ بھی بہت بڑی بات ہے کہ کم از کم 'زیرو' کا لفظ تو آج اس فلور پہ اس طریقے سے آیا ہے کہ سب ڈیپارٹمنٹس، جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں 'زیرو'، 'زیرو' کارکردگی ہے اور یقیناً میں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات شروع کروں گا کہ میرے لکی ڈسٹرکٹ میں ابھی تک میرے خیال میں پی ٹی آئی کی حکومت نے کوئی ایک اینٹ بھی نہیں لگائی ہے اور لوگ اس طرح سوچ رہے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ یہ آنے والا جو یہ بجٹ ہے، یہ بھی اس طرح ہو جائے لیکن بہر حال جناب سپیکر! آج جتنے بھی اپوزیشن والے آپس میں ملتے ہیں، اس میں کافی آپ کا ذکر بھی آتا ہے، صوابی کا خاص کر ذکر آ رہا ہے کہ اس بجٹ میں سپیکر صاحب، آپ نے بھی بہت اچھے طریقے سے اپنے حلقے کی جو نمائندگی کی ہے، یقیناً ہر ایک جو یہاں پہ آتا ہے لیکن جس کرسی پہ سر! آپ بیٹھے ہیں، یہ سارے یہی کوشش کرتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ یہ جو ہمارا سپیکر بیٹھا ہوا ہے، وہ تھوڑا اپوزیشن والوں کا بھی خیال رکھے گا، اب ہم جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں اور وہاں جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، اب یہ کوشش کریں گے کہ یا سپیکر ہمارے ضلع سے آئے یا چیف منسٹر ہمارے ضلع سے آئے اور آج میں اس فلور پہ، یہاں پہ میرے جتنے بھی جنوبی اضلاع کے ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہیں، میں اسمبلی کے فلور پہ صوبہ جنوبی اضلاع، صوبہ جنوبی اضلاع کا مطالبہ کرتا ہوں اور بجٹ میں فنانس منسٹر جناب سراج الحق صاحب سے بھی توقع تھی کہ ان کو جو ایک بہت بڑا عہدہ بھی ملا ہے، ان سے بھی بڑی توقعات تھیں کہ انصاف کریں گے لیکن انہوں نے بھی انصاف اپنے دیر تک محدود رکھا اور اب ان شاء اللہ تعالیٰ میں اپنے جنوبی اضلاع والوں سے ایک خاص میٹنگ رکھوں گا اور یہ مطالبہ ضرور کریں گے کہ جنوبی اضلاع ایک علیحدہ صوبہ ہونا چاہیے کیونکہ جس طریقے سے بجٹ میں جنوبی اضلاع کو محروم کیا گیا، یہ توقع کم از کم پی ٹی آئی حکومت سے نہیں تھی کیونکہ ہم جو ٹی وی پہ اور ڈائیلاگ میں ہم یہ ڈسکشن دیکھتے ہیں تو پی ٹی آئی والے لوگ یہی تقریریں

کرتے ہیں کہ ہم اس ملک میں انصاف لائیں گے اور یہی کہتے ہیں کہ جب تک انصاف نہیں ہوگا اس ملک میں کوئی بھی سسٹم، کوئی بھی نظام نہیں چلے گا لیکن انہوں نے، پی ٹی آئی حکومت نے اس KPK میں یہ ثابت کر دیا کہ جس انصاف کے ساتھ اس صوبے کے بجٹ کو جس طریقے سے تقسیم کیا گیا، یقیناً یہ لوگ مایوس ہو رہے ہیں سر! اور مایوسی بھی اپنی جگہ پہ بجا ہے سر! کیونکہ اس صوبے کے جتنے بھی فنانشل، پیسہ ہے وہ جو بھی ہے، اس پر سارے ڈسٹرکٹس کا حق ہے اور یہ نہیں کہ جس صوبے سے، جس ضلع سے فنانس منسٹر ہوگا، اسی ضلع میں فنڈ جائے گا اور میں بڑے ادب کے ساتھ جناب سپیکر! کہ جس ضلع سے سپیکر ہوگا، فنڈ بھی اسی ضلع میں جائے گا اور چیف منسٹر تو، اور یہ سر! میں تو کم از کم، دو دفعہ یہاں سے جب سی ایم صاحب تقریر کرتے ہیں تو پہلی تقریر ان کی بڑی خوبصورت اور سارے یہ جتنے بھی ایم پی ایز ہوتے ہیں، وہ یہ توقع رکھتے ہیں کہ سی ایم صاحب نے جو تقریر کی تھی بلکہ پرویز خٹک صاحب کی تقریر تو باقی چیف منسٹروں سے تھوڑی اور بھی اچھی تھی کہ انہوں نے یہاں تک کہا کہ یہاں کا جو بھی ایم پی اے ہوگا، وہ اپنے ضلع کا، اپنے حلقے کا چیف منسٹر ہوگا، چیف منسٹری تو انہوں نے نہیں دی اور نہ ہم ان سے چیف منسٹری مانگتے بھی ہیں لیکن کم از کم ہم یہ توقع رکھتے تھے کہ وہ انصاف کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ باقی کارکردگی کے بارے میں تو میرے خیال میں سید جعفر شاہ کی جو تقریر ہے، شاید میں جتنی بھی اچھی تقریر کروں، میرے خیال میں سید جعفر شاہ کی تقریر آپ لوگوں کیلئے، آپ سب کیلئے، پی ٹی آئی والوں کو اس پہ ذرا سوچنا چاہیے کہ یہ جو 'زیرو' کا نام آج اسمبلی میں گونج رہا ہے، خدا نہ کرے کہ آئندہ بھی یہ 'زیرو' ہی 'زیرو' آئے اور جتنا تعاون میرے خیال میں اپوزیشن والوں نے یہاں سے ٹریژری بنچز یا حکومت کے ساتھ کیا ہے بلکہ یہاں پہ ایک چیز میں خاص کر ایک منسٹری کی میں، خاص کر عاطف کی میں تعریف اسلئے کرتا ہوں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ میں میں نے کئی بار ٹرانسفر اور پوسٹنگ کی ریکویسٹ کی، یقیناً مجھے اس وقت برا بھی لگا لیکن ایک چیز میں انکی Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے کم از کم ٹرانسفر اور پوسٹنگ میں جو Interference بند کی تھی اور خاص کر یہ جو مانیٹرنگ کا جو سسٹم ہے سر! میں تو اپنے حلقے تک کی بات کرتا ہوں کہ جو بند سکولز تھے، وہ اس مانیٹرنگ سسٹم کی وجہ سے وہ بند سکول ابھی ان شاء اللہ تعالیٰ کھل رہے ہیں، کم از کم میں یہ کریڈٹ عاطف کو یا انکے جو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں، ان کو جاتا ہے لیکن باقی کارکردگی ان کے سکولوں کے

ڈیویلپمنٹ کی، آج میں اپنے حلقے کے ایک ہائی سکول کا، ہائی سکول نمبرون کا میں جناب سپیکر! ریزلٹ آپ کو بتاتاہوں کہ پورے ڈسٹرکٹ میں گورنمنٹ سکول لکی سٹی ہے، اس نے بنوں بورڈ کو ٹاپ کیا ہوا ہے اور وہ سرکاری سکول ہے سر! لیکن میں عاطف صاحب کو اس فلور پہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سکول کا ہاسٹل نہیں ہے، یہ لکی سٹی کا بلکہ پورے ڈسٹرکٹ کا ایک واحد پرانا سکول ہے اور ابھی تک ہاسٹل سے محروم ہے، اسکے بچے دوسری جگہ کرایوں پر رہتے ہیں اور اس سکول کے ساتھ کافی جگہ بھی ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول لکی سٹی، (مداخلت) نہیں، 'میل' ہاسٹل کی میں بات کر رہا ہوں، انکا ہاسٹل نہیں ہے، اگر ہو سکے تو جناب عاطف صاحب! کیونکہ انہوں نے سارے بنوں ڈسٹرکٹ بورڈ میں پہلی پوزیشن لی ہے اور صرف پہلی پوزیشن ہی نہیں باقی میرے خیال میں Top ten میں بھی انہوں نے کافی، اور اے گریڈ بھی لئے ہوئے ہیں تو اسی فلور پہ میں کم از کم یہ، باقی جناب سپیکر! ہیلتھ کے بارے میں کم از کم میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور آپ سب ایم پی ایز کو پتہ ہے کہ بی ایچ یوز کی پالیسی بالکل Totally ناکام ہو چکی ہے اور ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں، بی ایچ یوز تو بالکل خالی پڑے ہوئے ہیں، تو اس سلسلے میں ہم نے Suggestions دی تھیں جناب سپیکر! کہ سول ڈسپنسری یونین کونسل کی سطح پہ کم از کم جناب سپیکر! ہونی چاہیے تاکہ لوگوں کو وہاں پہ جو معمولی معمولی جو لوگ مریض ہیں اور وہ کم از کم ان ڈسپنسریوں میں ان پہ اتنی لاگت بھی نہیں آتی کیونکہ جو ڈسپنسریاں میرے حلقے میں ہیں، وہ پورے ہسپتال بلکہ پورے بی ایچ یو کا کام کرتی ہیں سر! لیکن اس بجٹ میں میرے خیال میں بی ایچ یوز کا ہیلتھ میں اس قسم کا کوئی ذکر نہیں ہے تو Kindly میں سر! یہ Propose کرتا ہوں، Suggest کرتا ہوں کہ کم از کم یونین کونسل کے لیول پر سول ڈسپنسری ہونی چاہیے تاکہ لوگوں کو، اور ہیلتھ کے بارے میں سر! یہ آپ کے نالج میں بھی ہے کہ مفتی جانان نے پچھلے دنوں ایک کوئسچین لایا تھا کہ ڈسٹرکٹ کو کتنا فنڈ مل رہا ہے اور یقیناً سر! جتنا فنڈ، لاکھوں میں بھی نہیں کروڑوں میں ڈسٹرکٹ کو، میں لکی ڈسٹرکٹ کی بات کر رہا ہوں سر! وہ چھوٹی سی جگہ ہے، جب اس ڈسٹرکٹ کو کروڑوں روپے میڈیسن کے سلسلے میں مل رہے ہیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہ وہ پیسہ عوام کو نہیں مل رہا، یہاں پہ تو ہیلتھ منسٹر نہیں ہیں لیکن یہاں پہ یہ بھی میں Suggest کرتا ہوں کہ جیسے ایجوکیشن میں انہوں نے مانیٹرنگ سسٹم قائم کیا ہے، اس کے اچھے ریزلٹس آ رہے ہیں اور اگر ہیلتھ میں اس قسم کی مانیٹرنگ شروع

ہو جائے تو سر! میرے خیال میں یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہوگا لیکن یہاں پہ میرے ہیلتھ منسٹر صاحب نہیں ہیں اور ان دنوں میں اگر وہ اسمبلی میں نہیں آتے تو مجھے افسوس ہے کہ پھر باقی دنوں میں وہ کس طرح ایم پی ایز کی Suggestions کو وہ نوٹ کریں گے؟ لیکن بہر حال فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، ان کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کم از کم اس کو بھی مانیٹرنگ سسٹم میں لایا جائے تاکہ لوگوں پر صحیح جو میڈیسن کے پیسے ہیں، ان پہ خرچ ہوں جناب سپیکر۔ دوسری چیز، میرے سامنے ریونیو منسٹر بیٹھے ہیں، کارکردگی تو وہی سید جعفر شاہ صاحب نے بیان کی ہے اور ریونیو منسٹر کو بھی میں کم از کم یہ Propose، یہ Suggest کرتا ہوں کہ یہ سسٹم کمپیوٹرائز کریں، اگر آپ لوگ اس میں کامیاب ہوگئے، کیونکہ ایک سال میں تو آپ لوگ یہ کام نہیں کر سکے۔ باقی پٹواریوں کے ٹرانسفر، پٹواریوں کی پوسٹنگ پہ زیادہ زور نہ دیں، اگر آپ لوگوں نے واقعی اس صوبے کیلئے کام کرنا ہے تو اس کا سسٹم کمپیوٹرائز کرلیں تاکہ یہ عام زمیندار جو پٹواریوں کے ہاتھوں سے Suffer ہو رہے ہیں سر، اگر ریونیو منسٹر صاحب یہ نوٹ کرلیں کہ اگر یہ کمپیوٹرائز ہو جائے تو کم از کم یہ لوگ ان پٹواریوں کے ہاتھوں سے جو ان کی ذلت اور رسوائی ہوتی ہے، وہ اس سے بچ جائیں گے۔ سر، میں مزید آپ کا ٹائم لینا نہیں چاہتا اور بجٹ کے بارے میں ریمارکس دینے سے اچھا ہے کہ میں اس کے بارے میں خاموش ہو جاؤں کہ عوام دوست ہے یا غریب دوست ہے یا جو بھی ہے، جو بھی نام آپ دینا چاہتے ہیں لیکن اس سلسلے میں سر! نہ میں اس کو غریب دوست اور جو بھی ہے، اس قسم کا نام میں نہیں دینا چاہتا بلکہ اپنے آپ کو میں اس پہ خاموش رکھنا چاہتا ہوں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، شکریہ منور خان صاحب۔ اور ماشاء اللہ آپ کے بھی کچھ روڈ شوڈ ٹھیک ٹھاک نکلے ہیں۔ اچھا میں، ستار صاحب!

<u>جناب عبدالستار خان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔ وَأَقِيمُواْ ٱلۡوَزۡنَ بِٱلۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُواْ ٱلۡمِيزَانَ جناب سپیکر، ایک تو میں تھوڑا بیمار ہوں، میری آواز صاف نہیں، میری چھاتی بند ہے۔ میں آج جب اسمبلی ہال پہنچا تو محسوس کیا کہ شاید ہمارے سی ایم صاحب بھی تھے، ہمارے منسٹر صاحب بھی تھے، فنانس منسٹر جو کہ وقت کے بہت بڑے، مطلب Financing میں ہم ان کو بہت ماہر بھی سمجھتے ہیں لیکن جب میں نے بجٹ کا تھوڑا جو بجٹ ڈاکومنٹ ہے، اس کے پوسٹمارٹم کی کوشش

کی تو اس صوبے کا، اس حکومت کا یہ دوسرا بجٹ ہے جس میں ہمارے کل محاصل جو ہیں 404 ارب 80 کروڑ روپے ہیں اور اس کے اخراجات بھی، جو تخمینہ جات ہیں، اس کے 404 ارب روپے ہیں۔ عموماً ہماری ایک روایت رہی ہے کہ جب کوئی نیا بجٹ آتا ہے تو اس وقت جو فنانس منسٹر ہوتا ہے، وہ بجٹ کو متوازن کہتا ہے، یہ ہماری ایک روایت ہے۔ میں نے پچھلے سال بھی یہ گزارش کی تھی کہ میں اپنے طور پر ایک طالب علم کی حیثیت سے، میں جس بجٹ کو متوازن سمجھتا ہوں، وہ سال کے شروع میں اس کی Calculation نہیں ہو سکتی جب تک فنانشل ایئر کا اختتام ہو، دوسرا بجٹ آئے تو اس وقت اس بجٹ کو میں متوازن بھی کہونگا جب حکومت اپنے اخراجات اپنی Limit میں کر لے، اسکو فاضل بھی کہونگا جب آمدن سے ہمارے اخراجات کم ہوں، اس کو متوازن بھی کہونگا جب آمدن اور ہمارے اخراجات میں توازن ہو، برابری ہو۔ جب سال کے آخر میں میرے پاس اس بجٹ ڈاکومنٹ میں 29 ارب کا جو سپلیمنٹری بجٹ آیا ہے تو میں کم از کم ہاؤس میں اس بات کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں کہ یہ جو گزشتہ بجٹ تھا، یہ خسارے کا تھا، اس بجٹ کا اندازہ 2015-16 کے بجٹ سیشن کے دوران پتہ چلے گا جب سپلیمنٹری بجٹ آئیگا۔ تو ہم اس کو متوازن یا فاضل بجٹ نہیں کہہ سکتے، میری یہ گزارش ہے کہ اس کا اندازہ پہلے سے نہ لگائیں۔ جناب سپیکر، یقیناً بجٹ ڈاکومنٹ کوئی آسمانی صحیفہ نہیں ہے، یہ انسانوں کا بنایا ہوا ہے، اس میں میرٹس بھی ہونگے، اس میں 'ڈی میرٹس' بھی ہونگے، یہ کوئی حتمی یا فائنل مرحلہ نہیں ہے لیکن بجٹ کا جو بنیادی مقصد ہے، جب ہم اس کو دیکھتے ہیں تو مجھے جناب سراج الحق صاحب جو پانچ سال کا، چھ سال کا اس اسمبلی میں میرا تجربہ رہا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بجٹ جو ہے، یہ وسائل کی تقسیم ہے، چاہے وہ مرکز اور صوبوں کے درمیان ہے، چاہے وہ صوبے سے آگے اضلاع کی سطح پر، حلقے کے سطح پر وسائل کی تقسیم کو میں بجٹ کی تقسیم مانتا ہوں۔ جب میں فنانس منسٹر کے سامنے، یہ اس سال کا جو وائٹ پیپر دیا ہے، اس کو دیکھتا ہوں تو جناب سپیکر! اسکا میں پیج نمبر 44 Quote کرنا چاہتا ہوں، بڑا Interesting ہے، بڑا اہم ہے ہم سب کیلئے، یعنی ایک حلقے کیلئے نہیں پورے علاقے جتنا ہمارا صوبہ ہے، اس کے وسائل پر حق کیلئے فارمولہ اس کیلئے ایک Criteria کا تعین ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ آج تک اس صوبائی اسمبلی میں جتنے بھی ہم ہاؤس میں لوگ بیٹھے ہیں، آج تک ہم نے اپنے صوبے کے وسائل پہ اس حق کو تسلیم نہیں کیا ہے، ہم نے وسائل کو منصفانہ بنیاد پہ، Equitable basis

پہ آج تک تقسیم نہیں کیا، یہ بات ماننا پڑیگی۔ وسائل کیا ہیں ہمارے پاس؟ تین بجٹ کے Components ہیں، فلاحی بجٹ ہے 54 پرسنٹ ٹوٹل، ہمارے اس بجٹ کا انتظامی جو ہے 11 پرسنٹ، ترقیاتی ہے 18 پرسنٹ، تو جناب سپیکر! میں وائٹ پیپر کے صفحہ نمبر 44 کو Quote کرنا چاہتا ہوں اس ہاؤس کے سامنے۔ The historic announcement of the 7th NFC Award on 18th March, 2010 has resolved the long standing issue of distribution of resources between the Federation and the Provinces of Pakistan and in the 7th NFC Award the share of province and vertical distribution has been increased from 49% to 46% during 2010 and 2011 and 57% during the remaining year of Award. The traditional population based criteria of horizental distribution of resources amongst the provinces had been changed to multiple criteria formula. According to this criteria 82% distribution was made on population basis, 10.3 % on poverty basis and backwardness, 5% revenue collection generation and 2.7 % on versus population۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے لئے فارمولہ ہے، آج تک وسائل کی تقسیم کا صوبے سے مرکز کو، جو وسائل کی بات ہم نے کی، وسائل کی تقسیم کی بات کی، صوبائی خود مختاری کی بات کی، ظاہر ہے میرے صوبے کا اپنا Interest ہے، میری اپنی ڈیمانڈ ہے، یہ کسی حکومت کی نہیں، پورے عوام اور اس ہاؤس کی ایک ڈیمانڈ ہے، ہم Backwardness اور Poverty پہ وسائل کی تقسیم چاہتے تھے، پنجاب پاپولیشن کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم چاہتا تھا، سندھ ریونیو کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم چاہتا تھا اور بلوچستان ایریا کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم چاہتا تھا۔ ایک سیٹ فارمولا ہے، الحمدللہ 7th NFC Award میں مرکز نے اس بات کو تسلیم کیا کہ یہ Criteria ہے، غربت و پسماندگی پر آپ کو 10 پرسنٹ وسائل اس صوبے کو زیادہ ملتے ہیں لیکن جب یہ وسائل میرے اس گھر میں اس صوبے کے پاس آتے ہیں تو یہ ہاؤس اور حکومت وقت نے کبھی بھی اس فارمولے کو بنیاد نہیں بنایا، اس فارمولے کو بنیاد بنا کر وسائل غربت اور پسماندگی کی بنیاد پر تقسیم نہیں کئے، چاہے وہ حلقوں کی بنیاد پر ہوں، چاہے وہ اضلاع کی بنیاد پر ہوں تو میں گزارش کرونگا سراج الحق صاحب! یہ تو ہمارا حق ہے اس صوبے کے وسائل پہ، کوہستان کی بھاشا باؤنڈری سے لیکر ڈی آئی خان کے آخری کونے تک جو بھی حلقے کا نمائندہ ہے، جو بھی اضلاع ہیں، میرا اس صوبے پر حق ہے۔ مرکز سے جا کر وسائل اگر اس بنیاد پر لیتے ہیں، اس صوبے میں ایک خاص ٹیم بنائیں، جناب سپیکر! یہ بڑی افسوسناک بات ہے، میں دل سے بات کہتا ہوں، ابھی میرے

ساتھیوں نے گزارش کی سپیکر صاحب، آپ کے حلقے کی بات کی، چیف منسٹر صاحب کی بات کی، فنانس منسٹر کی بات کی، یہ بات حق بجانب ہے، صوبے کے عوام محسوس کر رہے ہیں، اس بات کو ہم محسوس کر رہے ہیں کہ جو وسائل کی تقسیم ہے 'اے ڈی پی' ہے، اس کو دیکھتا ہوں جہاں پہ 169 ارب روپے کا ڈیویلپمنٹ پیکج ہے، یہ ہمارے پاس وسائل ہیں، اس میں اگر میرا حلقہ یا کسی اور جو دور دراز علاقے ہیں، میرے بہت سے ساتھی اس بات سے Agree کریں گے کہ وسائل کی تقسیم کی بات ہوتی ہے تو جہاں پہ Ratio بنتا ہے ایک نسبت 99، بعض حلقے ایسے ہیں جہاں پہ 99 پرسنٹ وسائل خرچ ہو رہے ہیں، بعض اضلاع ایسے ہیں کہ جہاں پر ایک پرسنٹ وسائل خرچ نہیں ہو رہے ہیں تو پھر میں اس کو فنانس منسٹر صاحب! وسائل کی منصفانہ تقسیم کہوں یا وسائل کی بے رحمانہ، ناانصافانہ تقسیم کہوں، یہ مجھے آپ بتائیں؟ جناب سپیکر، ہم ہمیشہ اس اسمبلی میں بات کرتے ہیں، مجھے ایک بات کی آج تک سمجھ نہیں آئی کہ اس صوبے میں رہنے والے جتنے لوگ ہیں، تعلیم پر حق ہم سب کا ہے، اس صوبے کا پانی اس طرح ہے، اس صوبے کی منصوبہ بندی اس طرح ہے کہ ہر سال جب بجٹ آتا ہے تو اس منصوبہ بندی میں وسائل کی تقسیم کا ارتکاز صرف ایک Single question پر ہے، کیا کوہستان میں رہنے والا، ڈی آئی خان میں رہنے والا یا شانگلہ کا رہنے والا، کالج انکا حق نہیں ہے، سکول انکا حق نہیں ہے، روڈ انکا حق نہیں ہے، تعلیم، یونیورسٹی انکا حق نہیں ہے؟ یہ مجھے بتایا جائے۔ (تالیاں) یہاں سے اگر آپ کو تعجب ہوگا کہ میرے حلقے میں ایک ہے کندیا ویلی اور سپٹ ویلی، گھبر ویلی اور بھاشا ویلی داسو سے 250 کلومیٹر، یہ تقریباً سوات کی باؤنڈری کے قریب ہے، وہاں سے جب وہ لوگ آتے ہیں، کوئی مریض ہوتا ہے تو وہ ڈانگی پر اٹھاتے ہیں، ان کیلئے روڈ نہیں ہے، ان کیلئے ہسپتال نہیں ہے، ان کیلئے کالج نہیں ہے، تعلیم کیلئے میرے کوہستان کے بچے آکر ایبٹ آباد میں پڑھتے ہیں، وہاں پر ہم مختلف کالجوں میں جا کر بڑی منت زاری کے ساتھ مانسہرہ میں، ایبٹ آباد میں، بہت کم بندے ہونگے جو کہ آکر رپورٹ کرتے ہونگے کہ وہ پشاور میں پڑھے ہیں۔ میں دو سال سے ڈگری کالج کیلئے، سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں، میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ تعاون کیا، میں نے ہمیشہ گزارش کی ہے کہ اس صوبے پر سب کا حق ہے، اس کے وسائل پر بھی حق ہے اور اس کے سیاسی کردار پر بھی حق ہے اور میں جناب سپیکر! بڑے ادب کے ساتھ کہونگا کہ یہ بڑا خطرناک Trend آیا ہے، یقین

کریں چار پانچ دہائیوں سے جو بات آ رہی ہے کہ صوبے میں جس علاقے سے بندہ برسراقتدار ہوتا ہے، وہاں پر وسائل زیادہ خرچ ہوتے ہیں، یہ بات ہمارے لئے بہتر نہیں ہے، یہ بات ہماری یکجہتی کیلئے بہتر نہیں ہے، اس بات سے مایوسی پھیلی ہے، مزید پھیلتی رہیگی۔ آپ جس کرسی پر بیٹھے ہیں، فنانس منسٹر صاحب جس مقام پر بیٹھے ہیں، چیف منسٹر صاحب! آپ صوبے کے ذمہ دار ہیں، آپ ایسا فیصلہ کریں تو یقیناً میں محسوس کرتا ہوں تو باقی پورا ہاؤس اس بات کو محسوس کریگا۔ جناب سپیکر، میں یہ کہونگا کہ تجاویز بھی دونگا کہ منصوبہ بندی میں ہمارے پورے صوبے کی جو ڈیویلپمنٹ، آپ جو پلاننگ کرتے ہیں، اس میں علاقے کی Requirement کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم ہو، پشاور میں بیٹھے کوہستان کے بارے میں کوئی، جس علاقے کی ضرورت ہے، اس کی بنا پر منصوبہ بندی ہو۔ ایک یہ میری تجویز ہے کہ وسائل کی منصفانہ تقسیم ہو اور اس کا فارمولا جو میں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے، اس بنیاد پر وسائل کی تقسیم ہو۔ میں ایک تجویز اور بھی دونگا کہ چونکہ کوہستان اس وقت فارسٹ میں بہت بڑا Revenue generate کرتا ہے اور اس کے کچھ مسائل پیدا ہوئے ہیں، میں نے اس وقت سراج الحق صاحب! آپ سے ملاقات کی تھی، میرے بڑے بھی آئے تھے، ہم نے ایک سائنٹیفک مینجمنٹ پالیسی کی بات کی ہے، اس کو برائے کرم اس میں شامل کرلیں، باقی یہ ہمارے ملاکنڈ کے لوگوں کی اور ہزارے کے لوگوں کی پوری ڈیمانڈ ہے۔ دوسری میری گزارش ہوگی جناب سپیکر! کہ میرے حلقے میں یہ چار پانچ جو روڈز میں نے وہ کردیئے ہیں، لوگوں کو بڑی تکلیف ہے اور وہاں پر دو آر سی سی بریجز جسکی وجہ سے پوری ویلی جو ہے وہ اسکی اپنی Appoint ہونے کی وجہ سے آگے Access نہیں ہے تو یہ اپنے اس میں شامل کرلیں اور میں انہی گزارشات کے ساتھ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ جی۔ جناب سردار حسین صاحب، سردار حسین صاحب آف چترال۔

جناب سردار حسین: بِسْمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ تم وہ بات کیوں کرتے ہو جو تم کرتے نہیں، یہ قول اور فعل کے تضاد پر قرآن کی سب سے بڑی پابندی ہے۔ (تالیاں) دوسری بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقُوْلُوْا

قَوْلًا سَدِیْدًا O یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ، آپ سچی بات کہیں، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمالوں کی اصلاح اور آپ کے گناہوں کی معافی فرماتے ہیں۔ تو ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب سپیکر، محترم وزیر خزانہ کا یہ چھٹا بجٹ ہے یا ساتواں بجٹ ہے، آپ نے بارہ سال پہلے 26 ارب روپے کا بجٹ پیش کیا تھا ترقیات میں، اب بارہ سال کے بعد 139 ارب 80 کروڑ اور 50 لاکھ روپے کا بجٹ پیش ہوا، یہیں سے تحریک انصاف کی حکومت کی ذمہ داریوں کا آغاز ہوتا ہے کہ جب یہ 26 ارب تھا اور اب آ کے 139 ارب ہوا ہے تو کیا اتنی ترقی اس صوبے میں ہوئی ہے؟ سب سے بڑا کوئسچن یہ ہے، 26 ارب سے لے کر جب 139 ارب میں پہنچے تو وہ پیسہ کہاں گیا؟ کوہستان سے ایک ممبر چیخ رہا ہے کہ پل نہیں ہے، چترال سے میں چیخ رہا ہوں کہ پرائمری سکول نہیں ہے، پشاور والے چیخ رہے ہیں کہ کوئی بائی پاس روڈ نہیں ہے، ہر ممبر چیخ رہا ہے، یہ پیسے گئے کہاں؟ میں کہتا ہوں اس صوبے کی سب سے بڑی خدمت یہ ہو گی کہ شفاف اور بہترین احتساب کا نظام رائج کیا جائے اور ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے، اس کا آغاز ہو۔ (تالیاں) محترم وزیر خزانہ صاحب! آپ نے، پی ٹی آئی کی حکومت نے نئے پاکستان کا نعرہ لگایا، کچھ بھی نیا نہیں تھا، وہی وزیر خزانہ اور بجٹ بک کا وہی Pattern، وہی وزیر خزانہ اور وہی Pattern ہمارے سامنے آیا۔ تحریک انصاف کا کوئی ویژن جو میں بار بار پڑھتا ہوں اور میں بہت ہی Interested ہوں، اس نئی پارٹی اور نئے نوجوانوں سے روز میں پڑھتا ہوں، روز میں رات کو نیٹ کھولتا ہوں اور پڑھتا ہوں، وہ ویژن بھی اس کے اندر ہمیں نظر نہیں آ رہا۔ ہم سوچ یہ رہے تھے کہ پہلے والا بجٹ تو بیوروکریسی کا تھا، اب تو یہ انصاف بیورو کا بجٹ ہے، جونہی پیش ہو گا تو قصہ خوانی میں لوگ ناچیں گے، صدر میں جشن ہو گا لیکن کل جا کر (تالیاں) میں نے دیکھا کہ قصہ خوانی میں ٹماٹر کی قیمت وہی ہے، آلو کی قیمت وہی ہے، پیاز وہی ہے۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: آٹا سستا ہو گیا ہے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: آٹا ایک سابق دور حکومت میں، ہماری حکومت میں، میں پیپلز پارٹی کا ہوں، سستا کیا تھا اور تماشا کیا تھا یوٹیلٹی سٹوروں میں یہ سستا ہو گا تو 150 کلومیٹر سفر کر کے جب یوٹیلٹی سٹور پہنچا تو انہوں نے کہا جی، یہ ایک کلو چینی لے لو اور ساتھ آپ اس کمپنی کا صابن بھی لے لو اور دو چار چیزیں لو، ادھر فٹ کر دیا، آنے جانے کا کرایہ اور اوپر لگ گیا، کس دکان میں ہے یہ سستا آٹا، مجھے بتاؤ؟ یہ کس میں ہے، پیسکو میں

ہے، کہاں ہے؟اس کو کرنا ہوگا آپ کو نمبر ایک۔ نمبر دو جی، آپ کا یہ بڑا نعرہ تھا کہ رورل جو علاقے ہیں، ان کو اربن کے برابر لائیں گے، 29ارب کے قریب، میرے خیال میں مہاراجہ گلاب سنگھ کے زمانے سے آج تک جتنے بجٹ پیش ہوئے، پشاور کو اتنا نہیں دیا گیا تھا جو آج دیا گیا ہے۔ لگالو یہ بجٹ جو 84ارب کا ہے، 29 ارب ادھر، 7ارب دریائے کابل کے دونوں طرف نوشہرہ میں اور 10 ارب دوسری جگہ، ایک کھرب روپے ہمارے اوپر فیڈرل گورنمنٹ کا قرضہ ہے، 13ارب ان کو واپس کرنا ہے، بجٹ ختم، ہے ہی نہیں۔ عبدالستار خان کو لاکر کہاں سے دیں گے؟ یہ خالی چیخ و پکار ہے، (تالیاں) یہ خالی چیخ و پکار ہے، کچھ نہیں ہے۔اب جناب! ادھر اس کے اندر میں دیکھ رہا ہوں کہ 100 سکولز دیئے جائیں گے، 107 سکولز Out of Foreign Fund اوپر لکھا ہوا ہے، اگر جوناتھن نے، میکنس مارٹن نے آپ کو نہ دیا تو یہ سکولز کہاں سے بنیں گے، کیا یہ Confirm ہے، کیوں نہ انکے 7ارب ہم نے واپس کئے ہوئے ہیں ان کو؟ وہ لوگ کہتے ہیں Subject to the utilization of the fund capacity اگر اس طرح ہے تو 70 فیصد اس کی کٹوتی ہوگی تو جو ہم 100 rupees کہتے ہیں، اس میں سے 70 کٹ جائیں گے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک دوسرے سے سچی باتیں کرنی ہیں اور محترم! جب بجٹ کے اندر میں دیکھ رہا ہوں، میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے فنانس منسٹر کا، معذوروں کیلئے اور بیماروں کیلئے کافی کچھ کیا ہے اور یہ اچھی بات ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ سب غلط ہے، ایسا نہیں ہے، میں نے ابھی قلندر مومند صاحب کا ادھر اس کی سیٹ پر جاکر شکریہ ادا کیا، کچھ کام اس میں اچھے ہوئے، ایجوکیشن میں ہوئے۔اسی طرح فنانس منسٹر نے بھی کچھ اچھے کام کئے لیکن معذورں کی بات آگئی، بیماروں کیلئے کافی کچھ کیا گیا، یہ جو زندہ صحت مند لوگ ہیں، ان کا کیا بنے گا؟ جب ہم Job opportunities کی طرف دیکھتے ہیں تو کچھ بھی نظر نہیں آتا، صنعتی یونٹس بند پڑے ہیں، صنعتی یونٹس بند پڑے ہیں، ان کا کیا ہوگا؟ اور پھر ایک اور سٹیٹمنٹ آئی کہ کوئی نئی Job opportunity پیدا نہیں ہوگی، تو محترم! یہ سارے بچے جو کھمبوں پہ چڑھ کر عمران زندہ باد کہہ رہے تھے، وہ کہاں جائیں گے؟ یہی صورتحال جب فیڈرل حکومت نے KPK کے ساتھ کی تو جواب میں دہشت گردی نے جنم لیا۔ سنجیدگی سے سوچنا ہوگا کہ ان جوانوں کیلئے محترم! ہمیں کیا کرنا ہے؟ میں زیادہ بات کرنا نہیں چاہتا، میں صرف یہ درخواست کرتا ہوں محترم وزیر خزانہ صاحب سے، یہ ہمارے انتہائی محترم اور چترا

ل کی گلی کوچوں میں لوگ ان کو جانتے ہیں، ہر گلی کوچے میں جانتے ہیں اور گلی کوچوں میں گیا ہوا بندہ، جناب سپیکر! آپکے توسط سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ جب یہاں میں دیکھتا ہوں کہ پل مل رہے ہیں، یہاں کوئی اس گیلری میں شاید کامران خان بیٹھے ہوں گے جو ایڈیشنل فنانس سیکرٹری ہیں، وہ چترال کے ڈپٹی کمشنر تھے تورات کو سیلاب آیا، بچوں کو، گھر والوں کو، لوگوں کو ایک گاؤں سے دوسری سائڈ پہ شفٹ کیا، آج وہاں صورتحال یہ ہے کہ سکول دریا کے اس طرف ہے اور بچہ اس طرف، مریض اس طرف ہے اور ہسپتال اس طرف، ایک پل دیتے تو کیا ہوتا؟ انصاف کا تقاضا ہوتا ہے، اسلام کا تقاضا ہوتا ہے، کچھ نہیں دیا۔ آپ دیکھیں جی، نئی سکیموں کے اندر ایک سکیم مجھے دکھائیں، صرف ہسپتال کی کوئی چھوٹی موٹی اپ گریڈیشن، میں سلوٹ پیش کرتا ہوں ہیلتھ منسٹر اور فنانس کو کہ اس میں تھوڑا سا رکھا ہے، پتہ نہیں دیں گے یا نہیں؟ تین سو میل سڑکیں ہیں، یہاں PK-90 چترال میں، جس میں 16 کلو میٹر ہمارا پکا راستہ ہے، وہ بھی منیلا میں ٹینڈر ہو گا، چرس افیون کے معاوضے میں کسی فارن ایجنسی نے دیا تھا جبکہ اس پاکستان نے ایک کلو میٹر راستہ ہمارے لئے نہیں بنایا۔ ہمارے روڈوں کی حیثیت یہ ہے کہ تین سو میل میں کئی دیہات ایسے ہیں جہاں تک کچے راستے سے گاڑی نہیں پہنچتی، کیوں ہمیں بھلایا گیا پہلی فہرست میں؟ ہمارے وہاں یہ واقعات ہوتے ہیں جناب سپیکر! کہ ہر سال سردیوں میں چالیس، پچاس، سو، ڈیڑھ سو لوگ مر جاتے ہیں۔ یہ بھی واقعہ ہوا ہے کہ ہسپتال لاتے ہوئے ماں ایکسیڈنٹ سے مری اور اس جنازے سے بچہ پیدا ہوا، کیا یہ آج انصاف کا تقاضا نہیں تھا کہ دو کلو میٹر روڈ مجھے دیتے، ایک دس کلو میٹر اس کی ایک تحصیل سے دوسری تحصیل تک Widening کرتے؟ میں مطالبہ کرتا ہوں، مشکل مطالبہ نہیں ہے، میں آپ سب سے ریکویسٹ کرتا ہوں، مجھے ایک کلو میٹر میں ایک بچے کیلئے پرائمری سکول دیں، آپ خود دیکھیں، آپ کے چھوٹے بچے صبح سکول کیلئے نکلیں تو پہاڑی راستے سے ایک کلو میٹر سے زیادہ KG کا بچہ نہیں چل سکتا، تو ایک کلو میٹر میں مجھے ایک پرائمری سکول دیں، یہ مطالبہ غلط ہے؟ (تالیاں) انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہے؟ میں کہتا ہوں کہ 25 کلو میٹر ایک انسان، تازہ انسان دن بھر سفر کرے، بھاگے تو پندرہ سولہ کلو میٹر چل سکتا ہے، میں کہتا ہوں کہ بیس کلو میٹر میں ایک ڈسپنسری دی جائے جس میں کوئی نرس ہو، 'میل نرس' جسکے پاس کوئی زخمی جا کے اپنے بازو کو باندھے، میں آپ سے سرجن نہیں مانگتا، آپ نہیں دیں گے۔ اب آ کے

اس صورتحال میں بجٹ پیش ہوا ہے اور تعلیم کی بات چلی، تعلیم کیلئے 28ارب روپے مختص ہوئے، یہ جو سرکاری سکول ہیں محترم! ان سرکاری سکولوں میں پتہ نہیں کیا پیدا ہو رہے ہیں؟ جب بھی ریزلٹ نکلتا ہے، ورسک سکول کا، اس کا، اس کا، سارے پرائیویٹ سکول، ہمارے چترال کے اندر کئی پرائیوٹ سکول ہیں، کیوں ہیں؟ یہ بزنس نہیں ہے اسلئے کہ حکومت نے سکول نہیں دیا۔ جناب من! 72 Female Community Based Schools ہیں، لوگوں نے خود ہی سکول بنائے ہیں، گاؤں کے لوگوں نے، آج ایک روپیہ کسی نے ان کو نہیں دیا، 28ارب روپے بھی سرکار کو دیں گے، تنخواہیں ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئیں، بچوں کا ریزلٹ آتا ہے تو پندرہ فیصد، دس فیصد، بارہ فیصد، کیا تبدیلی آئی؟ اسلئے میری ریکویسٹ ہے کہ اس بجٹ کو، میں یہ نہیں کہتا کہ نوشہرہ میں کیوں لگے، دیر میں کیوں لگے، پشاور میں کیوں لگے؟ یہ بات غلط ہے، لگیں، کچھ نہ کچھ تو بنے، کچھ نہ کچھ تو بنے، اگر دیر میں یونیورسٹی بنائی ہے تو میں سلوٹ پیش کرتا ہوں، میں ادھر آکر پڑھوں گا لیکن چترال کیلئے کیا کریں گے؟ یہ وہ ضلع ہے جی جو چھ مہینے پاکستان میں داخل نہیں ہو سکتا، یہ وہ ضلع ہے جس میں چھ مہینے تک ہم پاکستان کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے، تو یونیورسٹی تو وہاں ہونی چاہیے نا، ہسپتال ہونا چاہیے، کہاں جائیں گے وہ لوگ؟ پچھلی دفعہ ہمارے محترم چیف منسٹر نے تین ارب روپے کا اعلان کیا تھا، تین ارب روپے لواری ٹنل کیلئے، مجھے بتائیں تین روپے بھی اگر ملے ہوں تو میں شکریہ ادا کروں گا۔ تین روپے ملے ہیں؟ تین روپے نہیں ملے، تین ارب ہیں، میں کہتا ہوں لاکھ نہ دو، سو نہ دو، تین کا فگر تو پورا کرتے نا، تین روپے تو بھیجتے، نہیں ملے، تو کیا ہم اس صوبے کا حصہ نہیں ہیں؟ تو محترم! اب ہم دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سردار حسین: بجٹ آپ کے سامنے پیش ہوا ہے، میری ایک تجویز ہے محترم سراج الحق صاحب سے Private capacity میں، پاکستان لیول پر ہمارے لئے انتہائی قابل احترام اور ہمارے لئے قابل فخر ہیں، ایک بہت بڑی پارٹی کے سربراہ اس صوبے سے لئے گئے اور ہم ان کی قدر کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے، ہمیں خوشی ہے لیکن جب ہم ایک ذمہ دار سیٹ پہ ہوتے ہیں تو بولتے ہوئے اگر ہم سے کوئی

غلطیاں ہوئی ہیں تو معاف فرمائیں، معافی دین کا حصہ ہے۔ اسکے علاوہ میں ایک درخواست کرتا ہوں کہ تھوڑا سا اس کو دوبارہ دیکھا جائے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب سردار حسین: اور انتہائی محروم جو ہم علاقے کے لوگ ہیں، کچھ اس میں شامل کریں تاکہ آپ کو ثواب مل جائے اور حکومت میں برکت ہو۔Thank you very much

جناب سپیکر: شکریہ جی، بہت اچھا جی، بہت اچھا۔ ہاں، جناب عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سر، جتنی بھی اپوزیشن کے دوستوں کی تقریریں ہوئی ہیں، میں نے کوشش کی ہے کہ میں اس میں جتنے بھی میجر پوائنٹس ہیں، انکو نوٹ کر سکوں اور میں کوشش کروں گا کہ کچھ کو Respond بھی کر سکوں۔ سر، میرے خیال میں میں سب کا احاطہ تو نہیں کر سکوں گا، میں پچھلی 07-2002 تک کی اسمبلی میں رہا اور پچھلے سال دوبارہ منتخب ہوا اور یہ ساتواں بجٹ ہے کہ جس میں میں بجٹ کے اوپر تقریریں سن رہا ہوں۔ میری Observation یہ ہے کہ بجٹ کے اوپر جو سپیچز ہوتی ہیں، تقریریں ہوتی ہیں تو صرف ایک پورشن کو فوکس کیا جاتا ہے اور وہ ہے 'اے ڈی پی' اور 'اے ڈی پی' کے بھی زیادہ تر دو پورشنز ہیں جن پہ فوکس کیا جاتا ہے، روڈ سیکٹر کو فوکس کیا جاتا ہے اور سکولز کو، Mainly یہ دو ایسے سیکٹرز ہوتے ہیں، ہماری تقریروں کا زیادہ وقت انہی پہ Consume ہوتا ہے۔ اب اگر آپ اس سال کی 'اے ڈی پی' لے لیں اور 404 بلین کی اے ڈی پی ہے تو اس میں 139 ارب کی سکیمیں اے ڈی پی کی ہیں تو ظاہر ہے جو باقی پورشنز ہیں، ان کو ہم بالکل Neglect کرتے ہیں اور یہ جو 47 ارب کی سکیمیں ہیں، ان میں بھی ہم صرف Selectively کچھ چیزوں کو فوکس کرتے ہیں، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ Wholistically ہم چیزوں کو نہیں دیکھتے ہیں۔ میں ابھی فنانس والوں سے جو Retiring room ہے، اس میں ان سے یہ ڈسکشن، میں ان سے یہ Interact کر رہا تھا کہ آپ ہماری یہ ایسی Statistics، ایسے وہ آپ Calculate کریں کہ جو 400 سو بلین ہیں، اس میں سے جو ہمارے 25 اضلاع ہیں، ان میں کتنے پیسے جا رہے ہیں؟ آپ صرف ایک سیکٹر کو نہ دیکھیں، آپ نے اپر دیر کے اندر یا لوئر دیر کے اندر چار پانچ چھ روڈز دیکھے اور اس پہ آپ نے کہا کہ

سارے پیسے اپر دیر کے اندر چلے گئے۔ سر جی، میں آپ کے ساتھ ایک Statistic share کرتا ہوں، مجھے چند دن پہلے پی سی اسلام میں ایک این جی او 'Centre for Governance and Accountability' کی ایجوکیشن کے اوپر ایک مجلس میں شرکت کا موقع ملا اور میں اس میں Embarrass ہوا کہ انہوں نے جب مجھے بتا دیا، انہوں نے سٹڈی کی ہے کہ ہر ضلع کے اندر Per student حکومت کیا خرچ کر رہی ہے؟ اور جو میرا ضلع ہے، وہ Bottom پہ ہے، بالکل Bottom پہ ہے اور وہ تور غر سے بھی نیچے ہے اور شانگلہ سے بھی نیچے ہے اور میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ سٹڈی کس بنیاد پہ کی ہے اور اس میں آپ حیران ہوں گے کہ نوشہرہ بھی Bottom پہ ہے، یہ پرویز خٹک صاحب کی ایما پہ نہیں ہوا ہے، میری ایما پہ نہیں ہوا ہے، مجھے خود بھی تو حیرانگی ہوئی، انہوں نے کہا کہ ہم نے اس بنیاد پہ کی ہے کہ ہم نے اس ضلع کے سارے طالبعلموں کو اور اس ضلع کے کرنٹ بجٹ کو اسکے اوپر تقسیم کیا ہے اور اس سے جو فگر نکلا ہے، یہ سٹڈی آپ دیکھ لیں۔ اسلئے میرے خیال میں، میرا خیال ہے کہ چیزوں کو Realistically اور Wholistically دیکھنا چاہیئے۔ اب بجٹ کے اندر وہ جو اقدامات ہیں جو Pro poor کے نام سے ہیں جن میں فوڈ پہ سبسڈی دی گئی ہے جو گورننس کے Point of view سے ہیں، وہ بالکل Ignore ہو جاتے ہیں۔ ہم اگر بجٹ سپیچ کے اندر کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی کیا رائے Establish کی ہے تو وہ بالکل Ignore ہو جاتی ہے۔ ہم اگر کہتے ہیں کہ Conflict of Interest law آیا ہے، ہم اگر کہتے ہیں کہ احتساب کمیشن کو قائم کیا جا رہا ہے، اس کا بل آیا ہے، گورننس کو Improve کرنے کیلئے، ہم اگر یہ کہتے ہیں کہ Khyber Pakhtunkhwa Procurement Authority establish ہوئی ہے، Revenue Authority establish ہوئی ہے، یہ جو Reform initiative ہے، اس کو بالکل Ignore کیا جاتا ہے اور اگر بجٹ کے اندر کہیں فگر Reflect ہوتا ہے کہ آپ کا جو Own source revenue ہے، وہ 16 ارب سے 28 ارب پہ پہنچ گیا ہے یعنی آپکا Almost hundred percent اضافہ ہوا ہے تو اس کو Appreciate نہیں کیا جاتا ہے، اس کو بالکل Ignore کیا جاتا ہے اور صرف مخصوص چند چیزوں پہ فوکس کر کے اس پہ بات ہوتی ہے۔ سر، یہ میرے سامنے بجٹ ہے، اس کو ہم Pro poor budget کہتے ہیں۔ فنانس منسٹر کی سپیچ ہے، فنانس منسٹر

کی سپیچ میں جو Page No.49 پہ Pro poor initiative کا ذکر ہے جس کے تحت 7 ارب 90 کروڑ روپے مختلف، غریبوں کے حوالے سے انکی زندگیوں کو Touch کرنے کیلئے 7 ارب کی سکیمیں ہیں، پھر 6 بلین کی آٹے پہ اور گھی پہ جو سبسڈی دی جارہی ہے جو کہ بنیادی چیزیں ہیں، کچن کے اندر دو بنیادی چیزیں ہیں، ان پہ سبسڈی دی جارہی ہے۔ اگر کہیں اس بات کا ذکر ہے کہ سیلف ایمپلائمنٹ کیلئے 2 ارب روپے بغیر سود کے رکھے جارہے ہیں، ان کو Ignore کیا جارہا ہے اور چیف منسٹر اگر غریب طالب علموں کیلئے، ان کو سپورٹ کرنے کیلئے 50 کروڑ روپے کا Endowment Fund establish کرتے ہیں تو میں مشکور ہوں اپوزیشن لیڈر کا کہ انہوں نے کہا کہ یہ کم ہے، اس کو زیادہ کرنا چاہیے، انہوں نے صرف اس کو Encourage کردیا ہے، اسلئے بجٹ کے اندر ان چیزوں کو بھی دیکھا جائے اور Wholistically بجٹ کو دیکھا جائے، اسکے سارے فگرز کو دیکھا جائے۔ لطف الرحمان صاحب نے اپنی تقریر میں نکتہ اٹھایا کہ یہ جو 12 ارب روپے آپ نے شارٹ فال Show کیا ہے، آپریشنل شارٹ فال یہ آپ کہاں سے پورا کریں گے؟ اور یہ بجٹ بیلنس بجٹ نہیں ہے، آپ ایک قسم کا ایوان کو چیٹ کررہے ہیں اور پھر انہوں نے ذکر کیا کہ یہ جو آپ کے 60 ارب روپے ہیں، یہ آپ کے پچھلے سال پیسے نہیں لگے تھے، آپ اس کو اگلے سال میں ٹرانسفر کررہے ہیں۔ سر، میرے سامنے کیبینٹ کی ایک وہ سمری ہے کہ جس میں کیبینٹ کو پوری Picture دی گئی ہے Utilization وغیرہ کی اور اس پہ ہمارے جعفر شاہ صاحب نے ہماری اے ڈی پی کے اندر چن چن کے ان سکیموں کا ذکر کیا جن میں Zero utilization ہے، ان نئی سکیموں کا ذکر کیا جن میں Zero utilization ہے اور جن سکیموں کے اندر خرچہ ہوا ہے، کوئی 9 سو سکیموں سے زیادہ سکیمیں ہیں، اس سال 12 سو سے زیادہ ہیں، ان ساری سکیموں کو، آپ اے ڈی پی کو اٹھا کر دیکھ لیں، ان سکیموں کو بھی تو دیکھ لیں کہ جن میں خرچہ ہوا ہے۔ بالکل درست کہتے ہیں آپ، کچھ سکیموں کے اندر Zero utilization ہے لیکن وہ پیسے Lapse نہیں ہوئے ہیں، دیکھیں اس کو سمجھنے کی کوشش کریں، وہ Re-appropriate ہوئے ہیں اور وہ خرچ ہوئے ہیں اور میں آپ کے سامنے (مداخلت) میں آپ کے سامنے وہ فگر پیش کردیتا ہوں کہ جو ابھی تک خرچہ ہوا ہے، بالکل وہ 60 بلین کا جو انہوں فگر پیش کیا، بالکل 97 percent جو ہے Utilization ہوئی ہے، 97 percent پیسے جو ہیں وہ خرچ ہوئے ہیں

(تالیاں) یہ اس وقت میں سیکٹر وائز آپ کو وہ پوری ڈیٹیل بتا دیتا ہوں، جو ٹوٹل فگر ہے، وہ 80 بلین ہے، اب تقریباً 80 بلین تک Re-appropriation ہوئی ہے، اسمیں سے جو میں نے Latest report فنانس سے Collect کی ہے، وہ یہ 83 بلین، ہمارا جو Local component تھا اے ڈی پی کا، 83 بلین تھا، اس میں سے 70 بلین جو ہیں، وہ ابھی تک لگ چکے ہیں اور جب فنانشل ایئر Close ہوگا تو فنانشل ایئر کی Closing تک 80 بلین خرچ ہو چکے ہونگے۔ اس میں 3 ارب آپ کے بچ جائیں گے اور اس طرح جو Foreign component ہے، اس میں 21 بلین کا خرچہ ہوا ہے، تو یہ 12 ارب آپریشنل شارٹ فال کا ذکر کیا گیا ہے، یہ سیونگ ہوتی ہے اور یا جو پیسے خرچ نہیں ہوتے ہیں، وہ پھر اس میں Cover ہو جاتے ہیں جس طرح اس سال یہ خرچہ Cover ہوا ہے۔ سر، جو حکومت نے Reforms initiative کی جسکے نتیجے میں کچھ نئی سکیمیں جو ہیں، وہ consultant کے نام سے Introduce ہو گئیں، اسکے بھی میرے پاس فگرز موجود ہیں، نئی سکیموں کے بھی Comparatively delay میرے پاس فگرز ہیں اور پوری ڈیٹیل موجود ہے جس کا PC-II Approve ہوا ہے اور جولائی سے Onward بڑی سکیموں کے بھی Expenditure شروع ہو جائیں گے۔ ایگریکلچر، اوقاف، حج و مذہبی امور، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں، انوائرنمنٹ میں، ہیلتھ میں، ہائر ایجوکیشن میں، ہوم ڈیپارٹمنٹ میں، انڈسٹریز میں، انفارمیشن، لاء اینڈ جسٹس، روڈز، سوشل ویلفیئر، کھیل و سیاحت، ریجنل ڈیویلپمنٹ، مائنز اینڈ منرلز، ان سارے ڈیپارٹمنٹس کے اندر نئی سکیموں کے PC-II منظور ہوئے ہیں اور یہ ڈیلیوری کی بات کرتے ہیں، ویسے On the lighter side delivery جو ہے، وہ 9 ماہ سے 11 مہینے اس کا اوسط عرصہ ہے اور میرے خیال میں اتنا ہی عرصہ اس حکومت کا ہوا ہے، 9 ماہ سے لیکر 11 مہینے تک ہوا ہے، اب ظاہر ہے جولائی کے اندر وہ سارے ہمارے پراجیکٹس Mature ہونے ہیں۔ جو کنسلٹنٹ کا طریقہ کار Introduce کیا گیا ہے، مجھے بتا دیا گیا ہے کہ 70 days لگتے ہیں اس پورے پراسیس میں، کنسلٹنٹ کو Hire کرنے کیلئے، اخبار کے اندر اشتہار کو Evaluate کرنا، ظاہر ہے ٹرانسپرنسی کی تھوڑی قیمت ہمیں ادا کرنا پڑے گی اور جو اگلا سال ہے، اگلے سال پھر بالکل Delay نہیں ہوگا۔ جب آپ ایک Reforms initiative introduce کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں تھوڑا آپ کا

Delayہو جاتاہے۔ میرا خیال ہے سر! کہ ایک فکر ہے، میں ایوان کے ساتھ اس کو شیئر کرنا چاہوں گا، جعفر شاہ صاحب نےZero utilization کی بات کی، میں ان760 سکولوں کاذکر کروں گا،ان لاوارث 760 سکولوں کاذکر کروں گا کہ جو2005ء کے زلزلے میں تباہ ہوئے اور انکاذکر تک کہیں نہیں ہے، بالکل نہیں ہے، 2005ء کے زلزلے میں تباہ ہوئے انکاذکر بالکل کسی جگہ بھی نہیں ہے اور اسی حکومت نے ان کو Trace کیا۔ یہ 760 سکولز ہیں، 07-2005اور اس کے بعد نئی حکومت 2008 میں آئی اور 2013 تک حکومت چلی ہے لیکن اس کا کہیں ذکر نہیں ہے اور انکو Construct بھی نہیں کیا گیا ہے اور اس حکومت نے وہ760 سکول جو ہیں انکوTrace کیا ہے، وہ شامل کئے ہیں، اس پہ کام ہو گا۔

(تالیاں)

اراکین: 2005ء میں تو آپ وزیر تھے۔

جناب سپیکر: تاسو مهربانی اوکړئ، خپل تسلئ سره، ټول به بنه تسلئ سره خبره کوی۔ تاسو پلیز کښینئی، خبره واوروئ، کښینئی۔ ته خپله خبره جاری ساته۔

وزیر بلدیات: (قہقہہ) یہ بالکل درست کہتے ہیں کہ میں اس وقت میں منسٹر تھا، میں ہیلتھ کا منسٹر تھا اور اپوزیشن لیڈر نے آن دی فلور آف دی ہاؤس اور پیپلز پارٹی کے ایک منسٹر صاحب نے ٹی وی پہ آ کے یہ بات کہی ہے کہ اس وقت جو ریکارڈ کام ہیلتھ کے اندر ہوا ہے، یہ اپوزیشن لیڈر نے اپنی Opening speechمیں کہی ہے، (تالیاں) میں اس کی ذمہ داریAccept کرتا ہوں۔ 2005ء کے اندر جس کے پاس ایجوکیشن محکمہ تھا، اگرچہ انکو وہ موقع نہیں ملا، دو سال ان کو ملے تھے پانچ سال میں، اس کی بالکل اپنیCabinet is responsible لیکن اس وقت دو سال 2007ء کےEnd میں ہم نے استعفیٰ دیا، 2007 کےEnd میں ہم نے استعفیٰ دیا تھا، ہمیں ایک سال ملا تھا، ایک سال کے دوران مجھے یہ پتہ نہیں چلا، میں سچی بات بتاتا ہوں کہ یہ جو سٹڈی ہوئی تھی، اس میں اتنے سکولزMissing تھے۔ سر، جو ہمارے محمد علی شاہ صاحب نے پوری ایگریکلچر کے اوپر فوکس کیا اور انہوں نے کہا کہ ایک ارب روپے ایگریکلچر کیلئے رکھے گئے ہیں، ڈیڑھ ارب روپے ایگریکلچر کیلئے انہوں نے، سچی بات یہ ہے کہ Agriculture is vital sector، انہوں نے بالکل درست بات کہی کہ ہمارے 70 percent لوگ ایگریکلچر کے اوپر Dependentہیں، یہ بات بالکل انہوں نے درست کہی لیکن ایگریکلچر کیلئے جو ایریگیشن کے اندر پیسہ لگتا

ہے وہ ایگریکلچر ہے، جو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے اوپر لگتا ہے وہ ایگریکلچر ہے، جو لائیو سٹاک کے اوپر لگتا ہے وہ ایگریکلچر ہے، جو انر جی کے اوپر لگتا ہے Indirectly وہ ایگریکلچر ہے، ان سب کو آپ اگر ملائیں گے تو یہ ایگریکلچر کے فگرز بہت اوپر جاتے ہیں، اسلئے آپ صرف ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ (تالیاں) کو نہ لیں، آپ Overall wholistically چیزوں کو دیکھیں۔ اب ایریگیشن چینل بنتا ہے، اب کوئی بہت بڑی نہر بنتی ہے اور وہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں Reflect ہوتی ہے، وہ تو ایگریکلچر کیلئے، اسلئے یہ میں ان سے Agree نہیں کرتا کہ ایگریکلچر سیکٹر کو Ignore کیا گیا ہے بلکہ Overall جو وسائل کی تقسیم ہوتی ہے، جس طرح ایجوکیشن کو ٹاپ پہ رکھا جاتا ہے، ایجوکیشن کے بعد ہیلتھ کو رکھا جاتا ہے، Infrastructure Roads رکھا جاتا ہے، وہ جو تقسیم ہے اور جو Overall ہمارے اس ملک کے اندر Priority set کی جاتی ہے It is exactly in line with those priorities، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، صرف ایجوکیشن کے اندر ایک اضافہ ہوا ہے اور ایجوکیشن کے اندر Continuously اضافہ ہو رہا ہے، یہ میرے خیال میں اس سے زیادہ ہونا چاہیے، میں سمجھتا ہوں اس سے بھی زیادہ ایجوکیشن کا ہونا چاہیے۔ اگرچہ اس وقت ایک بہت بڑا پورشن ہمارا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو جا رہا ہے، 101 بلین، 111 بلین روپے Out of 404 ایجوکیشن کی طرف جا رہے ہیں، (مداخلت) ہاں پورا اسکا 28 پرسنٹ ہے، محمد علی شاہ باچہ نے مجھے بتایا ہے کہ انکے حلقے کے اندر کوئی پانچ، یعنی یہ خود اسکو، He will bear me out یا وہ خود مجھے Correct کریں گے، انکے حلقے کے اندر پانچ ڈگری کالجز ہیں، اب اگر یہ Disparities کی بات کرتے ہیں، دیر بالا کے اندر اس وقت دو ڈگری کالجز ہیں، دیر پایاں کے اندر تین ڈگری کالجز ہیں، بہت بڑے بڑے ضلع ہیں، اسلئے یہ Over the years disparities ہوئی ہیں، Disparities، ان ضلعوں کو Ignore کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں بالکل Agree کرتا ہوں کہ جو عبدالستار خان نے بات کی ہے کہ بجٹ اور اے ڈی پی دونوں کا۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

وزیر بلدیات: سر، عبدالستار خان نے بالکل درست کہا کہ یہ جو Overall distribution، ویسے کچھ چیزوں کی تقسیم تو بالکل اسی فارمولے کے مطابق ہوتی ہے جو ضلعوں کو پیسے جاتے ہیں، پراونشل فنانس کمیشن کے Through جو پیسے جاتے ہیں، وہ تو بالکل اس کیلئے تو ایک فارمولا ہے لیکن میں ان کے ساتھ بالکل Agree کرتا ہوں کہ Overall بھی ہمیں بیٹھ کر Jointly فارمولا Develop کرنا چاہیے، میں بالکل اس بات کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور اس پہ اگر اس ہاؤس کے اندر Thoroughly ایک ڈیبیٹ، لیکن میں اس فارمولے کو Standard کے طور پر تسلیم نہیں کرتا جو فیڈرل گورنمنٹ کا 7^{th} NFC Award کا ہے، چونکہ وہ چار صوبوں کے اندر تقسیم کا فارمولا ہے اور یہ 25 ضلعوں کے اندر تقسیم کا فارمولا ہوگا کہ جس میں ہر ضلع کے Dynamics بالکل الگ الگ ہیں اور میں بالکل Agree کرتا ہوں کہ Development side پہ اور Recurring side پہ جو ہمارا ریگولر بجٹ ہے، ان دونوں کیلئے بالکل ہمیں بیٹھ کر، ساری پولیٹیکل پارٹیز کو بیٹھ کر Consensus develop کرنا چاہیے لیکن ظاہر ہے وہ ہمارے اس پہ نہیں ہوگا، اس کیلئے اسی قسم کی Lengthy negotiations اور ڈیبیٹ کرنا پڑے گی اور اس کیلئے میکینزم طے کرنا پڑیگا کہ کیسے وہ فارمولا طے کیا جاسکتا ہے؟ یہ جو ہاؤس کے اندر ہمیں بدمزگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ہمیشہ ہر حکومت کو، اس سے ہم اس طریقے سے چھٹکارا پا سکتے ہیں، میں بالکل انکی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ جو میڈیکل کالجز کی بات ہوئی ہے، نوشہرہ یا دیر لوئر کے اندر، سچی بات یہ ہے کہ میڈیکل کالجز اس نظریہ پہ قائم، میں ذاتی طور پہ اس کو اسلئے سپورٹ کرتا ہوں کہ میڈیکل کالج کے بننے کے نتیجے میں وہاں پہ ٹیچنگ ہاسپٹلز Develop ہوتے ہیں اور ٹیچنگ ہاسپٹل بننے کے نتیجے میں وہاں سروسسز بہتر ہوتی ہیں۔ اس وقت ایبٹ آباد کے اندر میڈیکل کالج موجود ہے، اس وقت بنوں کے اندر میڈیکل کالج موجود ہے، اس وقت کوہاٹ کے اندر میڈیکل کالج موجود ہے، اس وقت ڈی آئی خان کے اندر میڈیکل کالج موجود ہے، اس وقت مردان کے اندر میڈیکل کالج موجود ہے، پشاور میں میڈیکل کالج موجود ہے، سوات میں میڈیکل کالج موجود ہے تو یہ بڑے ضلع ہیں، اگر ان کے اندر بھی میڈیکل کالجز بن جائیں تو میرے خیال میں اس کو تو Appreciate کرنا چاہیے، اس کو Encourage کرنا چاہیے۔ اگر کوئی روڈ میرے ضلع میں زیادہ گیا ہے، اس پہ آپ تنقید کرتے ہیں، وہ تو ٹھیک ہے لیکن اس قسم کے Bigger projects

میں، آپ پھر اس پہ بھی دیکھیں کہ جو پی ٹی آئی گورنمنٹ ہے یا جماعت اسلامی ہے، ان کا تورغر میں ہمارا کوئی بھی بندہ نہیں ہے لیکن ہیلتھ سیکٹر کے اندر وہاں پراجیکٹ Reflect ہوا ہے، چترال کے اندر پراجیکٹ Reflect ہوا ہے، کچھ ایسی جگہوں پہ بھی پراجیکٹس Reflect ہوئے ہیں جہاں آپکے Elected representatives نہیں ہیں تو اس کو بھی Appreciate کریں۔ اسلئے سر، میں یہ ایک گزارش کرنا چاہونگا اور سچی بات یہ ہے کہ میں ساری چیزوں کو تو Cover نہیں کر سکا ہوں اور سارے پوائنٹس میں نے نوٹ کر لئے تھے لیکن بجٹ کو Wholistically دیکھا جائے تو میں بالکل اس بات کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ بجٹ یہ کوئی Sacred document نہیں ہے، آسمانی صحیفہ نہیں ہے اور سچی بات یہ ہے کہ یہ جو بجٹ 'ایکسر سائز' کرتے ہیں، اس میں پولیٹکل لیڈرشپ ضرور اپنا ویژن شامل کرتی ہے، ضرور اپنی Priorities شامل کرتی ہے لیکن یہ 'ایکسر سائز' وہی بیوروکریسی، وہی لوگ کرتے ہیں جو آپ کے پاس بھی ہوتے ہیں، آپ سے پچھلی والی، ہم اپنا ویژن اس میں شامل کرتے ہیں، ان کو ڈائریکشن دیتے ہیں، اس کے اندر کوئی بہت بڑی تبدیلی نہیں ہوتی ہے، اس کے اندر ہم اپنی Priorities اور اپنے جو Election manifestoes ہیں، ان کو Reflect کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم نے لوکل گورنمنٹ کا وعدہ کیا ہے کہ ہم لوکل گورنمنٹ الیکشن کریں گے تو لوکل گورنمنٹ کیلئے ہم نے پیسے رکھے ہیں، لوکل گورنمنٹ کیلئے جو ویلیج کونسلز ہیں، اس کیلئے ہم نے 5 ہزار سیٹیں جو ہیں وہ Create کی ہیں تاکہ اس کے نتیجے میں ہم الیکشن کرا سکیں۔ تو ہم اپنی Priorities کو اور اپنے الیکشن Election manifestoes کو Materialize کرنے کیلئے اس میں اپنا ویژن ڈال دیتے ہیں لیکن یہ پراسیس جو ہے، اس کا جو Basic framework ہے، وہ ابھی تک تبدیل نہیں ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کو تبدیل ہونا چاہیے، میں سمجھتا ہوں اس پہ بحث ہونی چاہیے، اس کیلئے طریقہ اور وہی، اس کیلئے پہلے جس طرح میں نے وسائل کی منصفانہ تقسیم کی بات کی، اس کیلئے فارمولا طے ہونا چاہیے، اس پہ بحث ہونی چاہئیے، اس پہ ایک الگ سے کوئی Sitting ہونی چاہیے۔ میں بالکل ان کے ساتھ Principally agree کرتا ہوں لیکن اگر آپ کے پاس More statistics سامنے آجائیں گے کہ جو بحیثیت مجموعی 404 ارب روپے ہیں، وہ کس ضلع کے پاس کتنا، کس ضلع کے پاس کتنا جارہا ہے؟ یہ بھی ہم کسی وقت اس ایوان میں پیش کرینگے تاکہ آپ کے سامنے

Clear picture آسکے اور صرف چند روڈز کی بنیاد پہ آپ Subjectively نہ کہہ سکیں کہ ایک ضلع کے اندر سارے فنڈز جارہے ہیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ نماز کیلئے بریک کرتے ہیں، آدھا گھنٹہ کیلئے بریک کرتے ہیں۔ جی جی، محمد علی شاہ باچا۔ پھراس کے بعد آدھا گھنٹہ کیلئے بریک۔

سید محمد علی شاہ: دا منسٹر صاحب خبرہ اوکړہ جی، زما د حلقې خبرہ ئے اوکړہ چې د دوئ حلقه کښې پینځه ډگری کالجز دی نو صرف د دوئ په دغه کښې ئے راولم او د دې هاؤس په دغه کښې هم راولم چې یره زما په حلقه کښې پینځه ډگری کالجز نشته، جناب سپیکر! پته نشته دوئ ته چا غلط انفارمیشن ورکړے دے۔

وزیر بلدیات: I withdraw my words لیکن میں نے کہا کہ پورے دیر کے اندر دوڈگری کالجز ہیں اس وقت. I will check it but I withdraw my words.

جناب سپیکر: آدھے گھنٹے کیلئے بریک کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: چلیں آپ اپنی بات ختم کرلیں تاکہ لوگ بھی آجائیں گے۔

وزیر بلدیات: سر، میں ایک آخری پوائنٹ بھول گیا تھا اور وہ جو کل والا 'دی نیوز' اخبار ہے، ویسے اخبار کے اندر دو پورشنز ہوتے ہیں، ایک جو Editorial page ہوتا ہے، اس میں کالم ہوتے ہیں جو Editorial ہوتا ہے وہ ایک قسم کا چیزوں کا Objective evaluation کرتا ہے۔ 'دی نیوز' اخبار نے جو اس KP کے بجٹ کے اوپر اداریہ لکھا ہے، اس میں انہوں نے لکھا ہے، جو KP کے بجٹ کے حوالے سے جو پہلا جملہ ہے، میں ذرا ایوان کی Consumption کیلئے اس کو شیئر کرنا چاہتا ہوں کہ:

It comes as something surprise that the Partys` least experience in governance and which has often been rightly accused of political immaturity, has come out with the boldest budget proposals of any Provincial Government.

یہ جو پہلا جملہ ہے اس کا کہ وہ پارٹی جس کو یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ وہ Inexperienced ہے، انہوں نے سب سے بہتر بجٹ پیش کیا، یہ ایک ایسے نیوز ادارے کی طرف سے ہے کہ اس وقت پی ٹی آئی اور انکے

درمیان Confrontation چل رہی ہے اور انہوں نے اپنے اداریہ کے اندر بڑا Boldly جو KP کا بجٹ ہے اسکی تعریف کی ہے، تو میں ایوان کے ساتھ صرف یہ شیئر کرنا چاہتا تھا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: مولانا عصمت اللہ صاحب، حضرت مولانا عصمت اللہ صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ الحمدللہ رب العالمین۔ صدق اللہ و مولانا العظیم۔ جناب سپیکر صاحب، میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے 15-2014 کی بجٹ سپیچ میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا۔ جناب والا! یہ بجٹ حقیقت میں ایک تخمینہ ہوتا ہے کہ اس صوبے کی ضروریات، اس صوبے میں بسنے والے لوگوں کی ضروریات اور حکومت کی طرف سے دستیاب وسائل کے ذریعے سے ان کو کیسے رفع کیا جائے اور جناب والا! یہاں اس صوبے اور دوسرے صوبوں میں فرق ہے اور اس حوالے سے بھی کہ یہ صوبہ امن و امان کے حوالے سے اور پھر رقبے کے حوالے سے بھی کافی پھیلا ہوا ہے اور ہم مانتے ہیں کہ مشکلات زیادہ ہیں، وسائل کی کمی ہے تو اس حوالے سے شاید ہم اس صوبے کے عوام کے جو مسائل، مشکلات ہیں، کونے کونے تک نہ پہنچ سکیں لیکن یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس صوبے کے عوام کو، ان کی ضروریات کو بلا تفریق مد نظر رکھ کر اس بجٹ میں ان کا ضرور حصہ رکھیں اور ساتھ ہی ہم یہ توقع اسلئے بھی رکھتے ہیں کہ ہمارے وزیر خزانہ سراج الحق صاحب نے بجٹ سپیچ کے تیسرے نمبر پر فرمایا کہ ہماری حکومت جمہوریت پر یقین رکھتی ہے، ہم نے اقتدار میں مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست اور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے رشدین کے عہد زرین کو اعلیٰ ترین نمونے کے طور پر سامنے رکھا ہے، ہم آج اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ ہم اس ملک بالخصوص صوبہ خیبر پختونخوا کو سیاسی، معاشی، معاشرتی استحصال سے پاک معاشرے میں تبدیل کرینگے اور ساتھ ہی جناب سپیکر! میں ایک اور بات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جب منسٹر حلف اٹھاتا ہے تو اس کے حلف نامے میں یہ بات درج ہے کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا سرکاری فیصلوں پر اثرانداز نہیں ہونے دونگا اور ساتھ ہی اس حلف نامے میں لکھتے ہیں کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلاخوف و رعایت، بلا رغبت و عناد قانون کے مطابق انصاف کرونگا اور جناب سپیکر! ساتھ ساتھ اس حلف میں آپ بھی شامل ہیں کیونکہ بحیثیت سپیکر آپ نے جب یہ حلف اٹھایا تھا تو سپیکر کے حلف میں بھی یہ الفاظ

شامل ہیں اور بالخصوص آپ کی ذمہ داری تواسلئے بھی بنتی ہے کہ آپ کواس ہاؤس نے بلا مقابلہ سپیکر چنا ہے اور ہر ایک ممبر کی یہ توقع ہوتی ہے کہ مجھے اگر کوئی مشکل آجائے، مجھے اگر کوئی مصیبت آجائے، میرے ساتھ اگر کوئی ناانصافی ہو، میرے ساتھ اگر کوئی زیادتی ہو، میرے حلقے کے لوگوں کو اگر نظرانداز کیا جائے تو میں ضرور سپیکر صاحب کی طرف رجوع کرونگا کیونکہ اس ہاؤس کے آپ کسٹوڈین ہیں، آپ محافظ ہیں، آپ ان تمام ممبران کے حقوق کے بھی محافظ ہیں، ان کی عزت کے بھی محافظ ہیں، ان ساری چیزوں کو مدنظر رکھ کر ہم یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ دوسرا بجٹ ہے اور اس میں ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے ساتھ یہ بات بھی بتائی تھی اور اسی فلور کے ریکارڈ پر یہ بات موجود ہے کہ آئندہ سال ہم مرکز کی طرح ادھر بھی صوبائی فنانس کمیشن بنائیں گے اور اسی صوبائی فنانس کمیشن میں ہم وسائل کی منصفانہ تقسیم کا فارمولا طے کرینگے لیکن افسوس شاید وہ بھول گئے ہونگے کہ نہیں بنا سکے لیکن جو پہلے ساتھیوں نے باتیں کی ہیں، میں ان کو نہیں دہراؤنگا، یہاں پر شاید میرا مؤقف اور ستار صاحب کا مؤقف ایک ہی ہو کیونکہ ہم دونوں ایک ہی خطے سے تعلق رکھتے ہیں جو اس صوبے کا محروم ترین اور پسماندہ ترین خطہ ہے اور ساتھ ہی سراج صاحب ہمارے وزیر خزانہ صاحب جب وفاق کے فنانس کمیشن میں بیٹھتے ہیں اور اس صوبے کیلئے جب حق مانگتے ہیں تو وہ یہاں کی آبادی کو بھی پیش کرتے ہیں، یہاں کی غربت کو بھی پیش کرتے ہیں، تو اب میرا سوال یہ ہے کہ جب مرکز سے فنڈ لیتے ہوئے اس صوبے کے ایک ایک فرد کو آپ گن کر فنڈ لیتے ہیں جو 80 پرسنٹ فنڈ اسی تناسب سے ملتا ہے اور پھر 10 پرسنٹ فنڈ آپ غربت کے تناسب سے لیتے ہیں اور ادھر لا کر آپ پھر بعض دورافتادہ، پسماندہ علاقوں کو آپ نظرانداز کرتے ہیں تو میں انتہائی ادب سے پوچھونگا کہ میں اس کو کیا کہوں؟ میں اس کو انصاف سے تعبیر کروں، میں اس کو عدل کہوں اور میں اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا وطیرہ کہوں، میں کیا کہوں؟ اور اگر منفی انداز میں میں کچھ الفاظ استعمال کروں تو پھر آپ کی طرف سے مجھے کہا جائے گا کہ مولانا! آپ نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے، اسلئے میں نہیں کہونگا لیکن اتنا میں ضرور کہونگا کہ اس کو میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاف سے تعبیر نہیں کرونگا، خلفائے راشدین کا انصاف یہ نہیں ہے۔ لہذا میرا اگلہ ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی لیتا ہے، آپ ﷺ کے انصاف کا دعویٰ بھی کرتا ہے، آپ ﷺ کے عدل کا دعویٰ بھی

کرتا ہے اور خلفائے راشدین کا نام بھی Quote کرتا ہے اور دعویٰ بھی وہی رکھتا ہے، آئینہ وہی رکھتا ہے اور پھر کردار دوسرا ہو تو میرا اگلہ ضرور ہوگا۔ اور یہ بات بھی میں آج کہنا چاہتا ہوں کہ ہم کہتے ہیں کہ احتساب ہو، ہم کہتے ہیں کہ میرٹ ہو، ہم کہتے ہیں کہ کرپشن ختم ہو، ہم کہتے ہیں کہ اقرباءپروری ختم ہو، ہم کہتے ہیں کہ یہاں پر علاقائیت اور قوم پرستی ختم ہو تو جناب والا! سب سے بنیادی اہم دستاویز یہی بجٹ کی کاپی ہے، یہاں وسائل کی تقسیم ہے، اگر اس میں انصاف نہیں ہے، اس میں شفافیت نہیں ہے تو پھر کس چیز سے ہم شفافیت کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ یہاں بندر بانٹ ہو، جس آدمی کے پاس اختیار ہو، وہ اپنی حد سے انحراف کرکے دوسرا طریقہ استعمال کرتا ہو، اس کو اپنا حلف بھی یاد نہ ہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں اس کو؟ میں تو اس کو انصاف نہیں کہہ سکتا۔ جناب والا! یہاں بات اس طرح ہے کہ یہ 'دنیا' ٹی وی پر ایک پروگرام آتا ہے 'حسب حال' اور اس میں زیادہ تر مزاحیہ پروگرام ہوتے ہیں لیکن اس میں ایک پروگرام 'مخبری' کا ہے، آج میں اسی 'مخبری' کو مدنظر رکھ کر ایک بات میں بتانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ Schedule of new expenditure یہ ہمارے بجٹ کی کتابوں میں ہمیں حساب دیا گیا ہے، اس میں جو آئندہ سال کیلئے نئی پوسٹیں Create کی گئی ہیں، اس میں محکمہ وائز بھی تفصیل درج ہے اور ضلع وائز بھی تفصیل درج ہے، اس میں میں مخبری کرنا چاہتا ہوں ممبران اسمبلی کو، اور اس کا موازنہ میں بتانا چاہتا ہوں، یہاں پشاور جو اس صوبے کا دارالحکومت ہے اور پورے صوبے کیلئے ماں کی حیثیت رکھتا ہے، تمام صوبے کے عوام کا مرجع الخلائق ہے، اس کیلئے 580 پوسٹیں رکھی گئیں، پھر شاید آپ کے علم میں بھی نہ ہو، نوشہرہ کیلئے 246 پوسٹیں آئندہ سال، روزگار ملے گا لوگوں کو، صوابی بھی اس طرح ہے لیکن دیر پائیں کیلئے 407 پوسٹیں ہیں اور اگر دیر بالا ساتھ ملائیں تو دیر بالا کیلئے 340 پوسٹیں ہیں، ان دونوں کو اگر ملایا جائے تو یہ 740 بنتی ہیں، تو اس کو میں کن الفاظ سے تعبیر کروں، اس کو میں کونسے انصاف سے تعبیر کروں اور یہ پوسٹیں کون منظور کرتا ہے؟ جناب سپیکر! یہ تو فنانس منظور کرتا ہے اور فنانس کا محکمہ کس کے زیر سایہ ہے جناب سپیکر؟ لہذا جناب سپیکر! یہ الفاظ کے ہیر پھیر کی بات نہیں ہے، ہمیں انتہائی سنجیدگی سے لینا چاہیے ورنہ اسی تفرقہ بازی سے اسی فنڈنگ کی ناانصافی سے، اسی طرح روزگار کی ناانصافی سے، اور یہاں پر میرے وزیر بلدیات صاحب نے بتایا کہ نوشہرہ بھی بہت بڑا ضلع ہے اور دیر پائیں بھی بہت بڑا ضلع ہے، اگر میڈیکل کالج بن جائے تو کوئی بری

بات نہیں لیکن آپ مانسہرہ کو کیوں بھول جاتے ہیں، کیا مانسہرہ ان سے بڑا نہیں ہے، وہ اس صوبے کا حصہ نہیں ہے؟ جب سے ہمیں یاد پڑتا ہے، پورے ہزارہ ڈویژن میں ایک ایوب میڈیکل کالج تھا، اس کے بعد سے وہاں ہزارہ کیلئے کوئی بھی ایسا تعلیمی ادارہ شجرہ ممنوعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کل اگر یہ لوگ انہی حقوق کی محرومیوں کی وجہ سے وہ صوبہ مانگتے ہیں تو پھر آپ ان کو کہتے ہیں کہ نہیں جی، آپ صوبہ کیوں مانگتے ہیں؟ وسائل کی یہی غیر منصفانہ تقسیم لوگوں کو ان جیسی باتوں پر مجبور کردیتی ہے، اسی لئے تو شیخ مجیب نے کہا تھا کہ مجھے اسلام آباد کے روڈوں سے ایملی اور سونڈ کی بو آتی ہے، پٹسن کی بو آتی ہے۔ وسائل ہمارے ہیں، ڈیمز ہمارے علاقوں میں ہیں، تو اس حوالے سے جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہوگی کیونکہ یہ ایک Proposed budget ہے اور اب تو سراج صاحب کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے الحمد اللہ، کیونکہ یہ اب امیر بن گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: ایک بڑی جماعت کے، جو اسلامی اصولوں پر کاربند ہے تو لہذا ہم ان سے ضرور یہ تقاضا کرینگے کہ وہ اپنی اس بات پر بھی قائم رہینگے کہ نیشنل صوبائی فنانس کمیشن بنا کر، ہم یہ نہیں مانگتے ہیں کہ ہماری اگر آبادی کم ہے، وفاق سے ان کیلئے اگر فنڈ لایا آپ نے، ان سے زیادہ دے دیں لیکن ان لوگوں کا جتنا حق بنتا ہے، وہ ہم آپ سے ضرور مانگیں گے سراج صاحب۔ اگر۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ منور خان صاحب، منور خان صاحب، یو منٹ منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر، مجھے بات ختم کرنے دیں، اور باقی یہ بجٹ، میں آتا ہوں بجٹ کی طرف جناب سپیکر! میرا یہ دعویٰ ہے کہ یہ 44 ارب روپیہ خسارے کا بجٹ ہے اسلئے کہ ہمارے فنانس منسٹر نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا ہے کہ 34 ارب بجلی کی مد میں ملیں گے حالانکہ اس کا ان کے ساتھ کسی نے وعدہ تک نہیں کیا ہے، یہ مفروضہ ہے اور اس کے علاوہ 12 ارب کا شارٹ فال ہے تو ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ متوازن بجٹ ہے یا فاضل بجٹ ہے؟ اس کے علاوہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ یو منٹ، چې دوئ خبره خلاصه کړی بیا به تا سو، مولانا صاحب! اگر مختصر کریں تو مہربانی ہو گی تا کہ ہم سب کو موقع دیں۔ جی جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: اس کے علاوہ جناب والا! تعلیم کیلئے اضافی بجٹ ظاہر کیا گیا ہے تو وہ زیادہ تر تنخواہوں کی مد میں ہے، تنخواہوں کی مد میں جبکہ دیگر ضروریات کیلئے فراہم کردہ بجٹ جاریہ بجٹ میں بھی امسال صرف سات فیصد خرچ ہوا ہے اور آئندہ سال بھی یہی صورتحال رہے گی، نیز گزشتہ تین سالوں میں پی ٹی سی فنڈ جو سکولوں کی مرمت، چاک، ٹاٹ وغیرہ کیلئے ہوتا ہے، وہ تو جاری ہی نہیں کیا گیا، وہ کدھر گیا؟ اس کا تو اس بجٹ میں ذکر ہی نہیں ہے اور اسی طرح جناب سپیکر، میں آخر میں یہ بات عرض کرونگا کہ Budget books میں کچھ غیر ضروری کتابوں کا بوجھ رکھا گیا ہے، مثال کے طور پر Budget Memorandum, White Paper, Output based budget، تو یہ کتابیں ایک ہی جیسی ہیں صرف ان میں الفاظ کا ہیر پھیر ہے اور یہاں ممبران اسمبلی کیلئے اتنا بڑا بوجھ بنایا گیا ہے کہ بیچارے اٹھانے سے مجبور ہیں۔ یہ ان کتابوں میں آپ دیکھیں جی، کوئی فرق نہیں ہے، یہ وائٹ پیپر ہے اور یہ Output based budget ہے، ان میں کوئی فرق نہیں ہے، لہٰذا ان پر یہ جو اضافی اخراجات ہم لاتے ہیں تو اس کا تھوڑا سا تدارک کرنا چاہیے تاکہ ممبران اسمبلی کو بھی ان چیزوں کو اٹھانے میں مشکلات درپیش نہ ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ منور خان صاحب، اس کے بعد شوکت صاحب اٹھ جائیں گے، یہ بس دو منٹ بات کرتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔ میں یہاں پر یقیناً وضاحت کرونگا اور بار بار ہم آپ کی طرف، جب صوابی کی بات آتی ہے تو ہم آپ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ صوابی نے سارا فنڈ لیا ہے لیکن یقیناً وضاحت کے بعد یہ ہمیں پتہ چلا کہ وہاں پہ اور بھی ایم پی ایز ہیں، شہرام ترکئی بھی ہیں اور باقی لوگ ہیں لیکن میں اس سلسلے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ ایسا محسوس نہ کریں، ہم آپ سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے لئے کم از کم آپ جہاں جس جگہ پہ بیٹھے ہیں، ہم اپنی آواز آپ تک پہنچائیں گے اور اگر ہماری باتوں سے آپ کو تکلیف ہوئی ہے تو ہم اس کیلئے معذرت کرتے ہیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی، شوکت صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: منور خان صاحب نے مجھے بھی بتایا کہ ایسا نہ ہو کہ سپیکر صاحب یہ سمجھیں کہ ہم آپ کے توسط سے بات کرتے ہیں اور ہم ضلع کی بات کرتے ہیں، آپ کے حلقے کی بات نہیں کی ہے، اگر میں نے کی ہے تو وہ بھی پوری صوابی کی ہے جس میں شہرام خان بھی ہیں، دوسرے بھی ممبران ہیں، تو یہی وضاحت کرنی تھی۔

جناب سپیکر: جی، شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آج میں یہاں ایک انتہائی اہم مسئلہ اٹھانا چاہتا ہوں کہ ابھی جو وقفہ ہوا تھا، اس وقفے کے دوران اگر کسی نے بھی ٹی وی چینلز کھول کر دیکھے ہوں تو جو مناظر ٹی وی چینلز پر دکھائے گئے، میرے خیال میں پاکستان کی سیاست، جو سیاسی تاریخ ہے، آج اس کی بدترین مثال اور بدترین مناظر دیکھے گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کے اندر جبر، ظلم اور بربریت کی ایک داستان رقم کی گئی، ایک احتجاجی مظاہرے کے دوران خواتین اور نوجوانوں کو گھسیٹا گیا ہے اور آٹھ، اس میں دو خواتین اور چھ جوان مرد جو ہیں، اس میں جاں بحق ہوئے ہیں اور سو سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں، تو جس طریقے سے اس کو ٹی وی چینلز پر دکھایا گیا، میرے خیال میں ایسا لگ رہا تھا جیسے کہیں باہر کی کوئی فورس آ گئی ہے، پاکستان کے اندر گھس گئی ہے اور اپنے دشمن کو مار رہی ہے، اس طرح سیاسی کارکنوں کی مار پیٹ جاری تھی اور خواتین کو گھسیٹا گیا۔ تو میرے خیال میں جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ طاہر القادری صاحب کے ساتھ میرا کوئی سروکار نہیں لیکن ہم سیاسی ورکر ہیں، اگر کوئی احتجاجی مظاہرہ ہو رہا ہے، اگر کوئی احتجاجی مظاہرہ ہو رہا ہے تو میرے خیال میں یہ جمہوری ملک ہے اور جمہوری ملک میں ہر کسی کو حق ہے کہ وہ پر امن مظاہرہ کرے، احتجاج ریکارڈ کرائے لیکن جس طریقے سے پولیس نے تشدد کیا ہے، وہ میں سمجھتا ہوں کہ انسانی حقوق کی پامالی ہوئی ہے اور یہ بھی ایک عجیب سی صورتحال ہے جناب سپیکر! کہ ڈیڑھ دو گھنٹے تک براہ راست نشریات ہو رہی تھیں اور کہیں ہمیں نظر نہیں آیا کہ وزیر اعلیٰ کی ایک Call پر یہ تشدد بند ہو سکتا تھا لیکن نظر نہیں آیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کہاں تشریف لے جا چکے تھے اور وہ کہاں تھے اور کیوں خاموش

رہے؟میں یہ سمجھتاہوں کہ اس طرح کی صورتحال جمہوریت کے خلاف سازش ہے،اس پر کوئی بھی سیاسی ورکر خاموش نہیں رہ سکتا،اس کی باقاعدہ انکوائری ہونی چاہیے اور ایک اعلیٰ سطحی، یہ نہیں کہ اپنے نامزد کردہ، بلکہ میرے خیال سے سپریم کورٹ کواس کا سوموٹو ایکشن لیناچاہیے تھا،اس سے بڑاواقعہ میں نہیں سمجھتا کہ پاکستان کے اندراس طرح رونماہوسکے۔ پاکستان کواس وقت یکجہتی کی ضرورت ہے،ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑرہے ہیں اور اس جنگ کو ہم جیتنا چاہتے ہیں تو دوسری طرف ہم اپنے ملک کے اندراس طرح کی کارروائیاں کرکے جناب سپیکر! پوری دنیا کے اندر بہت غلط میسج دیناچاہتے ہیں، پاکستانی چینلز کو جنہوں نے دیکھا ہوگا، میرے خیال سے ہمارے سر شرم سے جھک گئے، جناب سپیکر! ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ، شوکت صاحب۔ جناب سردار فرید احمد خان صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر ما له یو منټ را کړئ۔

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین : سپیکر صاحب! شکریه، شکریه سپیکر صاحب۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دعا به او کړو۔

جناب سپیکر: ہاں دعا بھی کرلینگے، مفتی صاحب۔

جناب سردار حسین: زه خبره کوم بیا به دعا اوکړو، زه خبره کوم بیا به دعا اوکړو۔ شکریه، سپیکر صاحب۔ شوکت صاحب حقیقت دا دے چې بنه نکته مخې ته راوړه او مونږ هم او کتل، بلکه پکار هم دا ده چې تشدد که د هر طرف نه کیږی، تشدد جس طرف سے بھی ہو، ہمیں شدید الفاظ میں نہ صرف اس کی مذمت کرنی چاہیے اور پھر جمہوری حکومتوں میں اس طرح کے جو واقعات ہوتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتاہوں کہ یہ پاکستان میں جس طرح کی صورتحال ابھی جاری ہے، یہ انتہائی افسوناک ہے،اس کو ہمیں سطحی طور پر نہیں دیکھنا چاہیے،اس کے پیچھے جو عزائم ہیں، اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے ہم سب دعا گو ہیں کہ یہ ساری چیزیں جو ہیں، یہ ناکام ہو جائیں۔ ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور جو وہاں پر جاں بحق ہو گئے ہیں، ان کی مغفرت کیلئے بھی دعا کرتے ہیں اور جو وہاں پر زخمی ہیں، ان کی صحتیابی کیلئے بھی دعا کرتے ہیں لیکن میں ضرور صوبائی حکومت کو اس کے ساتھ ہی ایک

واقعہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے پانچ دن پہلے سوات میں بانڈئی میں، یہاں پر سوات کے ہمارے بھائی ممبران بیٹھے ہیں، وہاں پر مظفر علی خان جو کہ پہلے شہید ہو چکے ہیں، ان کے بیٹے نعمت علی خان پہ اٹیک ہوا، لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل میں پڑا ہے، ساتھ ہی ساتھ ہماری نیشنل یوتھ آرگنائزیشن کے جو ڈسٹرکٹ پریزیڈنٹ تھے، خلیل اللہ، اس کو شہید کیا گیا، میں ذرا صوبائی حکومت کو یہ بھی یاد دلاؤں کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہاں سے میں نے اس کو دیکھا تھا محمود خان کو، محمود خان ادھر آئے تھے، سوات کے رہائشی ہیں لیکن میں صوبائی حکومت کو ریکویسٹ کرونگا کہ وہ اسی طرح ہی پڑے ہیں، میں خود وہاں پر گیا، پھر میں نے ریکویسٹ کی، بولٹن بلاک میں ہم نے اس کو شفٹ کرایا اور میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ خود مظفر علی خان کو شہید کیا گیا، ان کے بھائی کو شہید کیا گیا، اس کے بیٹے کو شہید کیا گیا، یہ جو نعمت علی خان ہیں، ان کے دو ماموں کو شہید کیا گیا اور بائیس سالہ اس کا جو بچہ ہے، فیصل، وہ زخمی ہے اور وہ Paralyzed ہے، یعنی ایک ہی گھر کے 9 لوگوں کو شہید کیا گیا ہے۔ تو فنانس منسٹر صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہیں، ساری حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہ رہا ہوں کہ ذرا آپ لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل جائیں، ان کا بھی پوچھیں اور جتنا آپ لوگوں سے ہو سکے تو آپ لوگوں کی مہربانی ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب سراج صاحب۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u> : جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، موقع دیتا ہوں اس کے بعد۔

<u>جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب نے اور سردار حسین بابک صاحب نے لاہور کے واقعے پر اور سوات کے واقعے پر جس افسوس کا اظہار کیا ہے، ساری قوم کی طرف سے اور اسمبلی ممبران کی طرف سے ہم پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم لاہور کے ان غمزدہ خاندانوں کے ساتھ ہیں، Individual کی طرف سے جہاں بھی کوئی اس طرح کی کارروائی ہو جو غیر قانونی ہو، جس میں بے گناہ لوگ مارے جاتے ہیں، ہم نے ہمیشہ اس کی مذمت کی ہے، پریشانی کا، افسوس کا اظہار بھی کیا ہے اور حکومت کا فرض بھی ہے اور حق بھی ہے کہ ہر شہری کی جان اور مال کی حفاظت کرے، وہ سوات ہو یا کوہستان ہو یا کوئی اور علاقہ ہو لیکن آج لاہور میں یہ جو واقعہ ہوا ہے، پولیس

کی طرف سے پہلے تشدد اور بعد میں سیدھا فائر ہوا ہے عام لوگوں پر، جلوس میں آنے والوں پر، اور اپنی گلی یا اپنے علاقے کی حفاظت کرنے والوں پر، میرا نہیں خیال کہ اس طرح کا واقعہ واقعی ماضی قریب میں ہوا ہو۔ بہر حال ہمیں امید ہے کہ مرکزی حکومت اس پر ہائی پیمانے پر، بڑی سطح پر قابل اعتماد ذریعے سے ایکشن لے گی اور ذمہ داری بھی فکس کریگی اور میں امید رکھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے ایکشن سے یہ ثابت کریں کہ ان کو اس واقعہ پر افسوس ہے اور پولیس نے جو بے انتہا دہشت گردی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری سیاسی تاریخ میں سیاسی حکومتوں پر ایک بدنما داغ ہے، لہذا ہم اس ایوان کی طرف سے متاثرہ خاندانوں کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم ان کے غم، درد اور تکلیف میں برابر کے شریک ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو شہادت کے عظیم مرتبے سے سرفراز فرمائے اور مرکزی حکومت سے بھی اور صوبائی حکومت سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایسا ایکشن لے تاکہ پھر کوئی عام آدمی یا اہم آدمی قانون ہاتھ میں لیکر دوسرے کی جان نہ لے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج جو افسوناک واقعہ شوکت یوسفزئی صاحب نے جس کا اظہار کیا، میں خود چاہ رہی تھی کیونکہ آج تو بجٹ سیشن کی وجہ سے موقع نہیں ملا اور جب بریک ہوئی، اس میں بھی لیکن جب اطلاع آئی تو یہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس واقعے کے اوپر شدید غصہ اور غم دونوں کے ملے جلے جذبات تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایسے واقعہ کی کوئی وجہ نہیں بنتی اور خاص طور پر جمہوری حکومت اور خاص طور پر جبکہ خادم اعلیٰ جو ہیں، وہ صوبے کی تمام چیزوں کیلئے خود ذاتی طور پر ہمیشہ فرنٹ لائن پر ہوتے ہیں، ان کو یہ ایکشن لینا چاہیے اور ایک ہائی لیول جوڈیشل اس کی Interrogation order کرنی چاہیے، Investigation اور اس کے ساتھ ہی جو Victims ہیں یا شہداء ہیں، ان کے ساتھ بھرپور ہماری ہمدردی، ان کو فوری طور پر، ان کے اس غم میں نہ صرف شامل ہونا چاہیے بلکہ ان کے لواحقین ہیں، اس کا مداوا بھی کرنا چاہیے، قومی وطن پارٹی کی طرف سے ہم اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ جمہوریت میں اس طرح کے واقعات جو ہیں، اب ان کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں لیکن افسوس ہے، جس طرح بابک صاحب نے سوات کے واقعہ کا کہا، ایسے واقعات پر جناب سپیکر! ان کیلئے

بھی صوبائی حکومت کو چاہیے کہ وہ بھی فی الفور ایکشن لے اور جن پر ظلم ہوا، اس خاندان کے ساتھ بھی، ان کے اس غم میں نہ صرف شامل ہو بلکہ ان کے نقصان کا ازالہ، ظاہر ہے جو شہید ہو گئے، ان کے ساتھ تو آپ صرف یا تو دعا کر سکتے ہیں یا پھر ان کے لواحقین کے ساتھ بھرپور مدد کر سکتے ہیں، یہ صوبائی حکومت کو چاہیے کہ اس کے اندر بھی مکمل تحقیق کر کے اور پھر جو بھی اس میں شامل ہے یا جو اس کا ذمہ دار ہے، ان کو قرار واقعی سزا دینی چاہیے۔ میں سمجھتی ہوں جناب سپیکر! کہ ایوان میں ضرور آج ان شہداء کیلئے، لاہور کا جو سانحہ ہے، لاہور کے واقعے کیلئے فاتحہ ہونی چاہیے اور اب جس چیز کا جو ڈر ہے، ذاتی طور پر میں سمجھتی ہوں کہ خدا نخواستہ، اللہ نہ کرے لیکن یہ جو واقعہ ہے اور اس پر اس طرح کا پولیس کا 'ری ایکشن'، پولیس گردی تو بس ایک وسوسہ سا پیدا کرتا ہے کہ یہ کسی اور آنے والے ایسے واقعے کا پیش خیمہ نہ ہو جس کیلئے ہم لوگ یہ کبھی نہیں چاہینگے کہ جمہوریت کو 'ڈی ریل' کرنے کیلئے کسی طور پر کوئی ایسے معاملات ہوں لیکن یہ بہت ہی ایک گمبھیر ہے کیونکہ عام طور پر بڑے بڑے جلوس ہوئے، بہت بڑے بڑے جلسے ہوئے اور ان کو مکمل طور پر تحفظ ملا لیکن آج ایسی کیا وجہ ہوئی کہ پولیس کی طرف سے اس طرح کی گھناؤنی حرکت کا ارتکاب کیا گیا؟ اس کی مکمل طور پر تحقیقات ہوں اور پھر جو بھی ذمہ داران ہیں، ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیے، یہی ہماری امید ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سلیم خان صاحب۔

<u>جناب سلیم خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ آج جو لاہور کے اندر واقعہ ہوا، میں خود ٹی وی پر دیکھ رہا تھا، بڑا افسوس ہوا سر! کہ تحریک منہاج القران کے کارکنوں کے اوپر پولیس کی فائرنگ اور آپس میں فائرنگ ہوئی جس کی وجہ سے آٹھ قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں، ایک پولیس کی اور سات جو ہیں سویلین کی، جس میں دو خواتین بھی شامل ہیں۔ سر، ایسے لگ رہا ہے کہ پنجاب حکومت خود یہ حالات خراب کر رہی ہو یا اس کے پیچھے کوئی اور سازش ہے مگر اس وقت ایک طرف تو ساؤتھ وزیرستان کے اندر آپریشن چل رہا ہے اور دوسری طرف لاہور کے اندر یہ واقعہ بڑا افسوسناک ہے، اس پر پوری قوم غمزدہ ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے خصوصاً ہم اس کو Condemn کرتے ہیں، یہ نہیں ہونا چاہیے تھا اور ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کے اوپر فل جوڈیشل انکوائری ہونا چاہیے کہ غلطی کہاں سے ہوئی ہے، کس طرف سے

ہوئی ہے، پولیس کی طرف سے یا سویلین کی طرف سے ہوئی ہے؟ تو یہ قوم کے سامنے آنا چاہیے تاکہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں اور سویلین کے اوپر اس طرح پولیس کی اندھا دھند فائرنگ جو ہے یہ آئندہ پھر اس طرح کی نہ ہو۔ تو سر! ہم اس کو Fully condemn کرتے ہیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا جعفر شاہ صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، نلوٹھا صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جی، تھینک یو جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، اس سلسلے میں بابک صاحب نے بھی اس پر بات کی اور میں بھی اس کی مذمت کرتا ہوں، جو ہوا ہے اس کی انکوائری ہونی چاہیے اور اس طرح کے ایسے واقعات جہاں بھی ہوتے ہیں، ان کی مخالفت کریں گے اور اس کی مذمت کریں گے اور میں صوبائی حکومت کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانے کی کوشش کرتا ہوں کہ آج سے تین چار دن پہلے، ایک ہفتہ پہلے یہاں یہ جو ہماری سوسائٹی کی Cream ہیں، ڈاکٹرز، ان کے ساتھ اس طرح کا واقعہ ہوا ہے اور ان کو مارا پیٹا گیا ہے، ان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج ہو چکی ہے اور کچھ ڈاکٹرز ابھی جیل میں بھی ہیں، تو اس طرح کے واقعات جہاں بھی ہوتے ہیں، ہم ان کی مذمت کرتے ہیں اور یہ جو بھی حکومت ہو، مرکزی حکومت ہو، پنجاب کی حکومت ہو، ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جمہوری رویئے میں یہ چیزیں ناقابل برداشت ہوتی ہیں اور ان کا تدارک ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ واقعی ایک بہت بڑا المناک حادثہ ہوا ہے جس میں چاہے کوئی بھی سیاسی جماعت ہو، اس کے کارکنوں کو، 8 کارکنوں کو شہید کر دیا گیا ہے اور یہ جمہوریت کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ خادم اعلیٰ جس طرح ابھی میری بہن فرما رہی تھیں کہ پنجاب کے خادم اعلیٰ، واقعی وہ اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہلواتے ہیں، انہوں نے فوری طور پر نوٹس لیا اور ایک جوڈیشل کمیشن مقرر کیا جو اس کی Impartial inquiry کرے گا اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں، انہیں قرار واقعی سزا ان شاءاللہ دی جائے گی اور میں شوکت یوسفزئی صاحب سے بھی یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ

جو بابک صاحب نے جس طرح نشاندہی کی ہے، جو واقعہ سوات میں ہوا، اس کیلئے بھی ایک انکوائری، جوڈیشل کمیشن مقرر کیا جائے اوراس کی Impartial inquiry کی جائے تاکہ اس کے بھی اصل حقائق عوام کے سامنے لائے جائیں۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: ابھی میں مفتی فضل غفور صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ دعا کریں لواحقین کیلئے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: تقریر بھی کرلیں، دعا کیلئے اٹھے ہیں تو تقریر بھی، اپنی بجٹ کی جو سپیچ ہے، وہ۔

مولانا مفتی فضل غفور: بعد میں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ابھی کوئی، ایڈجرن کرتے ہیں کیونکہ کسی کی وہ نہیں ہے تو ان شاءاللہ ایڈجرن کرتے ہیں۔

جناب شاہ محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بات کرنا چاہتے ہیں، جی جی۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر صاحب! اعلان تو ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: اعلان تو ہو گیا ہے بہرحال، تھینک یو، اچھا اچھا یہ کون، ملک شاہ محمد خان، ملک صاحب! بس جلدی بات کرکے۔۔۔۔

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ ابھی جو ہاؤس میں پولیس گردی کی بات آگئی ہے، اس سلسلے میں میں بھی اپنے حلقے کی ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ تقریباً چار دن پہلے میرے حلقے میں ایک فریق کی دوسرے فریق کے ساتھ دشمنی تھی اور ایک طرف سے بھی ایک بندہ مارا گیا تھا اور دوسری طرف سے بھی ایک بندہ مارا گیا تھا۔ تو تھانہ 'میریان' کے ایس ایچ او نے جس کا نام اختر علی ہے، اسکے ساتھ ایک ایس آئی تھا جس کا نام عمر خان ہے، میں نے سنا ہے کہ اس نے اسکے مخالفین سے دس لاکھ روپے لئے اور سارے مخالفین کو اسلحے کے ساتھ وہاں جمع کیا، پرائیویٹ لوگوں کو کہ جو بندہ ہے، اگر وہ آپ کی طرف آئے تو آپ فائر کریں اور جب اس بندے نے پولیس کو اپنے آپ کو حوالے کیا تو پولیس نے اس بندے کو قتل کیا، تو ہم نے عوام کے ساتھ انصاف کا وعدہ کیا ہے اور ہمارے آئی جی جو ہیں، ناصر درانی صاحب، وہ تو بڑے

بڑے دعوے کرتے ہیں، تو میں درخواست کرتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ اس کیلئے ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے تاکہ اگر اس طرح پولیس کو ہم بے لگام گھوڑا بنا دیں، کیونکہ ہم پہ بھی دباؤ ہے کہ پولیس کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے چیمبر میں مل لیں جو جو کرنا ہے، ان شاءاللہ کریں گے۔

جناب شاہ محمد خان: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: کل دس بجے تک کیلئے ان شاءاللہ 'ایڈ جرنڈ'۔

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 18 جون 2014ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)